سلسلة المناهج الدراسية

www.KitaboSunnat.com

علم الفواصل

آیات قرآنیہ کے ساتوں شمار اور انکے اختلافات
وبعض ضروری متعلقات پر مشتمل ایک راہنما کتاب

ترتیب
قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مترجم
حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

تقدیم

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية
ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان
البدر (بونگہ بلوچاں) نزد پھولنگر ضلع قصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

علم الفواصل

آیات قرآنیہ کے ساتوں شمار اور انکے اختلافات
وبعض ضروری متعلقات پر مشتمل ایک راہنما کتاب

ترتیب

قاری محمد ابراهیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

مترجم

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

تقدیم

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية
ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان
البدر (بنگلہ بلوچاں) نزد پھول نگر ضلع قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

★ نام کتاب ——— علم الفواصل
★ مرتب ——— قاری محمد ابراہیم میر محمدی
★ مترجم ——— حافظ محمد مصطفیٰ راسخ
★ ناشر ——— کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیہ
★ طبع اول ——— جنوری 2012
★ تعداد ——— 1100
★ کمپوزنگ ——— علی رضا
★ پریس ——— شرکت پرنٹنگ پریس

ملنے کا پتہ

1 كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية
ادارۃ الاصلاح ٹرسٹ پاکستان
موبائل: 0333-4296679 موبائل: 0333-4358421
موبائل: 0333-4434193 موبائل: 0321-2222981

2 كلية القرآن الكريم والعلوم الاسلامية
بجامعة لاهور الإسلامية
موبائل: 0300-8869621 موبائل: 0300-4733764

3 مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور 042-37230585

4 قراءت اکیڈمی، اردو بازار، لاہور 5 مکتبہ اسلامیہ، فیصل آباد
موبائل 0333-6574758

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست مضامین

عرض مترجم	7	سورة الاسراء	71
عرض مرتب	9	سورة الكهف	72
پہلی قسم	12	سورة مريم	75
پہلی بحث	13	سورة طه	76
دوسری بحث	15	سورة الانبياء	83
تیسری بحث	19	سورة الحج	84
چوتھی بحث	22	سورة المومنين والنور	86
پانچویں بحث	26	سورة الفرقان	88
چھٹی بحث	29	سورة الشعراء	88
ساتویں بحث	30	سورة النمل	89
دوسری قسم	36	سورة القصص	90
سورة الفاتحه	38	سورة العنكبوت	92
سورة البقرة	40	سورة الروم	93
سورة آل عمران	48	سورة لقمان و السجدة	95
سورة النساء	51	سورة الاحزاب	96
سورة المائدة	52	سورة سبا	96
سورة الانعام	53	سورة فاطر	97
سورة الاعراف	55	سورة يس	99
سورة الانفال و التوبة	57	سورة الصافات	99
سورة يونس	60	سورة ص	101
سورة هود	62	سورة الزمر	102
سورة يوسف	65	سورة غافر	105
سورة الرعد	66	سورة فصلت	108
سورة ابراهيم	68	سورة الشورى	109
سورة الحجر والنحل	70	سورة الزخرف	110

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الدخان	110
سورة الجاثیه	112
سورة الاحقاف	112
سورة القتال	112
سورة الفتح والحجرات	114
سورة ق و الذاریات	114
سورة الطور و النجم	114
سورة القمر	116
سورة الرحمن	116
سورة الواقعه	118
سورة الحدید	124
سورة المجادلة	124
سورة الحشر والممتحنه	125
سورة الصف	125
سورة الجمعة	125
سورة المنافقون،والتغابن	125
سورة الطلاق	125
سورة التحریم والملك	125
سوزة القلم	128
سورة الحاقة والمعارج	128
سورة المعارج	129
سورة نوح والجن	130
سورة المزمل والمدثر	132
سورة القیامة والنبأ	135
سورة الإنسان والمرسلات	136
سورة النازعات و عبس	137
سورة التكویر	138
سورة الانشقاق والطارق	138
سورة الانفطار والمطففین	139
سورة الانشقاق	139
سورة البروج	140
سورة الطلاق	141
سورة الأعلی والغاشیة	141
سورة الفجر	141
سورة البلد	143
سورة الشمس	143
سوٴرة العلق والقدر	143
سورة اللیل والضحی	144
سورة الشرح والتین	144
سورة العلق	144
سورة القدر	145
سورة البینة والزلزلة	145
سورة العادیات	147
سورة القارعة	147
سورة التكاثر	147
سورة العصر	148
سورة قریش	149
سورة الماعون	149
سورة الاخلاص، الفلق	150
سورة الناس	151

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عرض مترجم

www.KitaboSunnat.com

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم امابعد

قرآن مجید رشد و ہدایت کا منبع و مصدر اور علوم و فنون کا عظیم مرقع ہے۔اس کی وسعتوں میں پھیلے متعدد علوم وفنون میں سے ایک اہم ترین علم 'علم الفواصل' ہے۔ جو قرآن مجید کی سورتوں، آیات اور کلمات و حروف کی حقیقی تعداد کا محافظ و نگران ہے۔اس عظیم الشان علم کی بدولت امت نے قرآن مجید کی سورتوں، آیات اور کلمات و حروف کی تعداد کو ضبط کر لیا ہے۔ تاکہ دشمنان اسلام اس عظیم دستور زندگی اور قانون الٰہی کے الفاظ و حروف میں کمی و بیشی کی جرأت نہ کر سکیں۔

کلیۃ القرآن الکریم کے تعلیمی منہج و نصاب میں علم الفواصل کی تدریس کو ضروری قرار دیئے جانے کے بعد ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کی اشد ضرورت محسوس ہوئی جو اس فن کے مسائل و فوائد پر جامع ہونے کے ساتھ ساتھ مختصر اور آسان بھی ہو۔ چنانچہ خادم القرآن و القراءات استاد محترم فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے 'عمدۃ البیان فی شرح الفرائد الحسان فی عد آی القرآن' نامی کتاب مرتب کر کے اس ضرورت کی تکمیل فرمادی جو عرصہ دراز سے بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی تھی۔

چونکہ کتاب مذکور عربی میں تھی اور مبتدی طلباء کے لیے اس سے استفادہ کرنا ایک دشوار امر تھا۔ چنانچہ طلباء کی سہولت اور آسانی کے پیش نظر اس کو اردو قالب میں ڈھالنے کا فیصلہ ہوا۔ جس کی سعادت راقم کے حصے میں آئی۔ راقم نے استاد محترم کی خواہش پر لبیک کہتے ہوئے اس فرض کی تکمیل کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور کتاب کو اردو قالب میں ڈھالنے کا کام شروع کر دیا۔ اللہ کی توفیق اور مدد سے یہ کام بحسن و خوبی تکمیل کو پہنچا اور طباعت کے دیگر مراحل طے کرتا ہوا آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اس امر کا خصوصی خیال رکھا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے کہ عبارت سلیس اور عام فہم ہو۔ اشعار کی تفہیم کے پیش نظر لفظی ترجمہ کرنے کی بجائے بامحاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلی قسم میں (علم الفواصل) کی سات بنیادی مباحث بیان کی گئی ہیں۔ جبکہ دوسری قسم (الفرائد الحسان فی عدآی القرآن) منظوم قصیدے کے ترجمہ وتشریح پر مبنی ہے۔ جس میں ہر شعر کا ترجمہ اور تشریح کرنے کے ساتھ ساتھ وجہ العد، اور وجہ عدم العد کو بیان کرنے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔ ہر سورۃ کے اختلافی مقامات بیان کرنے سے پہلے اس سورۃ کے مکی یا مدنی ہونے اور علماء عدد کے ہاں اس کی آیات کی اجمالی تعداد کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ جس سے کتاب اپنے فن پر معلومات کا خزانہ اور طلبا کے لیے دلچسپی کا ذریعہ بن گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ اب طلباء کے لیے اس سے استفادہ کرنا چنداں مشکل نہیں ہوگا۔ بارگاہ الٰہی میں دعا ہے وہ اس حقیری خدمت کو شرف قبولیت سے نوازے، اس کے نفع کو عام کرے اور تمام طالبان علم کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ

رکن دار المعارف، اسلامیہ کالج

ریلوے روڈ، لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عرضِ مرتب

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں، جس نے اپنے بندے پر کجی سے مبرا کتاب نازل فرمائی اور درود وسلام ہوں سیدنا ومولانا محمد ﷺ کی ذات اقدس پر، جن پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا جو ہدایت، رحمت اور بیمار دلوں کے لیے شفاء ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں رحمتیں ہوں ان کی آل پر، اوران کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر، جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے ایک ایک آیت اور ایک ایک سورۃ کر کے قرآن مجید اخذ کیا۔ اوران تابعین پر جنہوں نے صحابہ کرام سے ضبط، روایات اور عدالت کے ساتھ قرآن مجید حاصل کیا۔ امابعد

قرآن مجید کی تلاوت سے متعلقہ متعدد علوم میں سے ایک اہم ترین علم، جس کا ہر قاری محتاج ہے علم الفواصل ہے۔ اس علم کی بدولت آیات قرآنیہ کی ابتداء اور فواصل، نیز شمار آیات کے حوالے سے متفق علیہ اور مختلف فیہ آیات کا علم ہو جاتا ہے۔

علم الفواصل حفاظتِ قرآن کے وسائل میں سے ایک عظیم ترین وسیلہ ہے۔ کیونکہ یہ علم قرآن مجید کی سورتوں، آیات، کلمات اور حروف کی تعداد کی حفاظت پر محیط ہے۔ تاکہ اعداء اسلام کی جانب سے اس میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہو۔ یہ علم ارشاد الٰہی ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ (الحجر:9) کا مصداق ہے۔

جب كلية القرآن الكريم میں علم قراءات کے طلباء کے تعلیمی منہج میں علم الفواصل کی تدریس بھی ضروری قرار دی گئی تو میں نے ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کی ضرورت محسوس کی جو اس فن کے مسائل وفوائد پر جامع ہونے کے ساتھ ساتھ مختصر بھی ہو۔

اس مقصد کے حصول کے لیے میں نے اپنے استاذ فضیلۃ الشیخ عبدالرازق بن علی بن ابراہیم موسیٰ، سابق مدرس كلية القرآن الكريم جامعة اسلامية مدينة منورة عضو لجنة

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

علمية لتصحيح مصاحف المدينة المنوره کی کتاب 'مرشد الخلان الی معرفة عد آی القرآن' کو منتخب کیا۔ جو فضیلۃ الشیخ الاستاذ عبدالفتاح القاضی رحمۃ اللہ علیہ سابق مدیر معاهد الازهرية، اور سابق رئیس قسم القراءات جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے منظوم قصیدے الفرائد الحسان کی شرح اور توجیہہ ہے۔

میں نے اپنے استاد محترم کی اس کتاب میں مناسب تبدیلیاں کرتے ہوئے ترتیب دیا ہے۔ ان میں سے چند اہم تبدیلیوں کا تذکرہ درج ذیل ہیں:

① میں نے ہر سورۃ میں واقع شبہ فاصلہ معدود اور شبہ فاصلہ متروک کو حذف کر دیا ہے کیونکہ اس فن کا طالب علم، علماء عدد کے ہاں مختلف فیہ مقامات کے تعارف کا زیادہ محتاج ہے۔

② مرشد الخلان میں آیات کو شمار کرنے یا ترک کرنے کی وجوہ، بسا اوقات اختلافی مقامات کا ایک مجموعہ ذکر کرنے کے بعد، بیان کی جاتی ہیں، لیکن میں نے تمام وجوہ کو ان کے اختلافی مقامات کے فوراً بعد نقل کر دیا ہے۔

③ میں نے تمہید میں مذکور بعض مباحث کو مقدم مؤخر کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ بعض عبارتوں کو بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کر دیا ہے۔ اور یہ کام میں نے اپنی نظر میں زیادہ مناسب ہونے کی بنا پر کیا ہے۔

④ وجہ العد اور وجہ الترک میں وارد علماء کرام کے جو اقوال ناقص تھے، انہیں مکمل کر دیا ہے۔ ان اقوال کی تکمیل میں، میں نے اپنے استاد کی کتاب 'المحرر الوجيز فی عد آي القرآن' پر اعتماد دیا ہے۔ اگرچہ مراجع کی عدم دستیابی کی بنا پر بعض وجوہ اب بھی ناقص رہ گئی ہیں۔

میں نے اپنی اس شرح کا نام عمدة البيان فی شرح الفرائد الحسان فی عد آی القرآن تجویز کیا ہے۔

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ سے، میرے استادِ محترم سے، مترجم سے، اور اس فن کے طلباء سے تمام نیک اعمال کو قبول فرمائے۔ اور اس کام کو خالصۃً اپنی رضا کے لیے خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرلے اور اپنی کتاب عزیز کی برکت سے ہم پر مغفرت ورحمت کا احسان کرتے ہوئے ہمیں جنت کا وارث بنا دے۔ بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

وصلى الله وسلم و بارك على سيدنا وآله وصحبه اجمعين

مرتب

خادم القرآن وقراءاته

ابومصعب محمد ابراہیم

میر محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلی قسم

یہ قسم سات مباحث پر مشتمل ہے۔

① علم الفواصل کی تعریف، موضوع، مصدر، غرض وغایت اور فوائد

② فاصلے کا معنی اور اس کی پہچان کے طریقے

③ آیت کا معنی، اشتقاق اور متعلقات

④ علم عدالآی کی توقیفیت کا ثبوت

⑤ عدالآی کے ثبوت میں وارد اَحادیث نبویہ

⑥ قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب

⑦ پانچ شہروں کے علماء کے مابین متداول اَعداد کا بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پہلی مبحث

علم الفواصل کی تعریف

موضوع

مصدر

غرض وغایت

فوائد

تعریف

علم الفواصل وہ علم ہے جس میں قرآن مجید کی ہر سورت میں آیات کی تعداد کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

موضوع

اس علم کا موضوع آیات قرآنی ہے۔

مصدر

اس علم کا مصدر وہ مقامات ہیں جو صحابہ کرام سے منقول ہیں اور استحسانی امور پر مبنی ہیں۔

غرض وغایت

اس علم کی غرض وغایت یہ ہے کہ اتفاقی واختلافی آیات کے رؤوس اور سروں کی معرفت کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

فوائد

علم الفواصل کے متعدد فوائد ہیں جن میں سے چند نمایاں فوائد درج ذیل ہیں۔

① تصحیح نماز کے لیے علم الفواصل کو جاننا ضروری ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شخص کو سورۃ الفاتحہ یاد نہ ہو، وہ اس کی جگہ کوئی دوسری سات آیات پڑھ لے۔ اور یہ علم الفواصل کی معرفت کے بغیر ناممکن ہے۔

② وقف مسنون کی معرفت علم الفواصل پر موقوف ہے امام ابوعمرو بن العلاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ رؤوس آیات پر وقف کیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ رؤوس آیات پر وقف کرنا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔

بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ رؤوس آیات پر وقف کرنا مسنون ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں فرماتے ہیں کہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں رؤوس آیات پر وقف کرنا افضل ہے خواہ ان رؤوس آیات کا مابعد سے بھی تعلق ہو۔

③ خطبہ جمعہ کی صحت علم الفواصل پر موقوف ہے کیونکہ اہل علم نے خطبہ میں کم از کم ایک مکمل آیت کی قراءت کو لازم قرار دیا ہے اور ایک مکمل آیت کی پہچان علم الفواصل کی معرفت کے بغیر مشکل ہے۔

④ نماز یا قیام اللیل میں، سوتے وقت یا قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرتے وقت چند معین آیات کی قراءۃ پر اجر وثواب کا حصول علم الفواصل پر موقوف ہے۔ اس مسئلہ میں متعدد احادیث نبویہ منقول ہیں جن میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو فرمایا:

"کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے اہل وعیال کے پاس گھر جائے تو اپنے گھر میں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے۔ صحابہ نے کہا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آیات جنہیں تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز میں پڑھتا ہے اس کے لیے تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔"

⑤ سورۃ الفاتحہ کے بعد مسنون قراءت کی معرفت علم الفواصل پر موقوف ہے کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی قراءت کے بغیر مسنون قراءت حاصل نہیں ہوتی جن فقہائے کرام کے نزدیک سورۃ الفاتحہ کے بعد قراءت کرنا واجب ہے وہ اس سے کم عدد پر کافی نہیں ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑥ ایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیات سے کم میں اعجاز واقع نہیں ہوتا۔

⑦ امالہ کے باب میں اس فن یعنی علم الفواصل کا اعتبار کیا جاتا ہے کیونکہ بعض قراء کرام مخصوص سورتوں کی رؤوس آیات میں امالہ کرتے ہیں۔ مثلاً امام ورش رحمہ اللہ اور امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ سورۃ طٰہٰ اور سورۃ نجم سمیت گیارہ معروف سورتوں کی رؤوس آیات میں تقلیل کرتے ہیں۔ اگر قاری مدنی ثانی اور بصری شمار کی رؤوس آیات کو نہ جانتا ہو تو امام ورش رحمہ اللہ کے لیے اتفاقی و اختلافی تقلیل والے کلمات کو درست ادا نہیں کرسکتا۔

دوسری مبحث

فاصلے کا معنی اور اس کی پہچان کے طریقے

فاصلہ آیت کے آخری کلمہ کو کہتے ہیں جیسے: اَلْعٰلَمِیْنَ یہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ کا فاصلہ ہے۔ اسے رأس الآية یعنی آیت کا آخری سرا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لفظ نثر میں سجع اور شعر میں قافیہ کے قائم مقام ہے۔ کیونکہ سجع اور قافیہ بھی کلام کے آخر میں ہوتا ہے۔ یہ لفظ آیت قرآنی کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ اور کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ سے ماخوذ ہے۔

معرفت فواصل کی قیاسی طریقے

علامہ جعبری رحمہ اللہ اپنے 'المدد في العدد' نامی رسالہ میں فرماتے ہیں:

فواصل کی پہچان کے دو طریقے ہیں توقیفی، قیاسی

توقیفی:

بعض مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ وقف کرنا ثابت ہے۔ ان مقامات کا فاصلہ اور رأس الآیۃ ہونا محقق ہے۔ اور بعض مقامات پر ہمیشہ وصل کرنا ثابت ہے ان مقامات کا عدم فاصلہ ہونا محقق ہے۔ بعض مقامات پر وقف و وصل کرنا دونوں طرح ثابت ہے۔ ایسے مقامات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر وقف کرنا اس امر کا احتمال رکھتا ہے کہ آپ ﷺ نے تعریف فاصلہ، یا تعریف وقف تام، یا استراحت کے لیے وقف کیا ہو۔ اور وصل کرنا اس امر کا احتمال رکھتا ہے کہ وہاں فاصلہ نہ ہو، یا فاصلہ تو ہو، مگر واضح ہونے کی وجہ سے آپؐ نے وصل کر دیا ہو۔

قیاسی

یعنی غیر منصوص محتمل فاصلے کو کسی مناسبت کی بناء پر منصوص فاصلے کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور اس میں کوئی ممانعت بھی نہیں ہے، کیونکہ اس میں کسی قسم کی کمی زیادتی واقع نہیں ہوتی۔ اس کی انتہاء فصل یا وصل ہے اور یہ بات طے ہے کہ قرآن مجید کے ہر کلمہ پر وقف کرنا یا پورے قرآن مجید کو وصل سے پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔ اس اعتبار سے قیاسی فاصلہ ایسے طریقے کا محتاج ہے جسے ہم جانتے ہیں چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ اگر کسی آیت کو شمار کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں کوئی نص وارد نہ ہو تو اس فاصلے کو پہچاننے کے چار قیاسی طریقے ہیں۔

جو درج ذیل ہیں:

① مساوات

مساوات سے مراد یہ ہے کہ آیت طویل اور قصیر ہونے میں اپنے ماقبل کے مساوی ہو۔

اس فن میں مساوات دو اعتبار سے ہوتی ہے۔

① آیات اور سورت کے درمیان مساوات

② سورۃ میں واقع آیات کی اپنی ماقبل آیات کے ساتھ مساوات

اس کا معنی یہ ہوا کوئی بھی طویل یا قصیر آیت اس وقت تک مستقل آیت شمار نہیں کی جائے گی، جب تک وہ ایسی سورۃ میں واقع نہ ہو جس کی آیات طول وقصر میں سورۃ کے مناسب ہوں اسی لیے تمام اہل علم نے أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ اور أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ پر آیت شمار نہیں کی۔ کیونکہ ان کی طوالت میں مساوات نہیں ہے۔ جبکہ تمام اہل علم نے ثم نظر پر آیت شمار کی ہے۔ کیونکہ یہ اپنی قصارت میں سورۃ کے مساوی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ مساوات استنباط واستقراء سے ثابت ہے۔ یعنی اہل علم نے فاصلے کی پہچان کے لیے استقراء کے ذریعے جس اصول کو مستنبط کیا ہے۔ وہ مساوات ہے۔ استقراء کے لیے ثابت ہونے والا یہ طریقہ اغلبی ہے، کلی نہیں بسا اوقات فاصلہ اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے کیونکہ آیات کا شمار توقیف کے تابع ہے۔

② مشاکلہ

مشاکلہ سے مراد یہ ہے کہ سورۃ میں واقع کوئی بھی فاصلہ اپنے آخری حرف یا آخری سے پہلے حرف میں دیگر فاصلوں کے ساتھ موافق ہو۔ لہٰذا جب بھی کسی آیت کی معرفت حاصل کرنا مقصود ہو تو قیاسی طور پر وہ کلمہ کے آخری حرف سے حاصل ہوگی، جبکہ آخری حرف سے پہلے حرف مدہ نہ ہو یا پھر آخری حرف سے پہلے حرف سے حاصل ہوگی، جبکہ وہ مدہ ہو۔

آخری حرف میں موافق فواصل کی مثالیں سورۃ النساء، سورۃ الاسراء اور سورۃ الکھف وغیرہ ہیں جن میں آیات کا آخری حرف الف ہے۔ جیسے اَلِیْمًا، کَبِیْرًا اس طرح سورۃ البلد اور سورۃ الاخلاص کی کیفیت ہے۔

آخری حرف سے پہلے حرف میں موافق فواصل کی مثال عظیم، کریم، قریش جیسے الفاظ پر ختم ہونے والی آیات مبارکہ ہیں، کیونکہ اہل فن کی اصطلاح میں متحرک حرف سے پہلے واقع زائد حرف مد کو فاصلہ کہا جاتا ہے۔ مذکورہ دونوں اصولوں کے مطابق اگر کوئی فاصلہ اپنی ماقبل اور مابعد آیات کے ساتھ ہم شکل یا مساوی نہیں ہوتا تو وہاں آیت شمار نہیں ہوگی۔ الا یہ کہ اس پر کوئی نص موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ تمام اہل شمار نے وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ پر آیت شمار نہیں کی کیونکہ، یہ فاصلہ اپنے طرفین یعنی ماقبل وَكِيْلًا اور مابعد جَمِيْعًا کے ہم شکل نہیں ہے۔ اس کے طرفین مبنی علی الالف ہیں اور یہ مبنی علی الواوَ ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشاکلہ کے طریقے سے آیت کا علم ہو جاتا ہے، کیونکہ اکثر آیات ہم شکل اور ہم وزن ہیں سوائے چند نادر مثالوں کے، نیز یہ بات یاد رہے کہ فاصلہ کو پہچاننے کے لیے مساوات اور مشاکلہ کے مذکورہ دونوں طریقے نص کی عدم موجودگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معتبر ہیں۔

تنبیہ:

فواصل کے درمیان مناسبت دیکھنے کے لیے واوٗ، الف اور یاء میں کوئی فرق نہیں ہے۔ ایک سورۃ میں یہ تینوں اکٹھے بھی جمع ہو جاتے ہیں۔ سورۃ آل عمران میں تینوں جمع ہیں جیسے [وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ]، [إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ]، [وَتَرْزُقُ من تشاء بِغَيْرِ حِسَابٍ]

③ قیاس

بسا اوقات قیاس سے بھی فاصلہ کی پہچان ہو جاتی ہے۔ سورۃ آل عمران میں مذکور لفظ الْقَيُّومُ کے شمار پر اتفاق ہے جبکہ سورۃ بقرہ میں مذکورہ لفظ الْقَيُّومُ کے شمار پر اختلاف پایا جاتا ہے، لہٰذا نص کی عدم موجودگی میں مختلف فیہ فاصلہ کو متفق علیہ فاصلہ پر محمول کیا جائے گا۔

④ انقطاع کلام:

کلام منقطع ہو جانے سے بھی فاصلہ کی پہچان ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ امام دانی رحمہ اللہ کے کلام سے مترشح ہوتا ہے۔

بعض فواصل میں مذکورہ چاروں طرق پائے جاتے ہیں اور بعض میں کم وبیش، نیز یہ بات یاد رہے کہ مذکورہ طرق نص کی عدم موجودگی میں معتبر ہیں۔ اگر نص موجود ہو تو ان طرق کی بجائے نص پر عمل کیا جائے گا کیونکہ اس فن میں توقیف کا پہلو راجح ہے۔

فائدہ

شبہ الفاصلہ معدود کو ذکر کرنے کا مقصود اس وہم کو دور کرنا ہے، جو مشاکلۃ، مساوات اور موازنہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے قاری کو لاحق ہوتا ہے کہ شاید یہاں آیت نہیں ہے۔ حالانکہ وہاں آیت ہوتی ہے۔ جیسے سورۃ آل عمران میں لفظ الْقَيُّومُ ہے۔

اسی طرح شبہ الفاصلہ متروک بالاتفاق کو ذکر کرنے کا مقصد اس وہم کو دور کرنا ہے۔ جو مشاکلت مساوات اور موازنہ کی موجودگی میں قاری کو لاحق ہوتا ہے کہ شاید یہاں آیت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حالانکہ وہاں آیت نہیں ہوتی جیسے [اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ] میں لفظ الْاِسْلَامُ ہے۔

مختصراً ہم شبہ الفاصلہ معدودہ اور شبہ الفاصلہ متروک کی تعریف کچھ یوں کر سکتے ہیں کہ:

☆ شبہ الفاصلہ معدودہ وہ ہے، جہاں مساوات، مشاکلت اور موازنہ کی عدم موجودگی کے باوجود آیت شمار ہو اور

☆ شبہ الفاصلہ متروک وہ ہے جہاں مساوات، مشاکلت او موازنہ کی موجودگی کے باوجود آیت شمار نہ ہو۔

سوال: اگر کہا جائے کہ مساوات و مشاکلت وغیرہ کی موجودگی میں آیت شمار نہ ہونے اور ان کی عدم موجودگی میں آیت شمار ہونے کا کیا سبب ہے؟

جواب: اس کا جواب ''توقیف'' ہے۔

واللہ اعلم

تیسری مبحث

آیت کا معنی، اشتقاق اور متعلقات

لغوی معنی:

لغوی طور پر لفظ آیت متعدد معانی میں مستعمل ہے جیسے

(1) علامت: جیسے اِنَّ اٰیَةَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ ......

(2) معجزہ: جیسے سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ کَمْ اٰتَیْنٰھُمْ مِّنْ اٰیَةٍ......

(3) عبرت: جیسے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً ......

(4) برھان: جیسے وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ......

(5) جماعت: جیسے جَآءَ الْقَوْمُ بِاٰیَتِہِمْ اَیْ بِجَمَاعَتِہِمْ ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اصطلاحی معنی:

اگر آیت بمعنی جماعت لیں تو اس کی تعریف کچھ یوں ہوگی۔

طَائِفَةٌ مِّنَ الْقُرْآنِ ذَاتُ مَبْدَأٍ وَ مَقْطَعٍ مُسْتَغْنَةٌ عَمَّا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا تَحْقِيقًا أَوْ تَقْدِيرًا غَيْرُ مُشْتَمِلَةٍ عَلَى غَيْرِهَا

''آیت ، قرآن مجید کے حروف کی ایسی جماعت ہے، جس کا اول بھی ہو اور آخر بھی ہو، نیز تحقیقاً یا تقدیراً اپنے ماقبل اور مابعد سے بے نیاز ہو، اور اپنے ہم مثل پر مشتمل نہ ہو۔''

مذکورہ تعریف میں لگائی گئی [ذَاتُ مَبْدَإٍ وَمَقْطَعٍ] کی قید سے وہ کلمات قرآنیہ خارج ہو گئے جن کا اول و آخر توقیف سے ثابت نہ ہو۔ اور [غیر مشتملة علی مثلها] کی قید سے سورتیں خارج ہو گئیں۔ کیونکہ سورتوں پر یہ قید صادق نہیں آتی کیوں کہ وہ قرآنی حروف کی ایسی جماعتیں ہیں جن کا اول بھی ہے اور آخر بھی ہے۔ لیکن چونکہ وہ متعدد آیات پر مشتمل ہوتی ہیں لہٰذا وہ اس سے خارج ہو گئیں۔

اور اگر آیت بمعنی علامت لیں تو اس کی تعریف کچھ یوں ہوگی۔

فَهِيَ حُرُوفٌ مِّنَ الْقُرْآنِ ذَاتُ مَبْدَأٍ وَمَقْطَعٍ عُلِمَ بِالتَّوْقِيفِ مِنَ الشَّارِعِ، جُعِلَتْ دَلَالَةً وَعَلَامَةً عَلَى انْقِطَاعِ الْكَلَامِ أَوْ عَلَى صِدْقِ الْمُخْبِرِ بِهَا أَوْ عَلَى عَجْزِ الْمُتَحَدِّي بِهَا بِنَاءً عَلَى أَنَّ التَّحَدِّيَ يَقَعُ بِالْآيَةِ الْوَاحِدَةِ

''آیت، قرآنی حروف کا ایسا مجموعہ ہے، جس کا اول بھی ہو اور آخر بھی۔ اور یہ اول و آخر شارع کے بتلانے سے معلوم ہوا ہو۔ اسے کلام کے منقطع ہونے، مخبر کے صادق ہونے، اور متحدیٰ جسے چیلنج دیا گیا ہو کے عاجز ہونے پر بطور علامت مقرر کیا گیا ہو۔ کیونکہ چیلنج ایک آیت سے واقع ہو جاتا ہے۔''

صاحب مناہل العرفان 339/1 آیت کی اصطلاحی تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الآيَةُ طَآئِفَةٌ ذَاتُ مَطْلَعٍ وَ مَقْطَعٍ مُنْدَرِجَةٌ فِیْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

''آیت، قرآنی حروف کی ایسی جماعت ہے جس کا اول بھی ہو اور آخر بھی ہو جو قرآن مجید کی سورتوں میں سے کسی سورۃ میں درج ہو۔''

یہ تعریف سب سے راجح ترین ہے، کیونکہ یہ آیت کے ماقبل اور مابعد کے ساتھ تعلق کی نفی نہیں کرتی۔ چنانچہ آیت [فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۞ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ] کا اپنے ماقبل اور مابعد دونوں سے تعلق ہے۔ اسی طرح آیت [لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۞ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ] بھی اپنے ماقابل اور مابعد دونوں سے متعلق ہے۔

تنبیہ:

آیت کے متعلق اہم ترین امور میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ کوئی بھی آیت ایک ایک کلمہ پر مشتمل نہیں ہوتی۔ سوائے ان آیات کے جو سورتوں کی ابتداء میں بطور قسم وارد ہیں۔ جیسے [وَالطُّوْرِ]، [وَالْفَجْرِ]، [وَالضُّحٰی]، [وَالْعَصْرِ] بشرطیکہ ان آیات کی اس سورۃ کے دیگر فواصل کے ساتھ مشاکلت ہو۔

فائدہ:

اس قاعدے سے ایک کلمہ [وَالتِّيْنِ] مستثنیٰ ہے۔ یہاں مشاکلت کے باوجود کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی۔ مشاکلت کی شرط سے غیر مشاکل آیات خارج ہو جاتی ہیں جیسے [والنجم]، [وَالْمُرْسَلَاتِ]، [وَالنَّازِعَاتِ]، [وَالشَّمْسِ]، [وَاللَّيْلِ] چنانچہ ان فواصل پر عدم مشاکلت کی بنا پر کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی۔ شامی اور کوفیوں نے [الرَّحْمٰن] پر اور کوفیوں نے [الْحَاقَّة]، [الْقَارِعَةُ] پر آیت شمار کی ہے۔ جبکہ باقیوں نے آیت شمار نہیں کی۔ اور [مدھآتان] کو تمام علماء عدد نے ایک مستقل آیت شمار کیا ہے۔ اس طرح سورتوں کے شروع میں واقع حروف مقطعات پر کوفی آیت شمار کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک کلمہ کی آیت شمار نہیں ہوگی الا یہ کہ اس کے شمار پر نص آجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ایسے چند معین مقامات ہیں جن کا علم توقیف سے ہوا ہے۔ اور یہ قاعدہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ایک کلمہ کی آیت شمار نہیں کرتے۔

چوتھی مبحث

علم عد الآی کی توقیفیت کا ثبوت

اہل علم نے علم عد الآی کی توقیفیت کے ثبوت پر درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے:

① نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرآن مجید کی آیات شمار کروائیں تاکہ ان کے لیے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنا آسان ہو جائے۔ آپ ﷺ سہولت کی خاطر صحابہ کرام کو پانچ پانچ، دس دس آیات سکھلایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس طرح نبی کریم ﷺ سے سنا اسی طرح بعد والوں کی طرف نقل کر دیا۔ صحابہ سے تابعین نے اور سلف سے خلف نے اخذ کیا اور اس کو باقاعدہ منظوم اور منثور کتب میں مدوّن کر دیا۔ اور اقوال سلف کی روشنی میں اس علم کے قواعد واصول وضع کر دیئے۔ یہاں تک کہ شمار آیات کا یہ علم ہم تک پہنچ گیا۔ امام شاطبی رحمہ اللہ ناظمة الزهر میں اس طرف اشارۃ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

وَلَمَّا رَأَى الْحُفَّاظُ أَسْلَافَهُمْ عُنُوا
بِهَا دَوَّنُوهَا عَنْ أُولِي الْفَضْلِ وَالْبِرِّ

''اور جب حفاظ قراءات نے اسلاف کو اس کا اہتمام کرتے ہوئے دیکھا تو اہل فضل بزرگوں سے منقول اقوال کی روشنی میں اس کو مدون کر دیا۔'' شعر نمبر 16

متعدد احادیث نبویہ اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کو پانچ پانچ، دس دس آیات پڑھایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک حدیث سیدنا عطاء بن یسار السلمی رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں مقری صحابہ کرام یعنی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم انہیں دس دس آیات پڑھایا کرتے تھے۔ اور جب تک ہم ان دس آیات پر عمل کرنا شروع نہ کر دیتے۔ اگلی دس آیات نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پڑھتے تھے۔فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن اور عمل اکٹھا سیکھا ہے۔

یہ حدیث اس امر پر بڑی صریح دلیل ہے کہ علم عدالآی توقیفی ہے۔

② شمار آیات کے توقیفی ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بعض آیات کا اپنے مابعد کے ساتھ گہرا تعلق ہونے کے باوجود وہاں آیت شمار کی جاتی ہے۔حالانکہ وہاں کلام منقطع نہیں ہوتی۔اگر شمار آیات کا علم اجتہادی ہوتا تو ایسے مقامات پر آیت شمار نہ کی جاتی۔مثلاً[فَاَمَّا مَنْ طَغٰی] [اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْھٰی] [عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی] اور[وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقٰی] پر تمام علماء نے آیت شمار کی ہے۔حالانکہ ان آیات کا اپنے مابعد کے ساتھ بڑا گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔یہاں مابعد کے ساتھ تعلق ہونے کے باوجود آیت شمار کرنا اس علم کے توقیفی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

③ اس علم کے توقیفی ہونے کی سب سے قوی دلیل وہ احادیث مبارکہ ہیں۔جن میں شمار آیات کا تذکرہ موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث مبارکہ میں منقول ہے کہ آپ ﷺ نے سورۃ الفاتحہ کی سات آیات شمار کیں۔اور سورۃ الملک کی تیس آیات بتلائیں۔نیز آپ نے فرمایا: جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لے وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔اسی طرح آپ ﷺ نے تین آیات، دس آیات، تین سو آیات، پانچ سو آیات اور ہزار آیات کی تلاوت کرنے والوں کے لیے مختلف بشارتوں کا تذکرہ فرمایا:

اس معنی کی متعدد احادیث میں شمار آیات کا تذکرہ موجود ہے۔

امام ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ممکن ہے نبی کریم ﷺ اپنے پاس حاضر صحابہ کرام کو آیات کی تعداد بتلاتے ہوں اور صحابہ کرام آپ کی مقصود تعداد کو جان لیتے ہوں۔نبی کریم ﷺ انہیں تعلیم دیتے وقت ہر آیت کا اول و آخر بتلاتے تھے۔نیز پانچ پانچ اور دس دس آیات کے منتہیٰ کی بھی وضاحت فرمادیتے تھے۔اور یہ بات واضح ہے کہ قرآن مجید تدریجاً ایک ایک دو دو یا پانچ پانچ آیات کی صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں نازل ہوا ہے۔

چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایک آیت اخذ کی ہے۔ جو اس امر پر دلیل ہے کہ علم عد الآی توقیفی ہے۔

④ امام ابو عمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ :البیان میں فرماتے ہیں:

شمار آیات پر دلالت کرنے والی بعض احادیث کا ورود اس امر کی واضح دلیل ہے کہ علم عد الآی توقیفی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

⑤ لمبی سورتوں میں چھوٹی آیات اور چھوٹی سورتوں میں لمبی آیات بھی اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ شمار آیات کا علم توقیفی ہے۔

شمار آیات میں اجتہاد کا دخل

سابقہ کلام سے مترشح ہوتا ہے کہ 'علم عد الآی' توقیفی ہے۔ پھر اہل علم کا اس امر پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا اس میں اجتہاد کا ذرا سا بھی دخل ہے یا کہ نہیں؟

اس سلسلے میں اہل علم کے دو موقف ہیں:

① اہل علم کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ علم عد الآی، مکمل طور پر توقیف سے ثابت ہے، اس میں اجتہاد کا ذرا سا بھی دخل نہیں ہے۔ اس موقف کے حاملین کی دلیل وہ امور ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں۔ مثلاً مشابہت کے باوجود بعض حروفِ مقطعات پر آیت شمار کی گئی ہے اور بعض پر نہیں کی گئی۔ اس طرح لمبی سورتوں میں چھوٹی آیات اور چھوٹی سورتوں میں لمبی آیات کا ورود وغیرہ وغیرہ۔

اعتراض:

اس موقف پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ 'علم عد الآی' اگر مکمل طور پر توقیفی ہے تو پھر اس میں شمار آیات کے حوالے سے اہل علم کے درمیان اختلاف کیوں پایا جاتا ہے۔ جو کہ اجتہاد کی علامت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جواب:

یہ اختلاف وجوہ قراءات کے اختلاف کی مانند ہے۔ اہل علم کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ اس علم کا بعض حصہ توقیفی ہے اور بعض حصہ اجتہادی ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ سے بعض جزئیات منقول ہیں جن سے کلی قواعد مستنبط کیے گئے ہیں۔ پھر ان قواعد کو غیر منصوص مقامات پر نافذ کیا گیا ہے۔ اس موقف کو امام ابن عبد الکافی رحمہ اللہ، امام دانی رحمہ اللہ اور ان کے پیچھے امام شاطبی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

راجح موقف:

دوسرا موقف راجح ہے اور اس کی چند وجوہ ہیں۔ مثلاً

☆ جلیل القدر تابعی امام اعمش رحمہ اللہ سے جب سوال کیا گیا کہ [مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ] پر آیت شمار کیوں نہیں کی جاتی؟ تو انہوں نے فرمایا: ان کی قراءت میں یہ لفظ [خُيَّفًا] ہے۔

☆ آیات قرآنیہ کی جمیع جزئیات میں نص ثابت نہیں ہے۔

☆ شمار آیات میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

شمار آیات کے اختلاف کو اوجہ القراءات کے اختلاف کی مانند قرار دینا ایک غلط فہمی ہے۔ کیونکہ وجوہ قراءات امت پر آسانی کی غرض سے نازل کی گئی ہیں۔ جبکہ شمار آیات کے اختلاف میں ایسی کوئی حکمت یعنی آسانی وغیرہ پنہاں نہیں ہے۔ نیز بعض آیات کے ثبوت میں اجتہاد کرنے سے کوئی امر مانع بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اجتہاد کرنے سے قرآن میں کوئی کمی بیشی واقع نہیں ہوتی۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فصل وفصل کے مقامات کی تعیین ہو جاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس علم کا معظم حصہ نص سے ثابت ہے اور بعض حصہ اجتہاد سے ثابت ہے۔ اور اجتہاد بھی اس اعتبار سے ہے کہ منصوص جزئیات کے حکم کو غیر منصوص جزئیات پر نافذ کر دیا جاتا ہے۔

سوال: جب نبی کریم ﷺ نے توقیف کے ذریعے ہر آیت کے اول وآخر کو اس انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں بیان نہیں کیا کہ فلاں آیت فلاں کلمہ سے شروع ہوتی ہے اور فلاں کلمہ پر ختم ہوتی ہے۔ پھر ہمیں توقیف کا علم کیسے ہوا؟

جواب: توقیف کا علم ان احادیث کے اشارات سے ہوتا ہے جو اعداد آیات کے حوالے سے پیچھے گزر چکی ہیں۔

پانچویں مبحث

عدالآی کے ثبوت میں وارد احادیث نبویہ

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھتا ہے، وہ اسے کافی ہو جاتی ہیں۔''

صحیح مسلم بشرح النووی 92/6

② سیدنا مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جو شخص رات کو سوتے وقت سورۃ البقرہ کی دس آیات پڑھتا ہے۔ اسے قراءت نہیں بھولتی۔ پہلی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات [لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ] اور [اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ...... اِلٰى ...... خٰلِدُوْنَ]، اور آخری تین آیات [لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ] سے آخر سورۂ تک۔

سنن دارمی کتاب القرآن، باب فضل سورة البقره

③ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں۔ اسے دجال نقصان نہیں پہنچائے گا۔

رواہ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصر ھا، فصل سورۃ الکھف

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں۔ تیس آیات نے ایک آدمی کے لیے سفارش کی اور اسے جنت میں داخل کر دیا، وہ سورۃ الملک ہے۔

أخرجه أحمد: 299/2، والترمذی: 2893 و ابو دائود: 1400

ایک روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ: قرآن مجید کی تیس آیتوں والی ایک سورۂ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے پڑھنے والے کے لیے سفارش کی یہاں تک کہ اسے بخش دیا گیا۔ وہ "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔

مختصر ابوداؤد، باب فی عدد الآی: 116/2

⑤ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم صفہ پر موجود تھے۔ آپ ؐ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ ہر روز وادیٔ عقیق یا وادیٔ بطحان جائے اور بغیر گناہ و قطع رحمی کے دو بلند کوہان والی خوبصورت اونٹنیاں لے کر واپس لوٹے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر شخص کو یہ بات محبوب ہے۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح کے وقت مسجد میں جائے اور قرآن مجید کی دو آیتیں سیکھ لے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے۔ تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے۔ الغرض جتنی آیات سیکھے گا اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔

رواہ مسلم و ابوداؤد، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها

⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب تجھے یہ بات خوش کرے کہ تو عرب کی جہالت کو جان لے تو سورۃ الانعام کی 30 سے اوپر والی یعنی 31 ویں آیت پڑھ لے۔ اللہ فرماتا ہے ﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ ...... مُهْتَدِیْنَ﴾

صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب قصة زمزم و جهل العرب

⑦ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ الفاتحہ پڑھتے ہوئے سنا: آپ نے [بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ] پڑھا اور ہاتھوں کی انگلیوں پر ایک آیت شمار کی [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ] پر دو آیتیں [الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ] پر تین آیات [مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ] پر چار [اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ] پر پانچ آیات شمار کیں اور اپنی تمام انگلیاں بند کرلیں۔ پھر [اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ] پر ایک انگلی کھولی اور چھٹی آیت شمار کی اور پھر [صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ] پر دوسری انگلی بھی اُٹھائی اور سات آیات شمار کیں۔ بعض صحابہ کرام جیسے سیدنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور بعض تابعین جیسے عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے منقول ہے کہ وہ نماز میں انگلیوں پر آیات کو شمار کیا کرتے تھے۔ تاکہ انہیں پڑھی ہوئی آیات کی تعداد معلوم ہو سکے اور حصول ثواب کی رغبت پیدا ہو۔

[ذكره الداني في البيان]

⑧ امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ [وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ] کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس کو آیت ربا اور آیت دَین کے درمیان میں رکھ دو۔ مکی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ سیدنا جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اس کو 280 نمبر آیت کے بعد رکھ دو۔

⑨ معروف تابعی امام عطاء بن یسار السلمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حدیث مبارکہ گزشتہ صفحات میں تفصیل سے گزر چکی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دس دس آیات پڑھاتے تھے............الخ

اقوال وآثار سلف:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے گنتی کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کی اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ ایک اجر قراءت کا اور دوسرا اجر گنتی کرنے کا۔

قراء سبعہ میں سے امام حمزہ الزیات رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علم عدالآی قرآن مجید کا محافظ علم ہے۔

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے چلے گئے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ سحری کھانے اور نماز پڑھنے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انہوں نے فرمایا: پچاس یا ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

یہ بات یاد رہے کہ مذکورہ احادیث وآثار قصداً بیان عدد کے لیے وارد نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کے ورود کا مقصد خیر و بھلائی کے مختلف کاموں کی طرف راہنمائی کرنا اور ترغیب دینا ہے۔ عدد کا استنباط اس کے تابع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چھٹی مبحث

قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اختلاف کا سبب

قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ امام سیوطی رحمہ اللہ نے ''الاتقان'' میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اگر اختصار پیش نظر نہ ہوتا تو ہم بھی یہاں اس پر تفصیلی روشنی ڈالتے۔ لیکن ہم صرف قرآن مجید کی آیات، کلمات اور حروف کی تعداد میں اہل علم کے اختلاف کو بیان کرنے پر اکتفاء کریں گے۔ تا کہ مریض دل لوگوں کی غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے جو اسے قرآن مجید میں کمی و بیشی خیال کرتے ہیں۔

آیات کی تعداد میں اختلاف کا سبب:

آیات کی تعداد میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مقامات پر ہمیشہ وقف کیا اور کبھی وصل نہ کیا۔ ایسے مقامات بالاتفاق معدود ہیں۔ اسی طرح بعض مقامات پر ہمیشہ وصل کیا اور کبھی وقف نہ کیا۔ ایسے مقامات بالاتفاق متروک ہیں۔ لیکن بعض مقامات ایسے ہیں۔ جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی وصل کر لیتے تھے اور کبھی وقف کر لیتے تھے۔ ایسے مقامات کا وجود اہل علم کے اختلاف اور اجتہاد کا سبب ہے۔

کلمات کی تعداد میں اختلاف کا سبب:

کلمات کی تعداد میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ کلمہ کا اطلاق بسا اوقات مفرد لفظ پر ہوتا ہے اور بسا اوقات جملہ پر ہوتا ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے: [كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا] یہاں کلمہ کا اطلاق جملہ پر ہے۔

اسی طرح کلمہ کے رسم اور تلفظ کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور اہل علم ان احتمالین میں سے کسی ایک کا لحاظ رکھتے ہیں۔ مثلاً [نجینکم] یہ لفظاً تو تین کلمات ہیں مگر رسماً صرف ایک کلمہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حروف میں اختلاف کا سبب:

حروف میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ ہر مشدد حرف اصل میں دو حروف جبکہ رسم میں ایک حرف ہوتا ہے۔اسی طرح بعض حروف بعض قراءات میں ثابت ہیں تو بعض میں محذوف ہیں۔جیسے [سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ......] نیز بعض حروف لفظاً ثابت ہوتے ہیں اور رسماً محذوف ہوتے ہیں جیسے [مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ] اسی طرح بعض حروف رسماً ثابت ہوتے ہیں لیکن پڑھے نہیں جاتے جیسے [أُولُوقُوَّةٍ]

اہل علم نے ان جہات میں سے جس جس جہت کا اعتبار کیا ہے اسی اعتبار سے حروف کی تعداد میں کمی بیشی واقع ہوگئی ہے۔

علمائے کرام کا اس باریک بینی کے ساتھ قرآن مجید کا اہتمام کرنا [اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ] کا مصداق ہے۔

ساتویں مبحث

پانچ شہروں کے علماء کے مابین متداول أعداد کا بیان

صحیح قول کے مطابق علماء اعداد کی تعداد چھ ہے۔کیونکہ مختلف شہروں کے طرف جو مصاحف روانہ کے گئے تھے ان کی تعداد چھ تھی۔یہی وجہ ہے کہ اہل مدینہ کے دو اعداد ہیں۔

اہل مکہ،اہل شام،اہل کوفہ اور اہل بصرہ کا ایک ایک عدد ہے۔امام دانی رحمہ اللہ وغیرہ کا یہی موقف ہے۔جبکہ امام جعبری رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک سات اعداد ہیں انہوں نے ساتویں عدد حمصی کا اضافہ کیا ہے۔مصنف نے بھی اس موقف کو اختیار کیا ہے۔اس اعتبار سے اہل علم کے مابین اعداد کی متداول تعداد سات بنتی ہے۔جو درج ذیل ہے:

① مدنی اول

② مدنی اخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

③ مکی

④ بصری

⑤ دمشقی

⑥ حمصی

⑦ کوفی

اب ان کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

مدنی اول

اس عدد کو امام ابو عمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ امام نافع رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے امام ابو جعفر یزید بن قعقاع رحمۃ اللہ علیہ اور امام شیبۃ بن نصاح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ یہی وہ عدد ہے جسے اہل کوفہ نے اہل مدینہ سے بلا تعیین روایت کیا ہے۔ اور اسے پوری جماعت یعنی تمام اہل مدینہ کا عدد قرار دیا ہے۔ امام ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ اور امام شیبۃ بن نصاح رحمۃ اللہ علیہ نے چھ آیات میں اختلاف کیا ہے۔ جس کا بیان اپنے مقام پر آئے گا۔

اکثر بصریوں نے اس عدد کو ورش عن نافع عن شیخیہ سے روایت کیا ہے۔

اہل مدینہ سے اہل کوفہ کی روایت کے مطابق قرآن مجید کی آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو سترہ (6217) ہے۔

اور اہل بصرہ کی روایت عن ورش کے مطابق چھ ہزار دو سو چودہ (6214) ہے۔ امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل کوفہ کی روایت پر اعتماد کیا ہے۔ اور امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کی موافقت کی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مدنی اول کا عدد وہ ہے۔ جسے امام نافع رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخین سے روایت کرتے ہیں۔ لیکن اھل کوفہ اور اہل بصرہ نے اپنی اپنی روایت میں اختلاف کیا ہے، اہل کوفہ بلا تعیین اہل مدینہ سے روایت کرتے ہیں جبکہ اہل بصرہ ورش عن نافع عن شیخیہ سے روایت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مدنی اُخیر

یہ اہل مدینہ کا دوسرا عدد ہے۔اس عدد کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ اسماعیل بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے سلیمان بن حجاز رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ اور شیبۃ بن نصاح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔گویا مدنی اُخیر سلیمان بن جماز رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے منقول ہے۔اس عدد کے مطابق آیات قرآنی کی تعداد چھ ہزار دو سو چودہ (6214) ہے۔

مکی

اس عدد کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ امام عبداللہ بن کثیر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے مجاہد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے۔اس عدد کے مطابق آیات قرآنی کی تعداد چھ ہزار دو سو دس (6210) ہے۔

بصری:

اس عدد کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ امام عاصم الجحدری رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔یہی وہ عدد ہے جسے اہل بصرہ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد ایوب بن متوکل رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ان کے مصاحف اسی عدد کے مطابق مطبوع ہیں۔ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ اور امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا جملہ آیات کے شمار میں اتفاق ہے جبکہ امام عاصم رحمۃ اللہ علیہ اور امام ایوب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک آیت [وَالْحَقَّ أَقُوْلُ] کو شمار کرنے میں اختلاف ہے۔اس عدد کے مطابق آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار دو سو چار (6204) ہے۔

دمشقی:

اس عدد کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ امام یحیٰ بن حارث زمّاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام اَخفش رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے امام ابن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ اور حلوانی رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے ہاشم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔اس عدد کو امام ابن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ اور ہشام رحمۃ اللہ علیہ نے ایوب بن تمیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

القاری رحمۃ اللہ علیہ سے، انہوں نے عبد اللہ بن عامر الیحصبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے، انہوں نے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ عدد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔اس عدد کے مطابق آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار دوسو چھبیس (6226) یا چھ ہزار دوسوستائیس (6227) ہے۔امام ابن ذکوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یحییٰ نے بسم اللہ کو شمار نہیں کیا۔

حمصی

یہ عدد امام شریح بن یزید الحمصی الحضرمی کی طرف منسوب ہے۔اس میں آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار دوسو بتیس (6232) ہے۔امام شریح بن یزید اہل حمص کے مقری ہیں۔

کوفی

اس عدد کو امام دانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ امام حمزہ بن حبیب الزیات رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن ابی لیلیٰ عن عبدالرحمٰن السلمی، عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔جبکہ امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ بقول امام دانی رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ الاعلی سے، وہ ابوعبدالرحمٰن سے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔اس عدد کے مطابق آیات قرآنیہ کی تعداد چھ ہزار دوسو چھتیس (6236) ہے۔یہی عدد کوفی عدد کے نام سے مشہور ہے۔

اہل کوفہ کے دو عدد ہیں۔ایک تو اُھل مدینہ سے مروی ہے۔جس کو مدنی اول کہا جاتا ہے۔دوسرا عدد یہی ہے جو امام حمزہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے ثابت ہے۔

اہل کوفہ کا اُھل مدینہ سے مروی عدد 'مدنی اول' اور ان کا اپنا عدد جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے 'کوفی عدد' کہلاتا ہے۔

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے حمصی کے علاوہ چھ اعداد کو "ناظمة الزهر" میں بیان فرمایا ہے۔

فَعَنْ نَافِعٍ عَنْ شَيْبَةَ وَيَزِيدَ أَوْ   وَلُ الْمَدَنِيُّ إِذْ كُلُّ كُوفٍ بِهِ يُقْرِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَحَمْــزَةُ مَعْ سُفْيَانَ قَدْ اَسْنَدَاهُ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ أَشْيَاخٍ ثِقَاتٍ ذَوِیْ خُبُرٍ
وَالْآخِرُ اِسْمَاعِيلُ يَرْوِيْهِ عَنْهُمَا بِنَقْلِ ابْنِ جَمَّازٍ سُلَيْمَانَ ذِی النَّشْرِ
وَعَدُّ عَطَاءِ بْنِ الْيَسَارِ كَعَاصِمٍ هُوَالْجَحْدَرِیْ فِیْ كُلِّ مَا عُدَّ لِلْبَصْرِیْ

فائدة:

اگر کوئی شخص رؤوس آیات پر وقف کرنے کا التزام کرنا چاہتا ہو یا کسی قراءت اور روایت کے مطابق مصحف لکھنا چاہتا ہو تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ جس قاری یا راوی کے لیے مصحف لکھنا چاہتا ہے۔اس کے شہر کے عدد کا التزام کرے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① امام نافع اور ان کے دونوں رواۃ راجح قول کے مطابق 'مدنی اخیر' پر اعتماد کرتے ہیں۔
② امام ابو جعفر 'مدنی اول' پر اعتماد کرتے ہیں۔
③ امام ابن کثیر مکی 'مکی شمار' پر اعتماد کرتے ہیں۔
④ امام ابو عمرو بصری اور امام یعقوب الحضرمی دونوں 'بصری شمار' پر اعتماد کرتے ہیں۔
⑤ امام ابن عامر شامی: 'شامی عدد' پر اعتماد کرتے ہیں۔
⑥ کوفیوں 'کوفی عدد' پر اعتماد کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مصطلحات

ناظم رحمہ اللہ جب اول یا ثانی کی قید لگائے بغیر مطلقاً 'مدنی' کہیں تو اس سے مدنی اول اور مدنی ثانی دونوں مراد ہوں گے۔ اسی طرح حجازی سے مراد دونوں مدنی (اول و ثانی) اور مکی۔ شامی سے مراد دمشقی اور حمصی، جبکہ عراقی سے مراد کوفی اور بصری ہوں گے۔ ناظم رحمہ اللہ جب کسی مقام کے بارے میں کہیں کہ فلاں فلاں نے آیت شمار کی ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ دیگر نے آیت شمار نہیں کی، جب کہیں کہ فلاں فلاں نے آیت شمار نہیں کی تو اس کا مطلب ہوگا کہ دیگر نے آیت شمار کی ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسری قسم

دوسری قسم علم عد الآی کے مسائل واحکام
پر مشتمل ہے۔
جن کی تفصیل آگے آرہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

أَحْمَدُ رَبِّیْ وَ أُصَلِّیْ سَرْمَدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مِصْبَاحِ الْهُدٰی

ترجمہ: ”میں اپنے رب کی حمد بیان کرتا ہوں، اور ہمیشہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتا ہوں، جو رشد وہدایت کا چراغ ہیں۔“

شرح: مصنف نے اپنی کتاب کا آغاز نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ کی اتباع کرتے ہوئے حمد باری تعالیٰ سے کیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

كُلُّ أَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ أَجْزَمُ

”ہر وہ کام، جو حمد باری تعالیٰ کے بغیر شروع کیا جائے، وہ بے برکت ہوتا ہے۔“

(ابن ماجه، ابن حبان، دار قطني، أبو داؤد)

حمد باری تعالیٰ کے فوراً بعد نبی مکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں ہدیۂ درود پیش کیا ہے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی اس رسول برحق پر درود وسلام بھیجو۔“

نیز اللہ تعالیٰ نے اُذان، خطبۂ مسنونہ، تشہد اور قرآن مجید کے متعدد مقامات پر نبی کریم ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

”جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے۔“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مصنف نے قرآن مجید اور اُحادیث نبویہ کی روشنی میں اپنی کتاب کا آغاز حمد باری تعالیٰ سے کرنے کے فوراً بعد، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود پیش کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے، کیونکہ انہوں نے نورِ ہدایت اور صراط مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی ہے:

وَهَاكَ خُلْفَ عُلَمَآءِ الْعَدَدِ فِي الْآيِ مَنْظُومًا عَلَى الْمُعْتَمِدِ

سَمَّيْتُهُ الْفَرَآئِدَ الْحِسَانَا أَرْجُو بِهِ الْقَبُولَ وَالْإِحْسَانَا

ترجمہ: ''اور آیات قرآنیہ میں علماء عدد کے اختلاف کو معتمد قول کے مطابق منظوم شکل میں تھام لے۔ میں نے اس منظوم قصیدے کا نام ''الفرائد الحسان'' نفیس موتی رکھا ہے۔ جس کے ذریعے میں اللہ سے قبولیت اور خیر کی اُمید رکھتا ہوں۔''

شرح: مصنف نے ان ابیات جمیلہ کے ذریعے ''آیات قرآنیہ میں وارد علماء عدد کے اختلاف'' کو منظوم شکل میں یاد کر لینے کی ترغیب دی ہے۔ کیونکہ منظوم قصیدے کو یاد کرنا طالب علم پر آسان ہوتا ہے۔ نیز فرماتے ہیں کہ میں نے وہ اختلاف بیان کیا ہے جس پر اہل علم نے اعتماد کیا ہے اور اسے ترجیح دی ہے۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس نظم کا نام 'الفرائد الحسان' نفیس موتی رکھا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس ادنیٰ سے خدمت کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے میرے لیے دنیا و آخرت میں باعث نجات بنا دے۔

سورة الفاتحه

یہ سورۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدنی ہے۔ جبکہ میری رائے کے مطابق مکی ہے۔ کیونکہ اس کے ساتھ نماز پڑھی جاتی ہے۔ اور نماز مکہ میں ہی فرض ہو چکی تھی

میرا یہ قول مدنی کہنے والوں کے قول کے منافی بھی نہیں ہے، کیونکہ اس سورۃ کے دوبارہ نازل ہونے کا احتمال ہے۔ جیسا کہ بعض آیات بھی دوبار نازل ہوئیں۔

اس سورۃ کی متفق علیہ آیات کی اجمالی تعداد سات ہے۔ اور علماء عدد کے ہاں مختلف فیہ مقامات کی تعداد دو ہے، مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَالْكُوفِ مَعْ مَكٍّ يَعُدُّ الْبَسْمَلَهْ　　　سِوَاهُمَا أُولَى عَلَيْهِمْ عُدَّلَهْ

ترجمہ: اور کوفی شمار نے مکی شمار کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کو آیت شمار کیا ہے، ان دونوں کے علاوہ نے پہلے 'علیھم' کو آیت شمار کیا ہے۔

شرح: سورۃ الفاتحہ میں مختلف فیہ مقامات دو ہیں۔

① ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوفی اور مکی نے اسے آیت شمار کیا ہے۔ اور ان دونوں کے علاوہ دیگر علماء عدد یعنی مدنیان، بصری اور شامی نے شمار نہیں کیا۔

① ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوفی اور مکی کے علاوہ نے پہلے 'علیھم' یعنی انعمت علیھم پر آیت شمار کی ہے۔ جبکہ ان دونوں نے آیت شمار نہیں کی۔ ناظم نے 'أولی' کی قید لگا کر دوسرے 'علیھم' یعنی ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ سے احتراز کر لیا ہے، یہ دوسرا مقام تمام علماء عدد کے ہاں متروک ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پر آیت شمار کرتے ہیں، یعنی کوفی اور مکی وہ ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ پر شمار نہیں کرتے، اور جو ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ پر آیت شمار کرتے ہیں یعنی کوفی اور مکی کے علاوہ وہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پر شمار نہیں کرتے۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پر آیت شمار کرنے کی وجہ:

① کیونکہ اس امر پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ سورۃ الفاتحہ کی سات آیات ہیں۔

② آخری حرف سے پہلے حرفِ مد آجانے کی وجہ سے سورۃ الفاتحہ کی دیگر آیات کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

③ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث میں ''بسم اللہ'' پر آیت شمار کرنے کا تذکرہ ہے۔

أنعمت علیھم پر آیت شمار کرنے کی وجہ:

اس امر پر اجماع منعقد نہیں ہوا کہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ سورۃ الفاتحہ کی آیت ہے۔ اس کے برعکس اس امر پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الـرَّحِيـمِ ﴾ کسی بھی سورۃ کی آیت نہیں ہے، اگر چہ ان کے اوائل میں مرسوم ہے۔ لہٰذا سورۃ الفاتحہ کے شروع میں مختلف فیہ بِسْمِ اللّٰہِ کو دیگر سورتوں کے شروع میں متفق علیہ بِسْمِ اللّٰہِ پر محمول کرنا واجب ہے۔ کیونکہ مختلف فیہ کو متفق علیہ پر محمول کرنا زیادہ مناسب اور اُولی ہے، چہ جائیکہ متفق علیہ کو مختلف فیہ پر محمول کیا جائے لہٰذا دیگر سورتوں کی مانند سورۃ الفاتحہ کے شروع میں بھی بسم اللہ کو آیت شمار نہ کیا جائے اور سورۃ الفاتحہ کی سات آیت مکمل کرنے کے لیے ﴿أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ پر آیت شمار کر لی جائے۔

سورة البقرة

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اور مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی سب سے پہلی سورۃ ہے۔ کلبی رحمہ اللہ نے اس سے دو آیات کو مستثنیٰ کیا ہے۔

① ﴿وَإِنْ كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّآلِّينَ﴾ البقرة 198:2

② ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ﴾ البقرة 281:2

میرے خیال کے مطابق مذکورہ دونوں آیات کے غیر مدنی ہونے کے بارے میں کلبی رحمہ اللہ کا قول دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔ پہلی آیت مبارکہ میں لوگوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جاہلیت کے اندھیروں سے نکال کر اسلام کی روشنی سے منور فرمایا ہے۔ جبکہ دوسری آیت مبارکہ اگر چہ خارج مدینہ میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا نزول بھی ہجرت کے بعد ہوا ہے لہٰذا وہ بھی مدنی ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی، مکی اور شامی کے نزدیک دو سو پچاسی (285)۔ کوفی کے نزدیک دو سے چھیاسی (286) اور بصری کے نزدیک دو سو ستاسی (287) ہے۔

اور مختلف فیہ مقامات کی تعداد گیارہ (11) ہے۔ مصنف رحمہ اللہ پہلے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَابَدْؤُهُ حَرْفُ التَّهَجِّي الْكُوفِ عَدْ   لَاالْوِتْرَ مَعْ طٰس مَع ذِى الرَّا اعْتَمَدْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَأَوَّلَا الشُّوْرٰى لِحِمْصِيٍّ يُعَدُ   مُوَافِقًا لِلْكُوفِ فِيمَا قَدْ وَرَدُ

ترجمہ: ''جن سورتوں کی ابتداء حروف تہجی مقطعات سے ہوتی ہے، ان حروف کو کوفی نے مستقل آیت شمار کیا ہے۔ اگر حرف تہجی تنہا ہو تو آیت شمار نہیں کرتے جیسے ق، صٓ اسی طرح سورۃ النحل کے شروع میں واقع طسٓ اور راء والے حروف مقطعات جیسے الٓـرٰ، الٓمٓـرٰ پر بھی آیت شمار نہیں کرتے۔ سورۃ شوریٰ کے شروع میں واقع دو حروف مقطعات حمٓ، عسٓق کو کوفی کی موافقت کرتے ہوئے حمصی نے بھی شمار کیا ہے۔ جو اس سے وارد ہوا ہے۔''

شرح: الٓمٓ اور اس جیسے دیگر حروف مقطعات سوائے چند مستثنیات کے:

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کو کوفی مستقل آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ کوفی کے علاوہ دیگر علماء عدد آیت شمار نہیں کرتے۔

اور یہ حروف درج ذیل سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔

[الٓمٓ] سورۃ بقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ عنکبوت، سورۃ روم، سورۃ لقمان اور سورۃ السجدۃ کے شروع میں

[الٓمٓصٓ] سورۃ اعراف کے شروع میں۔

[کٓھیٰعٓصٓ] سورۃ مریم کے شروع میں۔

[طٰہٰ] سورۃ طٰہٰ کے شروع میں۔

[طسٓمٓ] سورۃ شعراء اور سورۃ قصص کے شروع میں۔

[یٰسٓ] سورۃ یٰسٓ کے شروع میں۔

[حٰمٓ] سورۃ غافر، سورۃ فصلت، سورۃ شوریٰ، سورۃ زخرف، سورۃ دخان، سورۃ جاثیہ اور سورۃ احقاف کے شروع میں۔

[حمٓ، عسٓق] سورۃ شوریٰ کے شروع میں۔

کوفی مذکورہ سورتوں کے شروع میں واقع ان حروف مقطعات کو ایک مستقل آیت شمار کرتے ہیں جبکہ سورۃ شوریٰ کے شروع میں دو آیات شمار کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قولہ:[لا الوتر] یہاں سے سابقہ قاعدے کی مستثنیات کا ذکر کیا جارہا ہے۔ وہ حروف مقطعات جو تنہا واقع ہیں، کوفی وہاں آیت شمار نہیں کرتے ، اور یہ تین سورتوں کے شروع میں آتے ہیں[صٓ، قٓ اور نٓ] اسی طرح سورۃ نمل کے شروع میں آنے والے[طٰسٓ] پر بھی آیت شمار نہیں کرتے۔

قولہ:[مع ذی الراء] مصنف یہاں سے مستثنیات کی دوسری قسم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو حروف تہجّی راء کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ جیسے:

[الٓر] سورۃ یونس، سورۃ ھود، سورۃ یوسف، سورۃ ابراہیم اور سورۃ حجر کے شروع میں اور

[الٓمٓر] سورۃ رعد کے شروع میں

دیگر علماء عدد کی مانند کوفی بھی یہاں آیت شمار نہیں کرتے۔

قولہ:[وأولا الشوریٰ] مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ شوریٰ کے شروع میں واقع دو حروف مقطعات[حمٓ، عسٓقٓ] کو کوفی کی موافقت کرتے ہوئے حمصی نے بھی دو آیات شمار کیا ہے۔

- **الٓمٓ وغیرہ کو آیت شمار کرنے کی وجہ:**

① آخری حرف سے پہلے حرف مدآ جانے کی وجہ سے "لِلْمُتَّقِیْنَ" کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② تمام حروف مقطعات ایک مستقل جملہ اور مکمل کلام ہیں، جن کی تقدیر یوں ہے أتل الٓمٓ و كذا سائرهن

③ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وغیرہ سے مروی ہے کہ وہ[الم]، [طه]، [حم] اور [كهيعص] پر آیت شمار کرتے تھے، جیسا کہ امام دانی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

- **الٓمٓ وغیرہ کو آیت شمار نہ کرنے کی وجہ:**

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی اثر صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔

② ان حروف اور ان کے مابعد حروف کے مابین، طوالت و اختصار کے اعتبار سے عدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مساوات پائی جاتی ہے۔

مصنف دوسرے اور تیسرے مقامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَعَدَّ شَامِيٌّ أَلِيمٌ أَوَّلًا   سِوَاهُ مُصْلِحُونَ عَنْهُ نُقِلًا

ترجمہ: ''اور شامی نے پہلے ''أَلِيـمٌ'' کو [آیت] شمار کیا ہے، اور اس [شامی] کے علاوہ علماء عدد سے ''مصلحون'' پر [آیت شمار کرنا] نقل کیا گیا ہے۔

شرح: مصنف فرماتے ہیں کہ شامی نے ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة2:10] جس کے بعد ﴿بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ﴾ آتا ہے، کو آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کیا۔ ناظم نے [أليم الأولا] پہلے کی قید لگا کر اس سورۃ میں واقع دیگر مقامات سے احتراز کرلیا ہے۔ مثلاً:

﴿وَلِلْكَٰفِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ البقرة2:104

﴿وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ البقرة2:173

یہ مقامات تمام علماء عدد کے ہاں بالاتفاق معدود ہیں۔

وجه العد: ''أليم'' پر آیت شمار کرنے کی وجہ اپنے ماقبل ''يشعرون'' کے ساتھ پائی جانے والی مشاکلت ہے، کیونکہ واؤ اور یاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

وجه عدم العد: ''أليم'' پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ اس کا مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔ اگر یہاں آیت شمار کی جائے تو عدم مساوات لازم آتی ہے۔

قولہ: سواه مصلحون مصنف رحمہ اللہ یہاں تیسرا مقام ذکر کر رہے ہیں کہ ﴿قَالُوٓا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ﴾ البقرة2:11 پر غیر شامی نے آیت شمار کی ہے جبکہ شامی نے آیت شمار نہیں کی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شامی نے ''أليم'' پر آیت شمار کی ہے اور ''مُصْلِحُونَ'' پر شمار نہیں کی، جبکہ شامی کے علاوہ دیگر علماء عدد نے ''أليم'' پر آیت شمار نہیں کی اور ''مُصْلِحُونَ'' پر شمار کی ہے۔

وجه العد:

''مصلحون'' پر آیت شمار کرنے کی وجہ اپنے مابعد ''يشعرون'' اور ماقبل ''يكذبون''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ساتھ پائی جانے والی مشاکلت ہے۔ نیز اس پر کلام مکمل ہو جاتی ہے۔

وجه الترك:

"مُصْلِحُوْنَ" پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ اس کا مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے:

مصنف رحمہ اللہ چوتھے، پانچویں اور چھٹے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَخَـآئِـفِيْـنَ عُـدَّ لِلْبَصْـرِيِّ   وَثَـانِـي الْأَلْبَـابِ لِلشَّـامِيِّ

كَـالثَّـانِ وَالْـعِرَاقِ ثُـمَّ ثَـانِيُ   خَلَاقٍ اتْـرُكَـنْـهُ لِلثَّـانِـيُ

ترجمہ: اور "خـائـفین" کو بصری کے لیے آیت شمار کیا گیا ہے، اور دوسرے "الالباب" کو شامی، مدنی ثانی اور عراقی کے لیے آیت شمار کیا گیا ہے، پھر دوسرے "خـــلاق" کو مدنی ثانی کے لیے ترک کردے۔"

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مَـا كَـانَ لَهُـمْ اَنْ يَّـدْخُـلُـوْهَـآ اِلَّا خَـآئِـفِيْـنَ﴾ [البقرہ2:114] پر بصری کے لیے آیت شمار کی گئی ہے، جبکہ دیگر علماء عدد کے لیے متروک ہے۔

وجـه العد: "اِلَّا خَـآئِفِيْنَ" پر آیت شمار کرنے کی وجہ طرفین کے ساتھ پائی جانے والی مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم شمار کی وجہ مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

پھر مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرا 'الالباب' بھی یعنی "وَاتَّـقُـوْنِ يٰـاُولِي الْاَلْبَابِ" شامی مدنی ثانی اور عراقی کے لیے معدود ہے اور دیگر علماء عدد یعنی مدنی اول اور مکی کے لیے متروک ہے۔ مصنف نے "ثاني الألباب" دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰـوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ﴾ سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ دوسرا الالباب تمام علماء کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد:

① اپنے ماقبل کے حرف "شَدِيْدُ الْعِقَابِ" کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں ردیفِ حرف الف ہے۔

② یہاں کلام مکمل ہوجاتا ہے۔

③ دیگر آیات کے ساتھ مساوات پائی جاتی ہے۔

وجہ ترک:

① مابعد وَلَا الضَّآلِّيْنَ کے ساتھ عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس سے پہلے "حَيٰوةٌ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ" کے عدم شمار پر اجماع ہے۔

پھر ناظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے خلاقِ یعنی ﴿فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ [البقرة2:200] کو مدنی ثانی کے لیے ترک کردے۔ جبکہ دیگر علماء عدد کے ہاں معدود ہوگا۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ثانی خلاق کی قید لگا کر پہلے ﴿وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ مقام جمیع علماء عدد کے ہاں بالاجماع متروک ہے۔

وجہ العد:

① مابعد وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ کے ساتھ مشاکلت ہے۔

② یہ ایک مستقل جملہ ہے۔

وجہ ترک:

اس کی نظیر ﴿مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ﴾ البقرہ2:102 کے عدم شمار پر تمام علماء عدد کا اتفاق ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ ساتواں مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَ يُنْفِقُوْنَ الثَّانِ عَدَّ الْمَكِّ وَاَوَّلٌ اَيْضًا بِدُوْنِ شَكِّ

ترجمہ: ''اور دوسرے ينفقون کو مکی نے آیت شمار کیا ہے، اور مدنی اول نے بھی بلاشک شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مکی اور مدنی اول نے دوسرے "ينفقون" یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ﴾ [البقرہ 2:219] جس کے بعد قل العفو آتا ہے، کو آیت شمار کیا ہے، جبکہ دیگر علماء عدد نے آیت شمار نہیں کیا۔ مصنف رحمہ اللہ نے وينفقون الثاني کی قید لگا کر پہلے ﴿وَيَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ﴾ [البقرۃ:215] سے احتراز کیا ہے۔ یہ تمام علماء عدد کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: دیگر رؤس آیات کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه ترك: اس جیسے دیگر مقامات آیت نمبر 215 اور 267 میں آیت شمار نہ کرنے پر اجماع ہے۔

مصنف رحمہ اللہ آٹھواں مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَتَتَفَكَّرُوْنَ فِي الْأُوْلَى وَرَدْ لِلثَّانِيْ وَالشَّامِيْ وَكُوْفٍ فِي الْعَدَدْ

ترجمہ: ''اور پہلے تتفکرون میں مدنی ثانی، شامی اور کوفی کے لیے شمار کرنا وارد ہوا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے تتفکرون یعنی ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ [البقرہ:219] جس کے بعد ﴿فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ﴾ [البقرۃ:220] آتا ہے، کو مدنی ثانی، شامی اور کوفی نے آیت شمار کیا ہے، جبکہ دیگر علماء عدد یعنی مدنی اول، مکی اور بصری نے شمار نہیں کیا۔ مصنف نے في الأولى کی قید لگا کر دوسرے ﴿لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ﴾ جس کے بعد ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ﴾ (267) آتا ہے، سے احتراز کیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه ترك: شمار نہ کرنے کی وجہ مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نواں اور دسواں مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مَعْرُوْفًا الْبَصْرِيْ وَمَعْهُ قَدْوَلِيْ ثَانٍ لَدَى الْقَيُّوْمِ مَعْ مَلْكٍ جَلِيْ

ترجمہ: ''معروفا'' کو بصری آیت شمار کرتے ہیں اور اس بصری کے ساتھ مدنی ثانی اور مکی نے واضح طور پر ''القیوم'' پر آیت شمار کرنے میں موافقت کی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ البقرہ:235 پر بصری نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجہ العد: کیونکہ یہ مستقل جملہ اور مکمل کلام ہے۔

وجہ الترک: طرفین ماقبل مابعد کے ساتھ عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔

پھر مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ البقرہ:255 پر آیت شمار کرنے میں مدنی ثانی، اور مکی نے بصری کی موافقت کی ہے یعنی یہ تینوں ہی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ ان تینوں کے علاوہ دیگر علماء عدد مدنی اول، شامی اور کوفی آیت شمار نہیں کرتے۔

www.KitaboSunnat.com

وجہ العد:

① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② سورۃ آل عمران میں اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر تمام علماء عدد کا اجماع ہے۔

وجہ الترک:

① یہاں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔

② نص وارد ہے کہ ''آیۃ الکرسی'' ایک آیت ہے۔

مصنف رحمہ اللہ گیارہواں مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

عَدَّ إِلَى النُّوْرِ الْمَدِيْنِي الْأَوَّلُ ۔۔۔ وَخُلْفُ مَكٍّ فِيْ شَهِيْدٍ يُهْمَلُ

ترجمہ: ''الی النور' کو مدنی اول نے آیت شمار کیا ہے، اور 'فی شھید' میں مکی کا خلف مہمل ہے۔''

شرح: مصنف فرماتے ہیں کہ ﴿اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ البقرہ:257 پر مدنی اول نے آیت شمار کی ہے، جبکہ ان کے علاوہ علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجہ العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② یہ ایک مستقل جملہ اور مکمل کلام ہے۔

وجہ الترك: ① یہاں عدم مساوات ہے۔

② مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

③ حدیث میں وارد ہے کہ یہ جملہ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر ایک آیت ہے۔

قولہ: وخلف ملك مصنف فرماتے ہیں کہ "وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيدٌ" البقرہ:282 پر آیت شمار کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں مکی سے جو اختلاف منقول ہے، وہ غیر معتبر اور غیر مستند ہے، لہٰذا اس اختلاف کو آپ مہمل کالعدم سمجھیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ آیت دَیْن تمام علماء عدد کے ہاں ایک آیت ہے۔ جیسا کہ متعدد اَحادیث و آثار بھی اس پر دال ہیں۔ لہٰذا توقیف پر اعتماد کرتے ہوئے مکی سے منقول اختلاف کو مہمل سمجھیں۔

سورة آل عمران

یہ سورۃ مدنی ہے، اور اس کی متفق علیہ آیات کی اجمالی تعداد دوسو (200) ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد سات ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

مصنف رحمہ اللہ پہلے چار مقامات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَغَيْرُ شَامٍ أَوَّلَ الْإِنْجِيلِ عَدَّ   وَالثَّانِ لِلْكُوفِيِّ بِهِ قَدِ انْفَرَدْ

وَغَيْرُهُ الْفُرْقَانَ إِسْرَائِيلَا   لِلْبَصْرِ وَالْحِمْصِيِّ عِنْدَ الْأُولَى

ترجمہ: ''اور غیر شامی نے پہلے الانجیل کو آیت شمار کیا ہے، اور دوسرے الانجیل کو آیت شمار کرنے کے ساتھ کوفی منفرد ہوا ہے، اور اس کوفی کے علاوہ نے "الفرقان" کو آیت شمار کیا ہے۔ پہلے "اسرائیل" پر بصری اور حمصی نے آیت شمار کی ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے 'الانجیل' یعنی ﴿وَأَنْزَلَ التَّوْرٰةَ وَالْإِنْجِيلَ﴾ آل عمران:3 کو شامی کے علاوہ دیگر علماء عدد نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ شامی نے شمار نہیں کیا۔ مصنف نے أول کی قید لگا کر دوسرے سے احتراز کر لیا ہے، جس کا تذکرہ آگے آرہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دوسرے 'الانجیل' یعنی ﴿وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِيْلَ﴾ آل عمران:48 کو آیت شمار کرنے میں کوفی منفرد ہے۔ چنانچہ غیر کوفی کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: مذکورہ دونوں مقامات پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اور عدم شمار کی وجہ ایک کلام اور مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

قولہ: وَغَيْرُهُ الْفُرْقَانَ مصنف فرماتے ہیں کہ "وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ" آل عمران:4 پر غیر کوفی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ کوفی آیت شمار نہیں کرتے۔

وجه العد: یہاں کلام مکمل ہو جاتی ہے اور اس کے بعد نیا جملہ شروع ہوتا ہے۔

وجه الترك: مابعد اور ماقبل کے ساتھ عدم مساوات اور عدم موازنت ہے۔

قولہ: اِسْرَائِيْلَا لِلْبَصْرِ...... الخ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے 'اسرائیل' یعنی "وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ" آل عمران:49 کو بصری اور حمصی نے آیت شمار کیا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کیا۔ مصنف نے عند الاولی کی قید لگا کر دیگر سے احتراز کر لیا ہے، جو "كُلُّ الطَّعَامِ" آل عمران:93 والی آیت میں دو مرتبہ آتے ہیں۔

وجه العد: ① ماقبل الصلحين اور مابعد مومنين کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② سورۃ اعراف وغیرہ میں اس کے نظائر پر آیت شمار کی گئی ہے۔

وجه الترك: ① اس کا مابعد قد جئتكم کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

② "كل الطعام" والی آیت میں وارد كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پر آیت شمار نہ کرنے میں تمام علماء عدد کا اجماع ہے۔

مصنف رحمہ اللہ پانچویں اور چھٹے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مِمَّا تُحِبُّوْنَ لِمَكٍّ اَثْبِتِ وَلِلدِّمَشْقِيِّ كَذَا مَعْ شَيْبَةِ

مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ لِلشَّامِيْ وَرَدْ كَذَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَيْضًا فِي الْعَدَدْ

ترجمہ: "مما تحبون" کے شمار کو مکی کے لیے ثابت کر اور دمشقی کے لیے ایسے ہی شیبۃ کے لیے مقام ابراھیم پر شامی کے لیے شمار کرنا وارد ہے، اسی طرح ابو جعفر کے لیے بھی عدد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وارد ہے“

شرح: ⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ”حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ“ پر مکی، دمشقی اور اہل مدینہ میں سے شیبۃ بن نصاح نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ علماء عدد بصری، کوفی، حمصی اور اہل مدینہ میں سے اَبو جعفر نے آیت شمار نہیں کی۔

فائدہ

امام شیبۃ بن نصاح اور امام اَبو جعفر نے قرآن مجید میں چھ مقامات پر اختلاف کیا ہے، اور یہ ان میں سے پہلا مقام ہے۔ ان چھ مقامات میں سے پانچ کو شمار کرنے میں امام شیبۃ منفرد ہیں، جبکہ امام ابو جعفر نے فقط ایک مقام پر آیت شمار کی ہے۔ دیگر مقامات درج ذیل ہیں: 2مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ (آل عمران: 97) ③ وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ (الصفت: 167) ④قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ (الملک: 9) ⑤اِلٰى طَعَامِهٖٓ (عبس: 24) ⑥فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ (التکویر: 26) امام شیبۃ نے اس مقام کو شمار کیا ہے اور دوسرے کو ترک کر دیا ہے۔ جبکہ امام ابو جعفر نے اس کو ترک کیا ہے اور دوسرے کو شمار کیا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ نے مما کی قید لگا کر دوسرے دو مقامات ”قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ“ (31) اور ”مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ“ (152) سے احتراز کر لیا ہے۔ مذکورہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں بالا جماع متروک ہیں۔

وجه العد: ① یہاں ماقبل کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② یہاں کلام مکمل ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: ① مخاطبت کی جہت سے مابعد کے ساتھ تعلق پایا جاتا ہے۔

② اس سورۃ میں اس جیسے دیگر مقامات (152,31) پر آیت شمار نہیں کی گئی۔

⑥ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقام ابراہیم (97) پر شامی اور ابو جعفر نے آیت شمار کی ہے، جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: قرآن مجید میں اس جیسی آیات پر آیت شمار کی گئی ہے۔ مثلاً یُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبۡرٰهِيۡمَ

وجه الترك: یہاں مقدار میں عدم مساوات پائی جاتی ہے۔

⑦ ساتواں مقام الٓمّٓ ہے، جس کے متعلق سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ کوفی اس کو شمار کرتے ہیں جبکہ غیر کوفی کے ہاں متروک ہے۔

سورة النساء

سورۃ النساء تمام اقوال میں مدنی ہے۔ یہ بھی کہا گیا کہ یہ ہجرت کے وقت نازل ہوئی۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد شامی کے نزدیک 177، کوفی کے نزدیک 176، اور باقیوں کے نزدیک 175 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ دونوں مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لِكُوفٍ السَّبِيلَ وَالشَّامِيُّ يُعَدُّ　　وَذَا أَلِيمًا آخِرًا بِهِ انْفَرَدْ

ترجمہ: کوفی اور شامی کے لیے السبیل کو شمار کیا گیا ہے، اور یہ شامی آخری الیما کو شمار کرنے میں منفرد ہے۔

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَنۡ تَضِلُّوا السَّبِيۡلَ﴾ (44) کوفی اور شامی کے لیے معدود ہے۔ اور ان کے علاوہ کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: سورۃ الفرقان میں اس جیسے مقام ﴿اَمۡ هُمۡ ضَلُّوا السَّبِيۡلَ﴾ (17) کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: یہاں عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا﴾ (173) کو شامی نے منفرداً شمار کیا ہے۔ اور غیر شامی کے ہاں متروک ہے۔ اور وذا کا مشار الیہ شامی ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے آخــــرا کی قید لگا کر اس سورۃ میں وارد دیگر مقامات سے احتراز کر لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔جن کی کل تعداد تین ہے۔

① ﴿أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (18)

② ﴿بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (138)

③ ﴿وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (161)

وجه العد: اليما پر آیت شمار کرنے کی وجہ طرفین کے ساتھ مشاکلت اور موازنت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے کیونکہ مابعد کا اس پر عطف ہو رہا ہے۔

سورة المائدة

سورۃ المائدۃ اکثر اقوال میں مدنی ہے۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک آیت اليوم أكملت لكم دينكم غیر مدنی ہے۔کیونکہ یہ حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں نازل ہوئی تھی۔اس سورۃ کی آیات کی تعداد کوفی کے نزدیک 120،مکی،مدنی اور شامی کے نزدیک 122 اور بصری کے نزدیک 123 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔

مصنف تینوں مقامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَبِالْعُقُودِ عَنْ كَثِيرٍ أَهْمَلَا ... كُوفٍ وَغَالِبُونَ بَصْرٍ نَقَلَا

ترجمہ:اور بالعقود ، عن كثير کو کوفی نے مہمل کر دیا ہے،اور غالبون کے شمار کو بصری نے نقل کیا ہے۔

شرح: ① ② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ﴿أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾(1) اور﴿وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ﴾(15) دونوں مقامات کو کوفی نے مہمل کر دیا ہے۔یعنی شمار نہیں کیا۔جبکہ غیر کوفی نے شمار کیا ہے۔

وجه العد: ان دونوں مقامات پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: یہاں آیت شمار نہ کرنے کی وجہ پہلے مقام میں عدم مساوات اور دوسرے مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں عدم موازنت ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فانکم غالبون (23) کو بصری نے شمار کیا ہے اور دیگر علماء عدد کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: 'غالبون' پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: یہاں آیت شمار نہ کرنے کی وجہ اتصال کلام اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

سورة الأنعام والأعراف

سورۃ انعام کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور سیدنا عطاء رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ یہ سورۃ سوائے تین آیات کے مکی ہے۔اور وہ تین آیات قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ ....(154,153,152) سے لے کر لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تک مدنی ہیں۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ انعام، سوائے تین آیات کے مکی ہے۔اور وہ تینوں آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم کو حکم دیا کہ وہ ان آیات کو سورۃ انعام میں رکھ دیں۔وہ تینوں آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

① ﴿ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ﴾ (23)

② ﴿وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ﴾ (91)

③ ﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ﴾ (141)

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ انعام اکٹھی ایک ہی دفعہ، مکہ میں نازل ہوئی۔سورۃ انعام کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے ہاں 165۔شامی اور بصری کے ہاں 166 اور حرمی کے ہاں 167 ہے۔

سورۃ اعراف کے بارے میں بھی اکثر اہل علم کا یہی موقف ہے کہ یہ مکی ہے۔سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سوائے پانچ آیات کے، سورۃ الاعراف مکی ہے۔وہ پانچوں آیات مدینہ میں نازل ہوئیں۔جو وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ .... (163) سے شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوکر پانچ آیات (167,166,165,164) کے آخر تک ہیں۔اور ایک قول کے مطابق
وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ ...... (172) کے آخر تک دس آیات ہیں۔

سورۃ الاعراف کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور شامی کے نزدیک 205، اور حرمی و کوفی کے نزدیک 206 ہے۔

سورۃ الانعام میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا مقام ذکر کرتے ہوئے فرمایا

قَدْ عُدَّ وَالنُّوْرَ لَدٰى مَكِّيِّهِمُ وَالْمَدَنِي الْاَوَّلِ وَالثَّانِي وُسِمْ

ترجمہ: والنور کو ان علماء عدد میں سے مکی مدنی اول اور مدنی ثانی کے نزدیک آیت شمار کیا گیا ہے جو نامور علماء ہیں۔

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ﴾ (1) پر مکی، مدنی اول اور مدنی ثانی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر علماء عدد بصری، شامی اور کوفی نے شمار نہیں کی۔

وجہ العد: مابعد کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجہ الترك: آیت شمار نہ کرنے کی وجہ اتصال کلام اور عدم موازنت ہے۔

مصنف دوسرا، تیسرا اور چوتھا مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَبِوَكِيلٍ أَوَّلًا كُوفٍ يَرٰى وَغَيْرُهُ فِي مُسْتَقِيمٍ آخِرًا
كَفَيَكُونُ ....

ترجمہ: ''اور پہلے بوکیل کو کوفی نے شمار کرنا دیکھا ہے، اور اس کوفی کے علاوہ علماء عدد نے آخری مستقیم میں آیت شمار کرنا دیکھا ہے۔فیکون کی مانند یعنی غیر کوفی فیکون پر آیت شمار کرتے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ (65) پر کوفی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد کے شمار نہیں کی۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اولا کی قید لگا کر دوسرے مقام ﴿وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ﴾ (107) سے احتراز کرلیا ہے، جو تمام علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عدد کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس سورۃ میں اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد آیات سے عدم مساوات پائی جاتی ہے۔

قولہ: وغیرہ فی.......... مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ غیر کوفی نے ﴿قُلْ إِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (161) پر آیت شمار کی ہے۔ جبکہ کوفی نے آیت شمار نہیں کی۔ مصنف رحمہ اللہ نے آخرا کی قید لگا کر پہلے دونوں مقامات ﴿وَمَنْ یَّشَاْ یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (39) اور ﴿وَهَدَیْنٰهُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ﴾ (87) سے احتراز کر لیا ہے۔ مذکورہ دونوں مقامات کو آیت شمار کرنے پر تمام علماء عدد کا اتفاق ہے۔

وجه العد: اس سورۃ میں اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد دینا قیما کے ساتھ معنوی تعلق پایا جاتا ہے۔

قولہ: کَفَیَکُوْنُ

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَیَوْمَ یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ (73) کا اختلاف بھی "مستقیم" والا ہی ہے۔ یعنی غیر کوفی یہاں آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ کوفی نے آیت شمار نہیں کی۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② پورے قرآن میں اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع منعقد ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

پھر مصنف رحمہ اللہ سورۃ الاعراف کا اختلاف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سورة الاعراف

.... الَّذِیْنَ شَامٍ بَصْرِی ثُمَّ تَعُوْدُوْنَ لِکُوْفٍ یَجْرِی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: الدین کو شامی اور بصری نے شمار کیا ہے اور ثم تعودون پر کوفی کے لیے شمار آیت جاری ہوا ہے۔

شرح: سورۃ الاعراف میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔

① الٓمٓصٓ (1) اس کو کوفی نے آیت شمار کیا ہے، جبکہ غیر کوفی نے آیت شمار نہیں کیا۔ جیسا کہ سورۃ البقرہ کی ابتداء میں تفصیلاً گزر چکا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ اس شعر میں دوسرے اور تیسرے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ لفظ "مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ" (29) کو شامی اور بصری نے آیت شمار کیا ہے، جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کیا۔

وجه العد: آیت شمار کرنے کی وجہ انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: آیت شمار نہ کرنے کی وجہ طرفین کے ساتھ پائی جانے والی عدم موازنت ہے۔

پھر مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿كَمَا بَدَاَكُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ﴾ میں کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ غیر کوفی نے آیت شمار نہیں کی۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② یہاں کلام مکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ فریقا کا نصب هدی کی وجہ سے ہے۔

وجه الترك: یہاں مابعد کے ساتھ معنوی تعلق پایا جاتا ہے۔ کیونکہ فریقاً کا نصب بطور حال کے ہے۔ یعنی مابعد کا جملہ حالیہ ہے۔

مصنف رحمہ اللہ چوتھے اور پانچویں مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَاعۡدُدۡ مِنَ النَّارِ وَإِسۡرَائِيلَ فِيۡ   ثَالِثِهَا عَنِ الۡحِجَازِيِّ اقۡتُفِيۡ

ترجمہ: اور من النار کو آیت شمار کر، اور اسرائیل کو تیسری جگہ حجازی سے۔

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ﴾ (38) اور ﴿وَتَمَّتۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ الۡحُسۡنٰى عَلٰى بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ﴾ (137) پر حجازی یعنی مدنیان اور مکی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ حجازی کے علاوہ دیگر علماء عدد نے آیت شمار نہیں کی۔ مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے مِنْ کی قید لگا کر ﴿وَالْاِنْسِ فِی النَّارِ﴾ (37) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں متروک ہے۔ اسی طرح لفظ "اسرائیل" کے ساتھ ثالثها کی قید لگا کر پہلے ﴿فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ﴾ (105) اور دوسرے ﴿وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ﴾ (134) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں معدود ہیں۔

وجه العد: ① من النار کو آیت شمار کرنے کی وجہ، اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر، اجماع ہے۔

② اس پر کلام مکمل ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: من النار پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ عدم مساوات ہے۔

وجه العد: اسرائیل پر آیت شمار کرنے کی وجہ، اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے اور دوسرے مقام پر تمام علماء عدد نے شمار کی ہے۔

وجه الترك: اس کا مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

سورة الانفال و التوبة

سورۃ الانفال کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ پہلی مدنی سورۃ ہے۔ اور اس کی آیت "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ" کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

سورۃ الانفال کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے نزدیک 75، حجازی اور بصری کے نزدیک 76 اور شامی کے نزدیک 77 ہے۔

سورۃ التوبہ مدنی ہے۔ اس کی دو آیات کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ مکی ہیں ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ﴾ سے آخر سورۃ تک۔

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سورۃ التوبۃ مدینہ میں نازل ہونے والی سب سے آخری سورۃ ہے۔

سورۃ التوبۃ کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے نزدیک 129 اور باقیوں کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

130 ۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيْ يُغْلَبُوْنَ الشَّامِ كَالْبَصْرِي اتَّبَعْ   أَوَّلَ مَفْعُوْلًا عَنِ الْكُوْفِيِّ دَعْ

ترجمہ:"یغلبون میں شامی بھی بصری کی مانند شمار کی اتباع کرتے ہیں، اور پہلے مفعولا کو کوفی سے چھوڑ دے۔"

شرح: سورۃ الانفال میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے اس شعر کے پہلے حصے میں پہلے مقام اور دوسرے حصے میں دوسرے مقام کا تذکرہ کیا ہے۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ﴾ (36) پر شامی اور بصری نے آیت شمار کی ہے جبکہ ان دونوں کے علاوہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: یہاں آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور اتمام کلام ہے۔

وجه الترك: یہاں آیت شمار نہ کرنے کی وجہ مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے [مفعولاً] یعنی ﴿وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا﴾ (42) پر کوفی نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ غیر کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [أول] کی قید لگا کر دوسرے سے احتراز کر لیا ہے، جس کے بعد ﴿وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾ (44) آتا ہے۔ اس مقام پر کسی نے بھی آیت شمار نہیں کی۔

وجه العد: یہاں آیت شمار کرنے کی وجہ مساوات ہے۔

وجه الترك: یہاں آیت شمار نہ کرنے کی وجہ عدم مشاکلت اور اس کی نظیر دوسرے مفعولاً پر عدم شمار ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِالْمُؤْمِنِيْنَ الْكُلُّ لَا الْبَصْرِيُّ عَدْ ....

ترجمہ:"بالمؤمنین کو بصری کے علاوہ تمام نے آیت شمار کیا ہے۔"

شرح: ③ مصنف رحمہ اللہ شعر کے اس ٹکڑے میں فرماتے ہیں کہ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (62) پر بصری کے علاوہ دیگر تمام علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجہ العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجہ الترک: مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

.... وَالْمُشْرِكِيْنَ الثَّانِيُ لِلْبَصْرِيْ وَرَدُ

ترجمہ: ''اور دوسرے المشرکین میں بصری کے لیے شمار کرنا وارد ہوا ہے۔''

شرح: سورۃ التوبہ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے المشرکین یعنی ﴿أَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾(3) میں بصری نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ دیگر نے آیت شمار نہیں کی۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے الثانی کی قید لگا کر پہلے ﴿إِلَى الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾(1) اور تیسرے ﴿إِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾(4) سے احتراز کر لیا ہے۔ ان دونوں مقامات میں سے پہلا مقام تمام کے ہاں بالاجماع معدود ہے اور تیسرا تمام کے ہاں بالاجماع متروک ہے۔

وجہ العد: مقام ثانی کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور پہلے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجہ الترک: مقام ثانی کو شمار نہ کرنے کی وجہ اس کا مابعد کے ساتھ تعلق معنوی ہے۔ کیونکہ ورسولہ [أَنَّ] کے اسم کے محل پر ہونے کی بناء پر مرفوع ہے۔ نیز تیسرے کو شمار نہ کرنے پر اجماع ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْقَيِّمُ الْحِمْصِيُّ عَدًّا نَقَلَهُ وَلِلدِّمَشْقِيِّ أَلِيْمًا أَوَّلَهُ

ثَمُوْدَ عِنْدَ الْمَدَنِيِّ الْأَوَّلِ عُدَّ كَذَا لِلثَّانِ وَالْمَكِّي انْقُلِ

ترجمہ: ''اور القیم حمصی سے شمار کرنا منقول ہے، اور دمشقی کے لیے پہلے الیما معدود ہے۔ ثمود مدنی اول کے نزدیک شمار کیا گیا ہے۔ اور ایسے ہی مدنی ثانی اور مکی سے بھی شمار کرنا منقول ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو ابیات میں سورۃ التوبۃ کے دیگر اختلافی کلمات کو بیان فرمایا ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ (36) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: القيم پر آیت شمار کرنے کی وجہ مساوات ہے۔

وجه الترك: القيم پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ عدم مشاکلت ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے أليما یعنی ﴿اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ (39) پر دمشقی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر نے نہیں کی۔ مصنف نے [أولًا] کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا﴾ (74) سے احتراز کرلیا ہے، اس کے ترک پر تمام اہل علم متفق ہیں۔

وجه العد: قرآن مجید میں اس کے نظائر پر آیت شمار کی گئی ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت اور مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔ نیز دوسرے مقام کے عدم شمار پر اجماع ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ﴾ (70) پر مدنی اول، مدنی ثانی اور مکی یعنی حجازیوں نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد بصری شامی اور کوفی نے آیت شمار نہیں کی۔

وجه العد: اس کے نظائر پر آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے اور کلام متصل ہے۔

سورۃ یونس

سورۃ یونس اکثر علماء کے ہاں مکی ہے۔ امام ابن المبارک رحمہ اللہ ایک آیت کو مستثنیٰ کرتے ہیں ﴿وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ﴾ کیونکہ یہ آیت مدینہ میں یہود کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معدل ﷫، سیدنا عبداللہ بن عباس ﷠ اور قتادہ ﷫ سے روایت کرتے ہیں کہ اس سورۃ کی تین آیات ﴿فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ﴾ سے لے کر تین آیات کے آخر تک، مستثنیٰ ہیں اور مدنی ہیں۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد غیر شامی کے نزدیک 109 اور شامی کے نزدیک 110 ہے۔ سورۃ یونس میں اختلافی مقامات کی تعداد تین (3) ہے۔

مصنف ﷫ تینوں مقامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَالشَّامِ لَفْظَ الدِّيْنَ وَالصُّدُوْرِ عَدْ   وَالشَّاكِرِيْنَ لِسِوَاهُ يُعْتَمَدْ

ترجمہ: ''اور شامی نے لفظ الدین اور الصدور کو آیت شمار کیا ہے، اور الشاکرین کو اس شامی کے سوا کے لیے اعتماد کے ساتھ شمار کیا گیا ہے۔''

شرح: ① مصنف ﷫ فرماتے ہیں کہ ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾ (22) اور ﴿وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ﴾ (57) دونوں مقامات پر شامی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد نے آیت شمار نہیں کی۔

وجه العد: لفظ الدین پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: لفظ الدین پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ عدم موازنت ہے۔

وجه العد: لفظ الصدور پر آیت شمار کرنے کی وجہ، پورے قرآن میں اس کی نظیر پر آیت شمار کرنا ہے۔

وجه الترك: لفظ الصدور پر آیت شمار نہ کرنے کی وجہ عدم موازنت ہے۔ نیز اس پر عطف ہو رہا ہے۔

② مصنف ﷫ فرماتے ہیں کہ ﴿لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (22) کو غیر شامی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ شامی نے شمار نہیں کیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شامی پہلے دونوں مقامات پر آیت شمار کرتا ہے۔ اور تیسرے پر شمار نہیں کرتا۔ جبکہ دیگر علماء عدد پہلے دونوں مقامات پر آیت شمار نہیں کرتے اور تیسرے مقام پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شمار کرتے ہیں۔

وجه العد: الشاکرین پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: ماقبل ومابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

نوٹ: سورۃ البقرہ میں گزر چکا ہے کہ پانچ سورتوں کے شروع میں وارد الٓـــر اور سورۃ الرعد کے شروع میں وارد الٓـمٓـر کے عدم شمار پر اتفاق ہے۔ کیونکہ ان کے آخر را میں الف ہے۔ جس کی دیگر آیات کے ساتھ عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔ نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی اثر ثابت نہیں ہے۔

سورة هود

سورۃ ھود مکی ہے۔ بعض اہل علم نے اس سے تین آیات مستثنیٰ قرار دی ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

① فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعۡضَ

② اَفَمَنۡ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

③ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مکی، بصری اور مدنی ثانی کے نزدیک 121 اور مدنی و شامی کے نزدیک 122 اور کوفیین کے نزدیک 123 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد سات ہے۔

مصنف رحمہ اللہ پہلے اور دوسرے مقام کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

لِلۡكُوفِ وَالۡحِمۡصِيِّ تُشۡرِكُونَ عُدۡ ثَانِيَ لُوطٍ عَنۡهُ كَالۡبَصۡرِيِّ رُدۡ

ترجمہ: ''کوفی اور حمصی کے لیے لا تشرکون کو شمار کیا گیا ہے۔ دوسرا لوط اس حمصی سے بصری کی مانند شمار کرنا رد کر دیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَاشۡهَدُوۡۤا اَنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُشۡرِكُوۡنَ﴾ (54) پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کوفی اور حمصی کے لیے آیت شمار کی گئی ہے۔ جبکہ دیگر کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: یہاں آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

قولہ ثانی لوط مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے لوط یعنی ﴿يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوطٍ﴾ (74) میں حمصی اور بصری آیت شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر علماء عدد کے لیے معدود ہے۔ اس شعر میں عنه کی ضمیر حمصی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ کیونکہ وہ قریبی مرجع ہے مصنف رحمہ اللہ نے ثانی کی قید لگا کر پہلے مقام إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ مقام تمام علماء عدد کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: پہلے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تیسرا اور چوتھا مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سِجِّيلِ الْمَكِّيُّ مَعَ الثَّانِي انْتَمٰى   وَعُدَّ مَنْضُودٍ لَدٰى سِوَاهُمَا

ترجمہ: ”سجیل مکی کے ساتھ ساتھ مدنی ثانی کی طرف شمار کرنا منسوب ہے، اور منضود ان دونوں کے علاوہ کے نزدیک شمار کیا گیا ہے۔“

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيلٍ﴾ (82) پر مکی اور مدنی ثانی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر نے آیت شمار نہیں کی۔ [انْتَمٰى] یعنی منسوب کرنا ہے۔

وجه العد: سورۃ حجر میں اس کی نظیر پر آیت شمار کی گئی ہے۔

وجه الترك: اس کا مابعد کے ساتھ معنوی تعلق ہے۔ کیونکہ منضود اس کی صفت ہے۔

قولہ: [وعد منضود] مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مِّنْ سِجِّيلٍ مَّنْضُودٍ﴾ (82) مکی اور مدنی ثانی کے علاوہ کے لیے معدود ہے جبکہ ان دونوں کے لیے متروک ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ جو سجیل پر آیت شمار کرتے ہیں وہ منضود پر نہیں کرتے اور جو منضود

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر کرتے ہیں وہ سجیل پر نہیں کرتے۔

وجه العد: یہاں منضود پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور موازنت ہے۔

وجه الترك: کیونکہ یہاں آیت شمار کرنے سے قصر آیت لازم آتا ہے۔ کیونکہ جو علماء عد داس منضود پر آیت شمار نہیں کرتے وہ اس سے پہلے کلمہ سجیل پر شمار کرتے ہیں لہٰذا خلاف قیاس یہ آیت فقط ایک کلمہ پر باقی رہ جاتی ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ پانچواں، چھٹا اور ساتواں مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَمُؤْمِنِينَ الْحِمْصِ مَعْ حِجَازِهِمْ　　مُخْتَلِفِينَ اعْدُدْهُ عَنْ شَامِيِّهِمْ

كَـذَا الْعِـرَاقِيُّ وَعَـامِلُونَـا　　هُـمْ مَعَ الْأَوَّلِ نَـاقِـلُونَـا

ترجمہ: ''اور مومنین کو حجازی کے ساتھ حمصی نے شمار کیا ہے مختلفین کو شامی، ایسے ہی عراقی سے شمار کر، اور عاملون کو ان شامی اور عراقی کے ساتھ مدنی اول بھی ہم تک نقل کرنے والے ہیں۔ یعنی شمار کرنے والے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾ (86) کو حمصی اور حجازی یعنی مدنی اول، مدنی ثانی اور مکی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر نے شمار نہیں کیا۔

وجه العد: مشاکلت اور مساوات ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

پھر مصنف فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ﴾ (118) شامی اور عراقی یعنی بصری اور کوفی کے لیے معدود ہے۔ جبکہ ان کے علاوہ حجازیوں کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور مساوات ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

پھر مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّا عَامِلُونَ﴾ (121) پر آیت شمار کرنا شامی عراقی اور مدنی اول سے منقول ہے۔ یہاں [هُمْ] کی ضمیر شامی اور عراقی پر لوٹ رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شامی عراقی اور مدنی اول کے علاوہ علماء عد یعنی مکی اور مدنی ثانی آیت شمار نہیں کرتے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

فائدہ

مصنف نے آخری دو اشعار میں جو اختلاف نقل کیا ہے وہ پہلے طبع کے موافق ہے، جب مصنف رحمہ اللہ معهد القراءات کے نگران تھے۔ طبع ثانیہ جب ناظم معهد دسوق الازھری کے شیخ تھے، کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

((مُخْتَلِفِينَ اعْدُدْهُ عَنْ دِمَشْقِيِّهِمْ))

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے طبع والے الفاظ ہی درست ہیں کیونکہ لفظ ((مختلفین)) پر آیت شمار کرنے میں حمصی، دمشقی کی موافقت کرتے ہیں۔ جیسا کہ امام الشھاب البناء رحمہ اللہ نے الاتحاف: 254 میں، امام جعبری رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ میں اور امام متولی نے اپنی تحقیق میں ذکر کیا ہے۔ فقط امام الحداد رحمہ اللہ نے سعادۃ الدارین: 29 میں اس کی مخالفت کی ہے۔ لیکن اہل علم میں سے کوئی بھی ان کا ہم خیال نہیں ہے۔ نیز شارح نے طبع ثانیہ کی شرح میں شعر (هُمْ مَعَ الْأَوَّلِ نَاقِلُونَا) کے تحت (هم) ضمیر کا مرجع بھی دمشقی کو قرار دیا ہے جو کہ غلط ہے اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں ہے۔ درست بات یہی ہے کہ شامی بھی ﴿إِنَّا عَامِلُونَ﴾ پر آیت شمار کرنے والوں کی موافقت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

سورۃ یوسف علیہ السلام

سورۃ یوسف علیہ السلام میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے، لہٰذا ناظم نے اس سے تعرض نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ الرعد

سورۃ الرعد سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ، مجاہد، رحمۃ اللہ علیہ ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکی ہے۔ سوائے دو آیات کے

① ﴿وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ﴾

② ﴿وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا﴾

یہ دونوں آیات مدنی ہیں، ان میں سے دوسری آیت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سورۃ الرعد مدنی ہے سوائے ایک آیت کے۔

﴿وَلَا يَزَالُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے نزدیک 43، مکی اور مدنی کے نزدیک 44، بصری کے نزدیک 45، اور شامی کے نزدیک 47 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چھ ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ پہلے دوسرے اور تیسرے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جَدِيدِ النُّورُ سِوَى الْكُوفِيِّ عَدُ وَلِلدِّمَشْقِيِّ الْبَصِيرُ يُعْتَمَدُ

ترجمہ ''جدید اور النور کو غیر کوفی نے شمار کیا ہے، اور دمشقی کے لیے البصیر کے شمار پر اعتماد کیا گیا ہے۔''

شرح: ①② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ (5) اور ﴿أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّورُ﴾ (16) دونوں مقامات کو غیر کوفی نے شمار کیا ہے، جبکہ کوفی نے شمار نہیں کیا۔

وجہ العد: جدید پر آیت شمار کرنے کی وجہ سورۃ ق میں اس کی نظیر ﴿مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ پر اتفاقاً آیت شمار کرنا ہے۔

وجہ الترك: یہاں طرفین کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: النور پر آیت شمار کرنے کی وجہ سورۃ النور میں اس کی نظیر فما له من نور پر اتفاقاً آیت شمار کرنا ہے۔

وجه الترك: ① یہاں جملہ کے اعتبار سے کلام متصل ہے۔

② ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

فائدہ: شیخ القاضی اپنی کتاب 'بشیر الیسر فی ناظمة الزهر' [ص:89] میں نقل کرتے ہیں کہ اس سورۃ میں حمصی لفظ النور کو شمار کرنے میں دمشقی کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ بیان، ان کی کتاب نفائس البیان (21) اور اس مادہ کے دیگر مصادر کے مخالف ہے۔ شاید یہ ان کی طرف سے سہو ہوا ہے۔ واللہ اعلم

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ﴾ (16) کو دمشقی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر علماء عدد کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: ① اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

② اس پر کلام منقطع ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں طرفین کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

مصنف چوتھے، پانچویں اور چھٹے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سُوٓءُ الْحِسَابِ عَدَّ شَامٍ أَوَّلَا ۔ وَقَبْلَهُ الْبَاطِلُ لِلْحِمْصِي انْجَلَا

مِنْ كُلِّ بَابٍ عَدَّهُ الْبَصْرِيُّ ۔ وَأَيْضًا الشَّامِيُّ وَالْكُوفِيُّ

ترجمہ: ''پہلے سوء الحساب کو شامی نے شمار کیا ہے، اور اس سے قبل الباطل (کو شمار کرنا) حمصی کے لیے روشن ہوا ہے۔ من كل باب کو بصری کے ساتھ شامی اور کوفی نے بھی شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿أُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوٓءُ الْحِسَابِ﴾ (18) پر شامی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر نے نہیں کی۔ مصنف نے [أولا] پہلے کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَيَخَافُونَ سُوٓءَ الْحِسَابِ﴾ سے احتراز کرلیا ہے۔ اس کی شمار پر تمام کا اتفاق ہے۔

وجه العد: ① طرفین کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② ان کے نظائر کو آیت شمار کرنے پر اجماع منعقد ہے۔

وجه الترك: اس کو ترک کرنے کی وجہ کلام کا عدم انقطاع اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ﴾ (17) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر نے نہیں کی۔ یہاں [قبلہ] کی قید احترازی نہیں بلکہ بیان واقع کے لیے لگائی گئی ہے۔ کیونکہ یہاں لفظ الباطل تلاوت میں سوء الحساب کے بعد آتا ہے۔

وجه العد: انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات اور عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

⑥ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿مِّنْ كُلِّ بَابٍ﴾ (23) پر بصری شامی اور کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر علماء عدد مدنیان اور مکی نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: طرفین کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: کلام متصل ہے، کیونکہ سلام علیکم، لا یدخلون کی ضمیر سے محل حال میں ہے۔ یعنی اس حال میں کہ فرشتے یہ کہیں گے۔

سورة ابراهيم علیہ السلام

سورۃ ابراہیم علیہ السلام اکثر اہل علم کے قول کے مطابق مکی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کی دو آیات مدنی ہیں، جو بدر میں مقتول مشرکین کے بارے میں نازل ہوئیں۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا .... الی آخر الآیتین۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے نزدیک 51، کوفی کے نزدیک 52، مدنی اور مکی کے نزدیک 54 اور شامی کے نزدیک 55 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد سات ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ پہلے تین مقامات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عَنِ الْعِرَاقِيِّ كِلَا النُّوْرِ امْنَعَا   ثَمُوْدَ بَصْرٍ مَعْ حِجَازِيٍّ وَعَى

ترجمہ: ”عراقی کے لیے دونوں النور کو شمار کرنے سے رک جا، ثمود کو بصری بمعہ حجازی نے شمار کرنا محفوظ کیا ہے۔“

شرح: ① ② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (1) اور ﴿اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ (5) میں دونوں جگہ النور پر عراقی کوفی اور بصری آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر علماء عدد حجازی اور شامی آیت شمار کرتے ہیں۔

وجه العد: مذکورہ دونوں مقامات میں سے پہلے پر آیت شمار کرنے کی وجہ، اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

جبکہ دوسرے مقام پر مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: ① یہاں عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

② ان کے مابعد کا ماقبل کے ساتھ گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ﴾ (9) پر بصری اور حجازی نے آیت شمار کی ہے جبکہ شامی اور کوفی نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع منعقد ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ کلام متصل ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جَدِيْدِ الْكُوْفِي وَ شَامٍ نَقَلَا   مَعْ أَوَّلٍ وَفِي السَّمَآءِ أَوَّلَا

دَعْ عَنْهُ وَالنَّهَارَ غَيْرُ الْبَصْرِي   وَالظّٰلِمُوْنَ عِنْدَ شَامٍ يَسْرِي

ترجمہ: ”جدید کو کوفی اور شامی دونوں نے مدنی اول کے ساتھ شمار کرنا نقل کیا ہے، اور پہلے فی السماء کو اس مدنی اول سے شمار کرنا چھوڑ دے، والنہار کو غیر بصری نے شمار کیا ہے اور الظالمون کو شمار کرنا شامی کے نزدیک جاری ہوا ہے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: ④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ﴾ (19) پر کوفی، شامی اور مدنی اول کے ہاں آیت معدود ہے جبکہ دیگر مدنی ثانی، مکی اور بصری کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: طرفین کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: مابعد آیت چھوٹی رہ جاتی ہے۔

⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ﴿وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ﴾ (24) پر مدنی اول نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ دیگر علماء عدد نے کی ہے۔ شعر میں [عنه] کی ضمیر مدنی اول پر لوٹ رہی ہے۔ مصنف نے [أولا] کی قید لگا کر دوسرے ﴿فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ﴾ (38) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہے۔

وجه العد: اس کی نظیر دوسرے مقام پر بالاجماع آیت شمار کی گئی ہے۔

وجه الترك: مابعد یتذکرون کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

⑥ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ﴾ (33) پر غیر بصری نے آیت شمار کی ہے، جبکہ بصری نے نہیں کی۔

وجه العد: مابعد کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

⑦ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ (42) پر شامی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ غیر شامی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة الحجر والنحل

سورۃ الحجر اور سورۃ النحل کی کسی آیت میں علماء عدد کا اختلاف نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الاسراء والكهف

سورة الاسراء

سورۃ الاسراء حسن بصری رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق پانچ آیتوں کے سوا ساری مکی ہے۔وہ پانچ آیات درج ذیل ہیں۔

① وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي

② وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى ......

③ أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ ......

④ أَقِمِ الصَّلٰوةَ ......

⑤ وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰى .... الآية

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ کے مطابق آٹھ آیات مدنی ہیں، جو یہود اور بنوثقیف کے وفد کی خبر کے بارے میں نازل ہوئیں۔

وان کادوا لیفتنونك سے لے کر آٹھ آیات کے آخر تک۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے مطابق 111 اور دیگر کے مطابق 110 ہے۔اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام پایا جاتا ہے۔مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سُجَّدًا الْكُوفِي.................. ....

ترجمہ:”سجدا کو کوفی نے شمار کیا ہے۔“

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴾(107) پر کوفی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر نے نہیں کی۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام متصل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الكهف

سورۃ الکھف مکی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے چند آیات اس سے مستثنیٰ قرار دی ہیں، کہ وہ مدنی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

① وَاصْبِرْ نَفْسَكَ ....الاية

② وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا ....الاية

③ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ....الاية

بعض نے ان آیات کے علاوہ آیات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اور مکی کے ہاں 105، شامی کے ہاں 106 کوفی کے ہاں 110 اور بصری کے ہاں 111 ہے۔

سورۃ الکھف میں اختلافی مقامات کی تعداد گیارہ (11) ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

.... هُدًى لِلشَّامِ دَعْ   قَلِيْلٌ الثَّانِىْ غَدًا لَهُ امْتَنَعْ

ترجمہ: ”ھدی کو شامی کے لیے چھوڑ دے، قلیل کو مدنی ثانی شمار کرتے ہیں، غدا کو اس مدنی ثانی کے لیے شمار کرنے سے رک جا۔“

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں تین مقامات بیان کیے ہیں۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَزِدْنٰهُمْ هُدًى﴾ (13) پر شامی آیت شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام متصل ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ﴾ (22) پر مدنی ثانی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿ذٰلِكَ غَدًا﴾ (23) پر مدنی ثانی آیت شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ اور شعر میں [لـه] کی ضمیر مدنی ثانی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو قلیل پر آیت شمار کرتے ہیں وہ غدا پر نہیں کرتے اور جو غدا پر شمار کرتے ہیں وہ قلیل پر نہیں کرتے۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: مابعد کا ماقبل کے ساتھ شدید تعلق پایا جاتا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

زَرْعًا نَفَى الْأَوَّلُ مَعْ مَكِّيِّهِمْ كَأَبَدًا بَعْدُ لِثَانٍ شَامِهِمْ
سَبَبًا الْأُولَى كَزَرْعًا فِي الْعَدَدْ وَعَدَّ بَاقِيهَا الْعِرَاقِيُّ اعْتَمَدْ

ترجمہ: ''مدنی اول نے مکی کے ساتھ مل کر زرعا کے شمار کی نفی کی ہے، جس طرح زرعاً کے بعد آنے والے أبدا کے شمار کی مدنی ثانی اور شامی کے لیے نفی کی گئی ہے۔''

پہلا سَبَبًا شمار میں زرعًا کی مانند ہے، اور باقی آنے والے سببا کے الفاظ کو عراقی نے اعتماد کے ساتھ شمار کیا ہے۔

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو اشعار میں چھ مقامات کو بیان کیا ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا﴾ (32) کو مدنی اول اور مکی نے شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔ کیونکہ ﴿كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ﴾ (33)، ﴿جَنَّتَيْنِ﴾ (32) کا بیان ہے۔

⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَنْ تَبِيدَ هٰذِهِ أَبَدًا﴾ (35) پر مدنی ثانی اور شامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف نے زرعًا کے بعد آنے والے أبدا کی قید لگا کر دیگر مواقع مثلاً مَّاكِثِينَ فِيهِ اَبَدًا ، وَلَنْ تُفْلِحُوٓا اِذًا اَبَدًا، فَلَنْ يَّهْتَدُوٓا اِذًا اَبَدًا سے احتراز کرلیا ہے، کیونکہ یہ مواقع تمام کے ہاں بالا جماع معدود ہیں۔

وجه العد: اس کے نظائر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔ کیونکہ اس کا مابعد قول کے مقولے کے تحت داخل ہے۔

⑥ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلا سببا یعنی ﴿وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴾(84) کا حکم زرعًا والا ہے۔ یعنی مدنی اول اور مکی یہاں آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر علماء عد شمار کرتے ہیں۔ مصنف نے [الأولى] کی قید لگا کر دیگر مواقع جن کا ذکر آگے آرہا ہے سے احتراز کرلیا ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت ہے اور مابعد آیت چھوٹی رہ جاتی ہے۔

⑦ ⑧ ⑨ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باقی سببا جو تین مقامات پر آئے ہیں مثلاً ﴿فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴾(85) جس کے بعد ﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ﴾ آتا ہے، اور ﴿ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴾(89) جس کے بعد حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ آتا ہے اور ﴿ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴾ (92) جس کے بعد حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ آتا ہے، کو عراقی یعنی بصری اور کوفی شمار کرتے ہیں۔ دیگر علماء عد شمار نہیں کرتے۔

وجه العد: تینوں مقامات کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: تینوں مقامات کو شمار نہ کرنے کی وجہ عدم مساوات ہے۔

مصنف رحمہ اللہ دسویں اور گیارہویں مقام کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَقَوْمًا اُولَى الْكُوفِ مَعْ ثَانٍ فَقَدْ   أَعْمَالاً الشَّامِي مَعَ الْعِرَاقِ عَدْ

ترجمہ: ''اور پہلے قوما کے شمار کرنے کو کوفی نے مدنی ثانی کے ساتھ گم کیا ہے، یعنی مہمل کیا ہے أعمالاً کو شامی نے عراقی کے ساتھ مل کر شمار کیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے اس شعر میں دو مقامات کا تذکرہ کیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

⑩ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے قوماً یعنی ﴿وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا﴾(86) پر کوفی اور مدنی نے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف نے الاولی کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَجَدَ مِن دُونِهِمَا قَوْمًا﴾(93) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ کسی کے نزدیک معدود نہیں ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: اس کی نظیر دوسری جگہ کو ترک کرنے پر تمام کا اجماع ہے۔

⑪ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا﴾(103) پر شامی اور عراقی کوفی اور بصری نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر علماء عدد حجازیوں کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

سورة مريم علیہا السلام

سورۃ مریم مکی ہے۔ بعض نے اس سے دو آیات کو مستثنیٰ کیا ہے۔

① آية السجدة

② وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا

الاتقان للسیوطی میں ایسے ہی مذکور ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی ثانی اور مکی کے ہاں 99، اور باقیوں کے ہاں 98 ہے۔ اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔

مصنف رحمہ اللہ پہلا اور دوسرا مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

أَوَّلُ إِبْـرَاهِيـمَ لِـلْـمَـكِّـيِّ مَـعُ ثَـانٍ وَأُولَـى مَـدًّا الْكُوفِـيُّ مَنَعْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ’’پہلا ابراھیم مکی کے ساتھ مدنی ثانی کے لیے معدود ہے، اور پہلے مَدًّا کوکوفی شمار کرنے سے رک گئے ہیں۔‘‘

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا ابراھیم یعنی ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ﴾(41) پر مکی اور مدنی ثانی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف نے [أول] کی قید لگا کر دوسرے ﴿اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰاِبْرٰهِيْمُ ﴾(46) اور تیسرے ﴿وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ ﴾(58) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ دونوں مقام بالاتفاق متروک ہیں۔

وجه العد: ماقبل کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے نظائر کو شمار نہ کرنے پر اتفاق ہے۔ جیسا کہ دوسرے اور تیسرے مقام کے عدم شمار پر اتفاق ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے مَدًّا یعنی ﴿فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ﴾ (75) کوکوفی نے شمار نہیں کیا جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے [أولى] کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴾(79) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاجماع معدود ہے۔

وجه العد: اس سورۃ میں اس کے نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

③ تیسرے مقام کا اختلاف مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ البقرہ کے شروع میں بیان کردیا ہے۔ تیسرا مقام ہے كهيعص کوفی اس کو شمار کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

سورۃ طٰہٰ علیہ السلام

سورۃ طٰہٰ مکی ہے۔ بعض نے اس سے ایک آیت ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ﴾ کو مستثنیٰ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔ بعض نے اس کے علاوہ کسی دوسری آیت کو مستثنیٰ کیا ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے مطابق 132، مدنی اور مکی کے مطابق، 134، کوفی کے مطابق 135، حمصی کے مطابق 138، اور دمشقی کے مطابق 140 ہے۔ اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں اختلافی مقامات کی تعداد تیرہ ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے بارہ (12) مقامات کا تذکرہ کیا ہے جبکہ تیرھواں مقام [طٰه] سورۃ البقرۃ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوفی شمار کرتے ہیں اور دیگر نہیں کرتے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَعًا كَثِيرًا عِنْدَ بَصْرٍ أُهْمِلَا ۝ مِنِّي دِمَشْقِيٌّ حِجَازِيٌّ تَلَا

ترجمہ: ”دونوں کثیراً کو بصری کے نزدیک مہمل کردے۔ منی کو دمشقی اور حجازی نے شمار کرتے ہوئے پڑھا ہے۔“

① ② مصنف فرماتے ہیں کہ دونوں کثیراً یعنی ﴿كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا﴾ [34,33] پر بصری نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت اور عدم انقطاع کلام ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي﴾ (39) پر دمشقی اور حجازی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر بصری، حمصی اور کوفی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: منی پر آیت شمار کرنے کی وجہ مابعد ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلَىٰ عَيْنِي﴾ کے ساتھ پائی جانے والی مشاکلت ہے۔ اور یہاں جملہ مکمل ہو جاتا ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

مصنف فرماتے ہیں:

فِي الْيَمِّ حِمْصٍ تَحْزَنُ إِسْرَائِيلَ مَعْ ۝ مَدْيَنَ مُوسَىٰ أَنْ لِشَامِيٍّ تَقَعْ

ترجمہ: ”في اليم کو حمصی نے شمار کیا ہے، لاتحزن، اسرائیل اس کے ساتھ مدین اور موسیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أن چاروں مقامات شامی کے شمار میں واقع ہوئے ہیں۔"

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے اس شعر میں پانچ مقامات بیان کیے ہیں۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ﴾(39) حمص کے نزدیک معدود ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [في اليم] میں [في] کی قید لگا کر [في] سے خالی [اليم] مثلاً [فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ] اور ﴿فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ﴾ سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ مقامات تمام کے ہاں متروک ہیں۔

وجه العد: مساوات ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

⑤-⑧ پھر مصنف رحمہ اللہ نے چار مقامات بیان کیے جنہیں شامی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہیں۔

○ لفظ لا تحزن یعنی ﴿كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ﴾(40)

وجه العد: انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت ہے۔

○ لفظ اسرائیل یعنی ﴿فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ إِسْرَآئِيلَ﴾(47) [اسرائیل] یہاں ناظم رحمہ اللہ نے لا تحزن کے بعد موسی سے پہلے ذکر کرنے کی وجہ سے اسرائیل کے ساتھ کوئی قید لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ نیز عدم مساوات اور قصر آیت کی بناء پر یعنی اسرائیل کے آیت وجہ ہونے کا وہم پیدا نہیں ہوتا۔

وجه العد: بعض مواقع پر اس کے نظائر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت اور عدم انقطاع کلام ہے۔

○ لفظ مدین یعنی ﴿فَلَبِثْتَ سِنِيْنَ فِيْٓ أَهْلِ مَدْيَنَ﴾(40)

وجه العد: کلام منقطع ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم مشاکلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لفظ "موسیٰ" یعنی ﴿وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِىْ﴾(77)

مصنف نے موسیٰ کے ساتھ أن کی قید لگا کر، یعنی جو [أن] سے پہلے واقع ہے، دیگر کلمات موسیٰ سے احتراز کر لیا ہے۔

وجہ العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس سورۃ میں اس کی نظیر کو آیت شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

مذکورہ چاروں مقامات شامی کے ہاں معدود جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ دیگر چار مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فُتُـوْنَـا الْبَـصْـرِي وَشَـامٍ أَتْبَـعَـا   كُـوْفٍ لِـنَـفْسِيْ مَعْهُ شَامِيٌّ وَعٰى

غَشِيَهُـمْ فِـيْ الثَّـانِ كوفٍ أسِفًـا   لِلْـمَـدَنِـي الْأَوَّلِ وَالْـمَكِّيّ اعْرِفَا

ترجمہ: "فتونا کو بصری اور شامی نے شمار کرنے کی پیروی کی ہے، لنفسی کے شمار کو کوفی، اور اس کے ساتھ شامی نے محفوظ کیا ہے، دوسرے غشیهم میں کوفی نے شمار کیا ہے، أسِفًا کے شمار کو مدنی اول اور مکی کے لیے پہچان لے۔"

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو اشعار میں چار مقامات بیان کیے ہیں جن کی ترتیب درج ذیل ہے۔

⑨ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا﴾(40) کو بصری اور شامی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: فتونا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ ماقبل کے ساتھ عدم موازنت ہے۔ نیز یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

⑩ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِىْ﴾(41) کوفی اور شامی نے شمار کیا ہے، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: لنفسی پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ ما قبل کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

⑪ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے غشیھم یعنی ﴿مَا غَشِيَهُمْ﴾ (78) کو تنہا کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [فی الثان] کی قید لگا کر پہلے ﴿فَغَشِيَهُمْ﴾ سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ کسی کے ہاں بھی معدود نہیں ہے۔

وجه العد: ﴿مَا غَشِيَهُمْ﴾ کو شمار کرنے کی وجہ سلف سے توقیفاً ثبوت ہے۔

وجه الترك: اس کو شمار نہ کرنے کی وجہ وزن اور ہیئت میں عدم مشاکلت ہے۔

⑫ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿غَضْبَانَ اَسِفًا﴾ (86) کو مدنی اول اور مکی نے شمار کیا ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: أسفا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: سورۃ الاعراف میں اس کی نظیر کو ترک کرنے پر اجماع ہے۔

مصنف رحمہ اللہ مزید تین مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لِلثَّانِ اَلْقَى السَّامِرِيُّ فَارْدُدَا وَحَسَنًا قَوْلًا وَلَا لَهُ اعْدُدَا

ترجمہ: ''مدنی ثانی کے لیے ألقی السامری کے شمار کو رد کر دے۔ اور حسنا، قولا ٥ ولا دونوں مقامات کو اس [مدنی ثانی] کے لیے شمار کر۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ﴾ (87) مدنی ثانی کے نزدیک متروک ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [السامری] کے ساتھ [ألقی] کی قید لگا کر دیگر مقامات مثلاً ﴿وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ﴾ (85) اور ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ﴾ (90) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں بالاتفاق معدود ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

وجه العد: السامری کے شمار کی وجہ اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑭ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وَعْدًا حَسَنًا (86) اور

⑮ لفظ قولا یعنی ﴿أَلَّا يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَوْلًا﴾ (89) دونوں مقامات پر مدنی ثانی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ [لہ] کی ضمیر مدنی ثانی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اور [قولاً] کے ساتھ [ولا] کی قید لگا کر یعنی وہ قولا جو ولا سے پہلے آتا ہے دیگر مقامات مثلاً ورضی له قولا سے احتراز کرلیا ہے، یہ مقام تمام کے ہاں بالا جماع معدود ہے۔

وجه العد: حسنا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کو شمار نہ کرنے کی وجہ اتصال کلام ہے۔

وجه العد: قولا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم انقطاع کلام ہے۔

مصنف رحمہ اللہ مزید مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِلٰهُ مُوسٰى عِنْدَمَكٍّ رُوِيَا　　　مَعُ أَوَّلٍ وَلَهُمَا اتْرُكْ نَسِيَا

ترجمہ: ''إلـه موسىٰ مکی کے ساتھ مدنی اول کے نزدیک روایت کیا گیا ہے، اور ان دونوں [مکی اور مدنی اول] کے لیے فنسی کو ترک کردے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے اس شعر میں جو مقام بیان کیے ہیں اُن کی ترتیب درج ذیل ہے۔

⑯ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِلٰهُ مُوسٰى﴾ (88) پر مکی اور مدنی اول نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے موسیٰ کے ساتھ إله کی قید لگا کر دیگر مقامات سے احتراز کرلیا ہے۔

وجه العد: اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

⑰ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَإِلٰهُ مُوسٰى فَنَسِيَ﴾ (88) پر مکی اور مدنی اول کے نزدیک آیت نہیں ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ گویا کہ جو موسیٰ پر آیت شمار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے وہ فنسی پر کرتے ہیں اور جو فنسی پر کرتے ہیں وہ موسیٰ پر نہیں کرتے۔

وجه العد: فنسی پر آیت شمار کرنے کی وجہ انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: وإله موسی پر آیت شمار کرنے کے بعد فنسی پر آیت شمار کرنا خلاف قیاس ہے، کیونکہ اس صورت میں آیت صرف ایک کلمہ پر محیط رہ جاتی ہے۔ جو نص کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتی۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا لِكُوفٍ اعْدُدَا وَصَفْصَفًا عَنِ الْحِجَازِيِّ ارْدُدَا

ترجمہ: ''رأیتھم ضلوا کوکوفی کے لیے شمار کر، اور صفصفا کو حجازی سے رد کردے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں دو مقامات بیان کیے ہیں۔

⑱ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِذْ رَأَيْتَهُمْ ضَلُّوا﴾ (92) پر کوفی کے لیے آیت معدود ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: سلف سے توقیفاً ثابت ہے۔

وجه الترك: یہاں عدم مشاکلت ہے۔

⑲ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صفصفا یعنی ﴿قَاعًا صَفْصَفًا﴾ (106) پر حجازی نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔ کیونکہ مابعد اس کی صفت ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مِنِّيْ هُدًى وَثَانِيَ الدُّنْيَا يَرُدُ كُوفٍ وَحِمْصِيٌّ وَضَنْكًا عَنْهُ عُدْ

ترجمہ: ''منی هدی اور دوسرے الدنیا کے شمار کو کوفی اور حمصی نے رد کیا ہے۔ اور ضنکا اس [حمصی] سے شمار کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں تین مقامات بیان کیے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑳ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ هُدًی﴾(123)

㉑ اور ﴿زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾(131) دونوں مقامات پر کوفی اور حمصی نے آیت شمار نہیں کی۔جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔مصنف نے ھدیً کے ساتھ منی کی قید لگا کر ﴿اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى﴾ سے احتراز کرلیا ہے۔یہ تمام کے ہاں معدود ہے۔اسی طرح الدنیا کے ساتھ ثانی کی قید لگا کر پہلے إنما تقضی هذه الحيوة الدنيا سے احتراز کرلیا ہے۔یہ بھی تمام کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: یہاں هدى پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

وجه العد: الدنیا پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

㉒ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ (124) صرف حمصی نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ باقی علماء عدد کے نزدیک متروک ہے۔شعر میں [عنه] کی ضمیر حمصی کی طرف لوٹ رہی ہے۔

وجه العد: ضنکا پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام متصل ہے۔

سورة الانبياء و الحج

سورة الانبياء:

سورۃ الانبیاء مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی شمار کے مطابق 112 جبکہ غیر کوفی کے مطابق 111 ہے۔سورۃ الانبیاء میں اختلافی مقامات کی تعداد ایک ہے۔مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یَضُرُّكُمْ كُوفٍ................ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ''یضر کم کو تنہا کوفی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مَا لَا يَنفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ﴾ (66) کو تنہا کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: توقیفا ثابت ہے۔

وجہ الترك: عدم مشاکلت وعدم موازنت ہے۔

سورة الحج:

سورۃ الحج کے مکی یا مدنی ہونے کے بارے میں اہل علم کے ہاں اختلاف پایا جاتا ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ مکی ہے۔

سوائے تین آیات کے وہ مدینہ میں نازل ہوئی تھیں۔

① ② وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ.......... الى آخر الايتين

③ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا.................. الاية

سورۃ الحج کی آیات کی اجمالی تعداد شامی کے مطابق 74، بصری کے مطابق 75، مدنی کے مطابق 76، مکی کے مطابق 77 اور کوفی کے مطابق 78 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ (5) ہے۔

مصنف رحمہ اللہ پانچوں مقامات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

.... مَعَ الْحَمِيْمُ مَعُ مَـا بَعْدَهٗ ثَمُوْدُ لِلشَّـــامِيِّ دَعُ

لُوطِ لِشَامِيٍّ مَعَ الْبَصْرِى اتْرُكِ وَالْمُسْلِمِيْنَ الْخُلْفُ لِلْمَكِّيِّ حُكِي

ترجمہ: ''یضر کم کو الحمیم کے ساتھ کوفی نے شمار کیا ہے، اس کے ساتھ ہی الحمیم کے مابعد الجلود کو بھی شمار کیا ہے۔ ثمود کو شامی کے لیے ترک کردے۔ لوطِ شامی کے ساتھ بصری کے لیے ترک کردے۔ اور المسلمین پر مکی کے لیے خلف حکایت کیا گیا ہے۔''

شرح: ① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ﴾ (19)

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② اور اس کے مابعد ﴿يُصۡهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمۡ وَٱلۡجُلُودُ﴾ (20) پر کوفی نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔لفظ[مـــع] سے مراد یہ ہے کہ جس طرح [کوفی] نے یضر کم کو شمار کیا ہے۔اس نے ان دونوں مقامات کو بھی شمار کیا ہے۔

وجه العد: مذکورہ دونوں مقامات الحمیم اور الجلود کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: ان کے عدم شمار کی وجہ عدم مساوات اور عدم انقطاع کلام ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَعَادٌ وَثَمُودُ﴾ (42) کو شامی نے ترک کر دیا ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: ثمود کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات اور اتصال کلام ہے۔

④ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَقَوۡمُ لُوطٍ﴾ (43) کو شامی اور بصری نے ترک کر دیا ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔گویا کہ شامی دو مقامات پر اور بصری ایک مقام پر ترک کرتے ہیں۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں عدم انقطاع کلام ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلۡمُسۡلِمِينَ﴾ (78) پر مکی سے خلف منقول ہے بعض اہل علم نے مکی سے عدم شمار اور بعض نے شمار کرنا نقل کیا ہے۔اور یہی راجح ہے۔کیونکہ مکی سے عدم شمار 'سعادۃ الدارین' میں سوائے حداد رحمۃ اللہ علیہ کے کسی نے نقل نہیں کیا۔ امام دانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام جعبری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے مکی سے خلف نقل نہیں کیا۔بلکہ صرف شمار کرنا نقل کیا ہے۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: ماقبل اور مابعد کے ساتھ بڑا گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة المومنين والنور

سورة المومنين

سورۃ المومنون بالاتفاق مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی وحمصی کے مطابق 118، جبکہ باقیوں کے مطابق 119 ہے۔

سورۃ المومنون میں ایک اختلافی مقام ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ اسے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

هَارُوْنَ لِلْكُوفِيِّ وَالْحِمْصِيُ يُرَدْ ....

ترجمہ: ''ھارون کوفی اور حمصی کے لیے رد کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ﴾ (45) کوفی اور حمصی کے لیے متروک ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: هارون پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور متعدد سورتوں میں اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق پایا جاتا ہے۔

سورة النور:

سورۃ النور بالاتفاق مدنی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی ومکی کے مطابق 62، حمصی کے مطابق 63 اور باقیوں کے مطابق 64 ہے۔

سورۃ النور میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ تینوں مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

.... وَالشَّامِ كَا الْعِرَاقِ وَالآصَالِ عَدُ

وَاعْدُدْ لِهٰؤُلَآءِ بِالْأَبْصَارِ وَدَعْ لِحِمْصٍ لِأُولِي الْأَبْصَارِ

ترجمہ:''اور شامی نے عراقی کی مانند والآصال کو شمار کیا ہے، اوران [شامی وعراقی] کے لیے بالأبصار کو شمار کر، اور حمصی کے لیے ل أولی الأبصار کو چھوڑ دے۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ (36) پر شامی اور عراقی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر یعنی حجازیین کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: عدم انقطاع کلام ہے

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ﴾ (43) پر بھی شامی اور عراقی کے لیے آیت شمار کی گئی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ [لھولآء] میں شامی اور عراقی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ [ھؤلآء] اسم اشارہ جمع کے لیے ہے۔ یہاں بھی عراقی سے مراد کوفی اور بصری ہیں۔ لہٰذا کوفی بصری دونوں شامی کے ساتھ ملکر جمع ہو جاتے ہیں۔

وجہ العد: [بالأبصار] پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: عدم مساوات ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾ (44) پر حمصی نے آیت شمار نہیں کی جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے [الأبصار] کے ساتھ [ب] اور دوسرے [لأولی] کی قید لگا کر تتقلب فيه القلوب والابصار سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ مقام تمام علماء عدد کے ہاں بالاجماع معدود ہے۔

وجہ العد: مشاکلت

وجہ الترك: عدم مساوات

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الفرقان

سورۃ الفرقان میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الشعراء

سورۃ الشعراء مکی ہے۔سوائے چار آیات کے، وہ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

- وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ .... إلى آخر الآيات الثلاث
- اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا .... إلى آخر الآية

یہ آخری آیت شعراءِ اسلام سیدنا حسان بن ثابت، اور سیدنا کعب بن مالک اور سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔بعض نے ان آیات کے علاوہ آیات کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

سورۃ الشعراء کی آیات کی اجمالی تعداد، مکی، بصری اور مدنی ثانی کے مطابق 226، اور دیگر کے ہاں 227 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔مصنف رحمہ اللہ نے تین مقامات بیان کیے ہیں۔اور چوتھا مقام [طسم] ہے۔جس کا حکم سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے کوفی اس پر آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

مصنف رحمہ اللہ تینوں مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

أَوَّلَ تَعلَمُونَ كُوفٍ أَهمَلَهُ ثَالِثَ تَعبُدُونَ بَصــرٍ حَظَلَهُ
بِهِ الشَّيَاطِينُ اعدُدَنْ لِكُلِّهِم لَا المَدَنِي الأَخِيرُ مَعْ مَكِّيِّهِم

ترجمہ:''پہلے تعلمون کے شمار کو کوفی نے مہمل کردیا ہے، تیسرے تعبدون کے شمار کو بصری نے منع کردیا ہے۔به الشياطين کو مدنی ثانی اور مکی کے علاوہ تمام علماء عدد کے لیے ضرور شمار کر۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو شعروں میں تین مقامات بیان کیے ہیں۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے تعلمون یعنی ﴿فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (49) کو کوفی نے مہمل کر دیا ہے۔ یعنی شمار نہیں کیا۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [أول] کی قید لگا کر دوسرے أَمَدَّكُم بِمَا تَعْلَمُوْنَ سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاجماع معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور اس کی نظیر کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔ کیونکہ مابعد قول کا مقولہ ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں تیسرے تعبدون یعنی ﴿وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنتُمْ تَعْبُدُوْنَ﴾ (92) کو شمار کرنے سے بصری نے منع کر دیا ہے۔ یعنی بصری یہاں آیت شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے [ثالث] کی قید لگا کر دیگر دو مقامات إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُوْنَ (70) اور ﴿قَالَ أَفَرَءَيْتُم مَّا كُنتُمْ تَعْبُدُوْنَ﴾ (75) سے احتراز کرلیا ہے۔ ان دونوں مقامات کے شمار میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

وجه العد: تیسرے تعبدون کے شمار کی وجہ مشاکلت اور اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

سورة النمل والقصص

سورة النمل:

سورۃ النمل بالاتفاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے مطابق 93، شامی اور بصری کے مطابق 94، جبکہ دیگر کے مطابق 95 ہے۔

سورۃ النحل میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔

مصنف رحمہ اللہ دونوں مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَلِلْحِجَازِيِّ شَدِيْدٍ اعْدُدَا وَعِنْدَ كُوفِيٍّ قَوَارِيرَ أَرْدُدَا

ترجمہ: ''اور حجازی کے لیے شدید کو شمار کر، اور کوفی کے نزدیک قواریر کو رد کر دے۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ﴾(33) کو حجازی یعنی مدنیان اور مکی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر یعنی بصری، شامی اور کوفی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: شدید پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور قرآن مجید میں اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت اور عدم انقطاع کلام ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ﴾(44) کو کوفی نے رد کر دیا ہے۔ یعنی شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: قواریر کو شمار کرنے کی وجہ انقطاع کلام اور مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت ہے۔

تنبیہ: یہ بات واضح ہے کہ علماء عدد کا طس کے عدم شمار پر اتفاق ہے۔ جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں گزر چکا ہے۔

سورة القصص

سورۃ القصص مکی ہے۔ سوائے دو آیات کے۔

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ ...... الی قوله تعالیٰ ......

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ

یہ آیت سورۂ حدید کی آخری آیات کے ساتھ اصحاب نجاشی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جب وہ غزوۂ احد کے موقع پر تشریف لائے۔

اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

یہ ہجرت کے موقعہ پر مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ القصص کی آیات کی اجمالی تعداد تمام کے ہاں بالاتفاق 88 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔جن میں سے ایک طسم کا ذکر سورۃ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔اس کو کوفی شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔باقی تین مقامات کو بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِلْكُوفِ يَسْقُونَ اتْرُكَا وَالطِّينِ لِلْحِمْصِ عُدَّ عَكْسُ يَقْتُلُونِ

ترجمہ: ''کوفی کے لیے یسقون کو ترک کر دے،اور الطین حمصی کے لیے شمار کیا گیا ہے، یقتلون کے برعکس یعنی یہ شمار نہیں کیا گیا۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِنَ النَّاسِ يَسْقُونَ﴾(23) پر کوفی آیت شمار نہیں کرتے،جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: یسقون کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اور عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَأَوْقِدْ لِي يَهَامَنُ عَلَى الطِّينِ﴾(38) کو حمصی نے شمار کیا ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔اور ناظم کے قول عکس یقتلون کا معنی یہ ہے کہ حمصی کے لیے علی الطین کا حکم یقتلون کے حکم کے برعکس ہے۔یعنی علی الطین کو اگر شمار کرتا ہے تو یقتلون کو نہیں کرتا۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ تیسرا مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ﴿فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ﴾ (33) کو علی الطین کے برعکس حمصی شمار نہیں کرتے۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ الطین پر حمصی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر تمام ائمہ نہیں کرتے،جبکہ یقتلون کو تمام شمار کرتے ہیں مگر حمصی شمار نہیں کرتے۔

وجه العد: الطین اور یقتلون دونوں کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اور ان کے عدم شمار کی وجہ اتصال کلام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ العنکبوت

سورۃ العنکبوت مکی ہے۔قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی ابتدائی دس آیات مدنی ہیں۔ اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد غیر حمصی کے نزدیک 69 اور حمصی کے نزدیک 70 ہے۔ اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔جن میں ایک (یعنی الٓمٓ) کا ذکر سورۃ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔اس کو کوفی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر شمار نہیں کرتے۔مصنف رحمہ اللہ باقی تین مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَأَوَّلَ السَّبِيلَ لِلْحِمْــــصِيِّ مَعَ الْحِجَازِي الدِّينَ لِلْبَصْرِيِّ
كَذَا الدِّمَشْقِيُّ وَيُؤْمِنُونَ قَدْ عُدَّ لِحِمْصٍ آخِرًا كَمَــا وَرَدْ

ترجمہ:''اور پہلے السبیل کو حجازی کے ساتھ حمصی کے لیے شمار کر،الدین بصری کے لیے، اسی طرح دمشقی کے لیے شمار کیا گیا ہے،اور آخری یومنون تحقیق حمصی کے لیے شمار کیا گیا ہے،جیسا کہ وارد ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دونوں اشعار میں تین مقامات بیان فرمائے ہیں۔جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے السبیل یعنی ﴿وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ﴾ (29) کو حمصی اور حجازی شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔مصنف رحمہ اللہ نے أول کی قید لگا کر دوسرے ﴿فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ﴾ (38) سے احتراز کرلیا ہے۔یہ تمام کے ہاں بالاجماع متروک ہے۔

وجه العد: السبیل کے شمار کی وجہ مشاکلت اور سورہ الفرقان والاحزاب میں اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم موازنت، عدم کلام تام اور سورۃ الزخرف میں اس کی نظیر کو نہ شمار کرنے پر اجماع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ" (65) پر بصری اور دمشقی نے آیت شمار کی ہے، جب کہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری یومنون یعنی ﴿اَفَبِالۡبَاطِلِ يُؤۡمِنُوۡنَ﴾ (67) کو صرف حمصی نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ باقیوں کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے آخرا کی قید لگا کر پہلے دو مقامات ﴿اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ﴾ (24) اور ﴿اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَرَحۡمَةً وَّذِكۡرٰى لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ﴾ (51) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں بالاتفاق معدود ہیں۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

سورة الروم

سورۃ الروم مکی ہے۔ امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک آیت فسبحان الله مکی نہیں ہے۔ سورۃ الروم کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی ثانی اور مکی کے نزدیک 59، اور باقیوں کے نزدیک 60 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔ جن میں سے ایک الٓمٓ کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوئی شمار کرتے ہیں جبکہ باقی نہیں کرتے۔ مصنف رحمہ اللہ باقی مقامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلرُّوۡمُ لِلثَّانِيۡ وَلِلۡمَكِّيۡ يُرَدّ وَخُلۡفُهُ فِيۡ يُغۡلَبُوۡنَ لَا يُعَدّ

سِنِيۡنَ لِلۡاَوَّلِ وَالۡكُوۡفِ اهۡمِلِ وَالۡمُجۡرِمُوۡنَ الثَّانِ عَدُّ الۡاَوَّلِ

ترجمہ: "الروم مدنی ثانی اور مکی کے لیے رد کیا گیا ہے۔ اور یغلبون میں اس مکی کا خلف شمار نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کیا گیا۔ سنین کو مدنی اول اور کوفی کے لیے مہمل کر دے، اور دوسرے المجرمون کو مدنی اول نے شمار کیا ہے۔"

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو اشعار میں چار مقامات بیان کیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿غُلِبَتِ الرُّوْمُ﴾ (2) پر مدنی ثانی اور مکی آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

② پھر مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿سَيَغْلِبُوْنَ﴾ (3) کے شمار و عدم شمار پر مکی سے وارد خلاف کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ صحیح بات یہی ہے کہ مکی بھی دیگر تمام علماء عدد کی مانند یہاں آیت شمار کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امام دانی رحمہ اللہ نے جزم کے ساتھ مکی سے شمار کرنا نقل کیا ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ نے اختلاف نقل کیا ہے، لیکن اسکو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ فرماتے ہیں:

وَفِیْ يُغْلَبُوْنَ الْخُلْفُ جَاءَ وَلَمْ يَسُرِ

اور یغلبون میں خلف وارد ہے۔ لیکن وہ جاری نہیں ہوا۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فِیْ بِضْعِ سِنِيْنَ﴾ (4) کے شمار کو مدنی اول اور کوفی نے مہمل کر دیا ہے۔ یعنی یہ دونوں آیت شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت اور آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے المجرمون یعنی ﴿تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (55) کو صرف مدنی اول نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے الثان کی قید لگا کر پہلے ﴿وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (12) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: مشاکلت ہے اور پہلے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

سورة لقمان و السجدة

سورة لقمان

سورة لقمان مکی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس کی تین آیات مدنی ہیں۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ .... الی آخر الآیات الثلاث

سورة لقمان کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اور مکی کے نزدیک 33، اور باقیوں کے نزدیک 34 ہے۔ اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو (2) ہے۔ جن میں سے ایک یعنی الٓمّٓ کا ذکر سورۃ البقرۃ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوفی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ دوسرے مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

والدِّیْنَ لِلشَّامِيِّ وَالْبَصرِيِّ ....

ترجمہ: ''الدین کو شامی اور بصری کے لیے شمار کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾ (32) کو شامی اور بصری نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات ہے۔

سورة السجدة

سورۃ السجدۃ اکثر اقوال میں مکی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، عطاء رحمہ اللہ اور کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تین آیات مدنی ہیں۔ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فَاسِقًا.........الی آخر الآیات الثلاث

سورۃ السجدہ کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے نزدیک 29، اور باقیوں کے نزدیک 30 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔ جن میں سے ایک الم کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوفی شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ دوسرے مقام کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

.... جَدِيْدِ الْحِجَازِ مَعْ شَامِيِّ

ترجمہ: ''جدید کو حجازی کے ساتھ شامی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾(10) پر حجازی اور شامی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر نے نہیں کی۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

سورة الاحزاب

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة سبا و فاطر

سورة سبا

سورۃ سبا بالاتفاق مکی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی ایک آیت ویری الذین مدنی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد شامی کے نزدیک 55، اور باقیوں کے نزدیک 54 ہے۔

اس میں ایک ہی اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں

شَامٍ شِمَالِ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ''شامی نے شمال پر آیت شمار کی ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شامی ﴿عَنْ يَمِيْنٍ وَّشِمَالٍ﴾ (15) پر آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة فاطر

سورۃ فاطر بالاتفاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد دمشقی اور مدنی ثانی کے نزدیک 46، حمصی کے نزدیک 44، اور مدنی ثانی کے علاوہ حرمی کے نزدیک 45 ہے۔

سورۃ فاطر میں اختلافی مقامات کی تعداد نو (9) ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

.... وَشَدِيْدٌ أَوَّلَا   وَمَعْهُ بَصْرِيٌّ شَدِيْدٌ نَقَلَا

وَتَشْكُرُوْنَ عِنْدَ حِمْصٍ لَا يُعَدْ   نَذِيْرٌ الْأَوَّلُ عَنْهُ مَا وَرَدْ

ترجمہ: ''اور پہلے شدید کو اس [شامی] کے ساتھ بصری نے شمار کرنا نقل کیا ہے۔ اور تشکرون حمصی کے نزدیک شمار نہیں کیا گیا، پہلا نذیر اس حمصی سے وارد نہیں ہے۔''

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشعار میں تین مقامات بیان فرمائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے شدید یعنی ﴿اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ﴾ (7) پر شامی اور بصری نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ شعر میں وارد معه کی ضمیر شامی کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جس کا تذکرہ سورۃ سبأ میں گزر چکا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اولا پہلے کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ﴾ (10) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق متروک ہے۔

وجہ العد: مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: اس کی نظیر دوسرے شدید کے ترک پر اجماع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ (12) کو حمصی نے شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

③ اسی طرح پہلا نذیر یعنی ﴿إِنْ أَنْتَ إِلَّا نَذِيْرٌ﴾ (23) کو حمصی نے شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے الأول پہلے کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ﴾ (24) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ مقام تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہے۔

وجه العد: لاتشكرون اور نذير دونوں کے شمار کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اور ان کے عدم شمار کی وجہ عدم مساوات ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْحِمْصِيّ وَالْبَصْرِيْ جَدِيْدٍ أَهْمَلَا   وَفِي الْبَصِيْرُ النُّوْرُ بَصْرٍ حَظَلَا
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِلدِّمَشْقِيِّ امْتَنَــعْ   وَأَنْ تَزُوْلَا عِنْـدَ بَصْرِيِّ وَقَعْ
تَبْدِيْلًا اعْدُدْهُ لَــدَى الْبَصْــرِيِّ   وَالْمَدَنِـي الْأَخِيْرِ وَالشَّامِيّ

ترجمہ: ''اور حمصی اور بصری جدید کے شمار کو مہمل کر دیتے ہیں، اور البصیر، النور دونوں کے شمار میں بصری نے منع کیا ہے۔ من فی القبور کے شمار میں دمشقی کے لیے رک جا، اور أن تزولا کا شمار بصری کے نزدیک واقع ہوا ہے، تبدیلا کو بصری، مدنی ثانی اور شامی کے نزدیک شمار کر۔''

www.KitaboSunnat.com

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان تین اشعار میں باقی چھ مقامات بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ﴾ (16) پر حمصی اور بصری مہمل کر دیتے ہیں، یعنی آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

⑤ ⑥ پھر فرماتے ہیں کہ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ میں لفظ البصیر پر اور ولا الظلمت والنور میں لفظ النور پر بصری آیت شمار کرنے سے رک گئے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں یہ دونوں مقام ہی معدود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: البصیر اورالنور ان دونوں کوشمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: ان کےعدم شمار کی وجہ عدم مساوات اورعدم کلام تام ہے۔

⑦ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَآ اَنۡتَ بِمُسۡمِعٍ مَّنۡ فِی الۡقُبُوۡرِ ﴾(22) پر دمشقی نے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر نے کی ہے۔

وجه العد: مشاکلت اورقرآن مجید میں اس کے نظائر کوشمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

⑧ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا ﴾(41) پر بصری آیت شمار کرتے ہیں جبکہ باقی نہیں کرتے۔

وجه العد: کلام تام ہے۔

وجه الترك: آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

⑨ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبۡدِيۡلًا ﴾ (43) پر بصری، مدنی ثانی اورشامی آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: کلام تام ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

سورة يس

اس سورۃ میں لفظ یس کے سوا کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔ اور اس کا اختلاف سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ یعنی کوفی اس پر آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر نہیں کرتے۔

سورة الصافات

سورۃ الصافات بالاتفاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور امام ابوجعفر کے نزدیک 181 اور باقیوں کے نزدیک 182 ہے۔

سورۃ الصافات میں اختلافی مقامات کی تعداد چار (4) ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَغَيْرُ حِمْصٍ جَانِبٍ وَالْعَكْسُ لَهُ ... فِي التِّلْوِ يَعْبُدُوْنَ بَصْرٍ أَهْمَلَهُ

ثَانِي يَقُوْلُوْنَ يَزِيْدُ أَهْمَلَا ....

ترجمہ: ''اور غیر حمصی نے جانب کو شمار کیا ہے۔ یعنی حمصی نے شمار نہیں کیا اور جانب سے ملے ہوئے لفظ دحورا میں اس حمصی کے لیے پہلے حکم کے برعکس ہے۔ یعنی حمصی شمار کرتا ہے۔ یعبدون کو بصری نے مہمل کر دیا ہے، اور دوسرے یقولون کو امام یزید رحمۃ اللہ علیہ مہمل کرتے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشعار میں چار مقامات بیان فرمائے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ پر غیر حمصی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ حمصی نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

② پھر مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ جانب سے ملے ہوئے لفظ دحورا یعنی من كل جانب دحورا پر حمصی نے جانب کے برعکس حکم اختیار کیا ہے۔ یعنی جانب کو شمار نہیں کرتے اور اس کے برعکس دحورا پر آیت شمار کرتے ہیں۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جمہور نے جانب پر آیت شمار کی ہے، اور دحورا کو ترک کر دیا ہے۔ جبکہ حمصی نے جانب پر آیت شمار نہیں کی اور دحورا کو شمار کیا ہے۔

وجه العد: دحورا کو شمار کرنے کی وجہ انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ﴾ (22) پر بصری آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور قرآن مجید میں اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے یقولون یعنی ﴿وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ﴾ (167) پر امام ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمہ اللہ نے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ یہ مقام ان چھ مقامات میں سے ایک ہے۔ جہاں امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور امام شیبہ بن نصاح رحمہ اللہ نے باہم اختلاف کیا ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے ثانی دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ﴾ (151) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالا جماع معدود ہے۔

وجہ العد: لیقولون کے شمار کی وجہ مشاکلت اور پہلے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت، عدم کلام تام اور آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

سورة ص

سورۃ ص مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد امام جحدری رحمہ اللہ کے نزدیک 85 حرمی شامی اور أیوب کے نزدیک 86 اور باقیوں کے نزدیک 88 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار (4) ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

.... وَالْكُوْفِ ذِى الذِّكْرِ لَهُ قَدْ نُقِلَا

ترجمہ: ''اور کوفی، اس کے لیے ذی الذکر کا شمار تحقیق نقل کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَالْقُرْاٰنِ ذِى الذِّكْرِ﴾ (1) کو فقط کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر نے ترک کر دیا ہے۔

وجہ العد: انقطاع کلام ہے۔ وہ اس طرح کہ اس کا جواب قسم محذوف ہے۔

وجہ الترك: عدم موازنت، عدم مساوات اور عدم مشاکلت ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

غَوَّاصِ اعْدُدَنْ لِغَيْرِ الْبَصْرِىْ ... وَغَيْرِ حِمْصِيٍّ عَظِيْمٌ يُجْرِىْ

أَقُوْلُ لِلْكُوْفِيِّ وَالْحِمْصِى اثْبِتَا ... وَالْخَلْفُ لِلْبَصْرِيِّ فِيْهِ قَدْاَتٰى

ترجمہ: ''غواص کو غیر بصری کے لیے شمار کر، اور غیر حمصی نے عظیم کے شمار کو جاری کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور أقــــول کوکوفی اور حمصی دونوں کے لیے ثابت کر، اور اس میں بصری کے لیے خلف تحقیق آیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دوابیات میں تین مقامات بیان فرمائے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴾(37) پر غیر بصری نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ بصری نے شمار نہیں کی۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کا ماقبل پر عطف ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيْمٌ ﴾(67) کو غیر حمصی نے شمار کیا ہے، جبکہ حمصی نے ترک کر دیا ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ﴾(84) کو کوفی اور حمصی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ بصری کے علاوہ تمام نے ترک کر دیا ہے۔ بصری سے خلف صحیح ثابت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء بصرہ میں سے امام عاصم الجحدری رحمہ اللہ یہاں آیت شمار نہیں کرتے جبکہ امام یعقوب الحضرمی اور امام ایوب بن متوکل شمار کرتے ہیں۔

وجه العد: مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة الزمر

سورۃ الزمر مکی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عطا فرماتے ہیں کہ اس سے تین آیات مستثنیٰ ہیں۔ جو مدینہ میں نازل ہوئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

قُلۡ يٰعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤى اَنۡفُسِهِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ...... الی تمام الآیات الثلاث

یہ آیات سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی کے بارے میں نازل ہوئیں۔ جب وہ اسلام لایا اور مدینہ میں داخل ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان کیا کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے اسلام کو قبول نہیں کرے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں۔

سورۃ الزمر کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی اور بصری کے نزدیک 72، شامی کے نزدیک 73، اور کوفی کے نزدیک 75 ہے۔

سورۃ الزمر میں اختلافی مقامات کی تعداد سات ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

يَخۡتَلِفُوۡنَ اَوَّلًا لَا الۡكُوۡفِ عَدُ مَعۡهُ الدِّمَشۡقِيُ ثَانِيَ الدِّيۡنِ اعۡتَمَدُ

ترجمہ: ''پہلے یختلفون کو غیر کوفی نے شمار کیا ہے۔ اس کوفی کے ساتھ دمشقی نے دوسرے الدین کے شمار پر اعتماد کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ''يَخۡتَلِفُوۡنَ'' یعنی ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِيۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ﴾(3) کو غیر کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ کوفی شمار نہیں کرتے۔ مصنف رحمہ اللہ نے أولا پہلے کی قید لگا کر دوسرے ﴿اَنۡتَ تَحۡكُمُ بَيۡنَ عِبَادِكَ فِيۡ مَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ﴾ (46) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالا جماع معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور دوسرے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد آیات کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے الدین یعنی ﴿قُلۡ اِنِّيۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ﴾(11) کے شمار پر کوفی کے ساتھ دمشقی نے بھی اعتماد کیا ہے۔ یعنی یہ دونوں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے ثانی دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّيۡنَ﴾(2) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معدود ہے۔

وجه العد: الدين کے شمار کی وجہ مشاکلت اور پہلے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: ماقبل کا مابعد کے ساتھ شدید ربط ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُوفٍ لَهُ دِينِي وَهَادٍ ثَانِيا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ عَنْهُ رُوِيَا

بَشِّرْ عِبَادِي عِنْدَ مَكٍّ ارْدُدَا مَعَ أَوَّلِ الاَنْهَارُ عَنْهُمَا اعْدُدَا

ترجمہ: ''کوفی لہ دینی اور دوسرے ھادٍ کو شمار کرتے ہیں فسوف تعلمون اس کوفی سے روایت کیا گیا ہے، بشر عبادی کو مکی کے ساتھ مدنی اول کے نزدیک رد کردے، اور الانھار کو ان دونوں مکی اور مدنی اول سے شمار کر۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو اشعار میں باقی مقامات ذکر کیے ہیں۔

③ ④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِيْنِيْ ﴾(14) اور دوسرے ھاد یعنی ﴿وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴾(36) جس کے بعد ومن یھد اللہ ...... الخ آتا ہے۔ ان دونوں کو فقط کوفی نے شمار کیا ہے، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہیں۔ مصنف رحمہ اللہ نے ثانی دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴾ جس کے بعد ﴿اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ ﴾(24) آتا ہے۔ سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالا جماع معدود ہے۔

وجه العد: دینی کو شمار کرنے کی وجہ کلام تام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم مشاکلت ہے۔

وجه العد: ھاد کو شمار کرنے کی وجہ پہلے کے شمار پر اجماع کا انعقاد ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم انقطاع کلام ہے۔

• ⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾(39) پر بھی صرف کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ تینوں مقامات لَهُ دِيْنِيْ ، هَادٍ اور تَعْلَمُوْنَ پر صرف کوفی آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تینوں مقامات متروک ہیں۔

وجه العد: تَعۡلَمُوۡنَ کوشمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

⑥ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَبَشِّرۡ عِبَادِ﴾(17) کو مکی اور مدنی اُول نے شمار نہیں کیا۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے عباد کے ساتھ فَبَشِّرۡ کی قید لگا کر یعباد سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: ﴿فَبَشِّرۡ عِبَادِ﴾ کوشمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم موازنت اور مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

⑦ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ﴾ (20) کو ان دونوں یعنی مکی اور مدنی اول نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ شعر میں وارد عنهما کی ضمیر مکی اور مدنی اول کی طرف لوٹ رہی ہے۔

وجه العد: الأنهار پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ قرآن مجید میں اس کے نظائر کو شمار نہ کرنے پر اجماع ہے۔

سورة غافر

سورۃ غافر مکی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو آیات اس سے مستثنیٰ ہیں، جو مدینہ میں یہود کے بارے میں نازل ہوئیں، جب وہ دجال کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ.................. إلى آخر الآيتين

سورۃ غافر کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے نزدیک 82، حجازی اور حمصی کے نزدیک 84، کوفی کے نزدیک 85 اور دمشقی کے نزدیک 86 ہے۔

سورۃ غافر میں اختلافی مقامات کی تعداد نو ہے۔ جن میں سے ایک حٰمٓ سورۃ البقرہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شروع میں گزر چکا ہے۔اس کو صرف کوفی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

يَوْمَ التَّلَاقِ لِلدِّمَشْقِيِّ احْظُلَا وَعَكْسُ ذَا فِي بَارِزُوْنَ نُقِلَا

ترجمہ: ''یوم التلاق کے شمار کو دمشقی کے لیے منع کردے، اور بارزون میں اس حکم کا عکس نقل کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں دو مقامات بیان فرمائے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ﴾(15) کو دمشقی نے شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: التلاق کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم موازنت اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَوْمَ هُمْ بَارِزُوْنَ﴾(16) کا حکم التلاق کے حکم کے برعکس ہے۔یعنی بَارِزُوْنَ دمشقی کے لیے معدود ہے اور غیر دمشقی کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: بَارِزُوْنَ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَدَعْ لِكُوْفٍ كَاظِمِيْنَ وَاتْرُكِ لِلثَّانِ وَالْبَصْرِي الْكِتَابَ قَدْ حُكِي

ثَانٍ دِمَشْقٍ وَالْبَصِيْرُ عَنْهُمَا وَيَسْحَبُوْنَ الْكُوْفِ عَدَّ مَعْهُمَا

ترجمہ: ''اور کوفی کے لیے کاظمین کو چھوڑ دے، اور چھوڑ دے مدنی ثانی اور بصری کے لیے الکتاب کو تحقیق نقل کیا گیا ہے۔مدنی ثانی اور دمشقی دونوں سے والبصیر ثابت ہے۔اور یسحبون کو کوفی نے ان دونوں مدنی ثانی اور دمشقی کے ساتھ شمار کیا ہے۔''

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو اشعار میں چار مقامات بیان فرمائے ہیں۔جن کی تفصیل درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ذیل ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ﴾ (18) کو کوفی نے آیت شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: كَاظِمِينَ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ ماقبل آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَأَوْرَثْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْكِتٰبَ﴾ (53) کو مدنی ثانی اور بصری آیت شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: الْكِتٰبَ کو شمار کرنے کی وجہ لأولی الألباب کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيرُ﴾ (57) کو مدنی ثانی اور دمشقی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے البصير کے ساتھ واؤ ملا کر بیان کر کے ﴿إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ مقام تمام کے ہاں بالاجماع معدود ہے۔

وجه العد: والبصير کے شمار کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت اور مابعد کا ماقبل پر عطف ہے۔

⑥ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُونَ﴾ (71) کو مدنی ثانی، کوفی اور دمشقی نے آیت شمار کیا ہے، جبکہ دیگر یعنی مدنی اول، مکی، بصری اور حمصی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: يُسْحَبُونَ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور موازنت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَفِي الْحَمِيمِ أَوَّلٌ مَكِّيٌّ ۔۔۔ وَتُشْرِكُونَ الْكُوفِ وَالشَّامِيُّ

ترجمہ: ''اور فی الحمیم کو مدنی اول اور مکی نے شمار کیا ہے۔ اور تشرکون کو کوفی اور شامی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شمار کیا ہے۔''

⑦ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فِی الْحَمِیْمِ﴾ (72) پر مدنی اول اور مکی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: فِی الْحَمِیْمِ میں آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام اور مابعد آیت کا چھوٹا رہ جانا ہے۔

⑧ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَیْنَ مَا کُنْتُمْ تُشْرِکُوْنَ﴾ (73) پر کوفی اور شامی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: تشرکون کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

تنبیہ: امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے تُشْرِکُوْنَ کو شمار کرنے کے بارے میں شامی کے لیے خلف نقل کیا ہے۔ اس لحاظ سے وہ اپنی اصل سے خارج ہو گئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام ابوعمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع نہیں کی۔ امام ابوعمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جزم کے ساتھ شامی کے لیے کوفی کی مانند فقط شمار کرنا ہی نقل کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہاں امام ابوعمرو الدانی رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع کرتے ہوئے شامی کے لیے خلف نقل نہیں کیا۔

سورة فصلت

سورۃ فصلت بالاتفاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور شامی کے ہاں 52، حجازی کے نزدیک 53 اور کوفی کے نزدیک 54 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔ جن میں سے ایک کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ وہ ہے حٰمٓ اس کو کوفی نے شمار کیا ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے دوسرے مقام کو بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ثَمُوْدَ اِذْ لِلْبَصْرِ دَعْ وَالشَّامِی ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ''لفظ ثمود جس کے بعد إذ آتا ہے، اس کو بصری اور شامی کے لیے چھوڑ دے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿مِثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ﴾(13) کو بصری اور شامی نے آیت شمار نہیں کیا۔ جبکہ دیگر یعنی حجازیوں اور کوفی کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے ثَمُوْدَ کے ساتھ إذ کی قید لگا کر وأما ثمود فهدينهم (12) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ کسی کے نزدیک بھی معدود نہیں ہے۔

وجه العد: ثمود کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت اور عدم کلام تام ہے۔

سورة الشورىٰ

سورۃ الشوریٰ مکی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس سورۃ کی چار آیات مدنی ہیں۔ اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی اور دمشقی کے ہاں 50، حمصی کے ہاں 51، اور کوفی کے نزدیک 53 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے، جن میں سے دو مقامات حم اور عسق کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ کوفی ان دونوں پر مستقل آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر آیت شمار نہیں کرتے۔ تیسرے مقام کو بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

.... وَالْكُوفِ وَالْحِمْصِيُّ كَالْأَعْلَامِ

ترجمہ: ''اور کوفی اور حمصی کالأعلام کو آیت شمار کرتے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ﴾(32) کو کوفی اور حمصی نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: كَالْأَعْلَامِ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور سورۃ الرحمٰن میں اس کی نظیر کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم موازنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الزخرف

سورۃ الزخرف مکی ہے۔ بعض نے ایک آیت مبارکہ ﴿وَسْـَٔلْ مَنْ اَرْسَلْنَا﴾ کو مدنی کہا ہے کہ یہ آیت مدینہ میں معراج کی رات نازل ہوئی۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد شامی کے ہاں 88 جبکہ باقیوں کے ہاں 89 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔ جن میں سے ایک حم کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوفی نے شمار کیا ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے دوسرے مقام کا اختلاف بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

مَهِينٌ الْحِجَازِ مَعْ بَصْرِيِّهِمْ ....

ترجمہ: ''مهين کو حجازی نے بصری کے ساتھ مل کر شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَمْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِىْ هُوَ مَهِيْنٌ﴾(52) کو حجازی اور بصری نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

سورة الدخان

سورۃ الدخان مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی اور شامی کے ہاں 56، بصری کے ہاں 57 اور کوفی کے ہاں 59 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔ جن میں سے ایک حم کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ اس کو کوفی شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

دیگر تین مقامات کو بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

.... وَلَيَقُـــولُونَ عَـــنْ كُـــوفِيِّهِمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شَـجَرَةَ الزَّقُّومِ لِلْمَكِّي دَعْ ۔۔۔ كَالثَّانِ وَالْحِمْصِي كَمَا عَنْهُمْ وَقَعْ
وَفِي الْبُطُونِ أَوَّلٌ قَدْ أَهْمَلَا ۔۔۔ مَعَهُ الدِّمَشْقِيُّ كَمَـا قَدِ انْجَـلَا

ترجمہ: ''اور لیقولون کا شمار علماء عدد میں سے کوفی سے ثابت ہے، شجرۃ الزقوم کو مدنی ثانی اور حمصی کی مانند مکی کے لیے بھی چھوڑ دے، جیسا کہ ان سے واقع ہوا ہے، اور فی البطون کے شمار کو مدنی اول نے مہمل کر دیا ہے، اس کے ساتھ دمشقی نے بھی مہمل کر دیا ہے جیسا کہ روشن ہوا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان اشعار میں باقی تین مقامات کو ذکر کیا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ﴾ (34) کو کوفی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: لیقولون کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور سورۃ الصافات میں اس کی نظیر کو شمار کرنا ہے۔

وجہ الترک: عدم کلام تام ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّومِ﴾ (43) پر مکی، مدنی ثانی اور حمصی آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

تنبیہ: شیخ حداد رحمہ اللہ سعادۃ الدارین میں، شیخ البناء رحمہ اللہ 'اتحاف فضلاء البشر' میں اور شیخ قسطلانی رحمہ اللہ 'لطائف الاشارات' میں نقل کرتے ہیں کہ لفظ الزقوم مکی، مدنی ثانی اور حمصی کے نزدیک معدود ہے۔

جبکہ درست بات یہی ہے کہ یہ لفظ ان علماء عدد کے ہاں متروک ہے۔ یہ اس لفظ پر آیات شمار نہیں کرتے، جیسا کہ ناظم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔ امام دانی، امام ابن عبد الکافی، امام شاطبی، امام جعبری اور ملا علی قاری رحمہم اللہ نے یہی ذکر کیا ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَغْلِي فِي الْبُطُونِ﴾ (45) کو مدنی اور دمشقی مہمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرتے ہوئے شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: الزقوم اور البطون دونوں کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورة الجاثيه والأحقاف

ان دونوں سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔ سوائے حروف مقطعات حم کے، جن کا ذکر سورۃ البقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔ کوفی ان پر آیت شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر آیت شمار نہیں کرتے۔

سورة القتال

سورۃ القتال اکثر کے ہاں مدنی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک آیت مبارکہ وكأين من قرية مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے ہاں 38، حجازی اور دمشقی کے ہاں 38 اور بصری و حمصی کے ہاں 40 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد سات ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں

ضَرْبَ الرِّقَابِ وَالْوَثَاقَ اعْدُدْهُمَا كَذَاكَ مِنْهُمْ لِحِمْصٍ انْتَمَى

ترجمہ: ''فضرب الرقاب اور الوثاق ان دونوں کو شمار کر، اسی طرح منهم کو حمصی کے لیے، جو منسوب ہوا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے اس شعر میں تین مقامات بیان فرمائے ہیں۔

① فَضَرْبَ الرِّقَابِ (4)

② فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (4)

③ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ (4)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہی کہ ان تینوں مقامات پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے ہاں یہ تینوں مقامات ہی متروک ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں:

أَوْزَارَهَا يُسْقِطُهَا الْكُوفِيُّ ثَانِي بَالَهُمْ نَفَى الْحِمْصِيُّ
وَمِثْلُهُ أَقْدَامَكُمْ وَالْبَصْرِيُ لِلشَّارِبِينَ مَعَ حِمْصٍ يُجْرِي

ترجمہ: ''أوزارها کے شمار کوکوفی نے ساقط کر دیا ہے، دوسرے بالهم کے شمار کی حمصی نے نفی کی ہے، اور اس بالهم کی مانند أقدامكم کا حکم ہے، اور للشاربين کے شمار کو بصری نے حمصی کے ساتھ جاری کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو اَشعار میں چار مقامات بیان فرمائے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

④ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ﴾(4) کو کوفی نے ساقط کر دیا ہے۔ یعنی شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: أوزارها کے شمار کی وجہ کلام تام ہے۔

وجه الترك: ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موافقت ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے بالهم یعنی ﴿وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ﴾(5) کو حمصی شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ثانی دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ﴾(2) سے احتراز کر لیا ہے۔ اس کے شمار پر تمام کا اجماع ہے۔

⑥ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾(7) میں لفظ اَقْدَامَكُمْ کا حکم بھی بالهم کی مانند ہے۔ یعنی اس کو حمصی شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر نے شمار کیا ہے۔

⑦ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴾(15) پر بصری اور حمصی نے شمار کو جاری کیا ہے۔ یعنی یہ دونوں آیت شمار کرتے ہیں جبکہ دیگر کے ہاں غیر معدود ہے۔

وجه العد: لِلشّٰرِبِيْنَ کو شمار کرنے کی وجہ توقیف اور سلف سے سماع ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ الفتح والحجرات و قٓ و الذاریات

ان چاروں سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورۃ الطور

سورۃ الطّور بالاتفاق مکی ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی کے ہاں 47، بصری کے ہاں 48 اور کوفی اور شامی کے ہاں 49 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالطُّوْرِ فِی عَدِّ الْحِجَازِیْ أُهْمِلَا　　وَالشَّامِ دَعًّا مَعْ كُوفٍ نَقَلَا

ترجمہ:''والطور حجازی شمار میں مہمل کیا گیا ہے۔اور شامی نے کوفی کے ساتھ دَعًّا کا شمار نقل کیا ہے۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ﴿وَالطُّوْرِ﴾(1) کو حجازی نے مہمل کر دیا ہے۔ یعنی اسے شمار نہیں کیا۔جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: والطور کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات اور عدم کلام تام ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ﴿یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا﴾(13) کو شامی اور کوفی نے آیت شمار کیا ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: دعا کو شمار کرنے کی وجہ کلام تام ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت ہے۔

سورۃ النجم

سورۃ النجم اکثر اہل علم کے نزدیک مکی ہے۔سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے اس سورۃ سے ایک آیت ﴿الَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ﴾ (32) کو مدنی قرار دیا ہے۔
امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ مدنی ہے۔
اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے ہاں 62 اور باقیوں کے ہاں 61 ہے۔
اس سورۃ میں تین اختلافی مقامات ہیں، ان کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

عَمَّنْ تَوَلّٰی الشَّامِ شَیْئًا آخِرَا   کُوفٍ وَّدُنْیَا لِلدِّمَشْقِیِّ احْظُرَا

ترجمہ: ”عمن تولی کو شامی نے شمار کیا ہے، دوسرے شیئًا کو کوفی شمار کرتے ہیں، اور دنیا کو دمشقی کے لیے منع کردے۔“

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں تین مقامات بیان فرمائے ہیں۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاَعۡرِضۡ عَنۡ مَّنۡ تَوَلّٰی﴾ (29) کو شامی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے من کی قید لگا کر ﴿اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی﴾ (33) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ بالاجماع معدود ہے۔

وجہ العد: تَوَلّٰی کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور اس کی نظیر کے شمار پر اجماع ہے۔

وجہ الترک: مابعد کے ساتھ شدت تعلق ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے شَیْئًا یعنی ﴿وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغۡنِیۡ مِنَ الۡحَقِّ شَیۡئًا﴾ (28) کو کوفی شمار کرتے ہیں، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے آخرا دوسرے کی قید لگا کر پہلے ﴿لَا تُغۡنِیۡ شَفَاعَتُهُمۡ شَیۡئًا﴾ (26) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: شیئًا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجہ الترک: پہلے مقام کے ترک پر اجماع ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَمۡ یُرِدۡ اِلَّا الۡحَیٰوةَ الدُّنۡیَا﴾ (29) پر دمشقی شمار کرنے سے رک گئے ہیں۔ یعنی دمشقی یہاں آیت شمار نہیں کرتے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔

وجہ العد: الدُّنْيَا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجہ الترك: یہ لفظ پورے قرآن مجید میں سوائے دو مقامات سورۃ طٰہ اور سورۃ الاعلیٰ کے کہیں بھی رأس الآیۃ واقع نہیں ہوا ہے۔

سورة القمر

سورۃ القمر میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الرحمن

سورۃ الرحمٰن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر مکی ہے۔ حسن اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدنی ہے۔

معدل رحمۃ اللہ علیہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ سورۃ الرحمٰن، ایک آیت کے سوا، مکی ہے۔ وہ آیت يَسْـَٔلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ہے۔ یہ آیت مبارکہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

اس سورۃ کی آیت کی اجمالی تعداد بصری کے مطابق 76، حجازی کے مطابق 72، اور کوفی و شامی کے مطابق 78 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد 5 ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِشَامٍ الرَّحْمٰنُ مَعَ كُوفٍ وَرَدْ ثُمَّ الْمَدِينِى أَوَّلَ الْإِنْسَانَ رَدْ

ترجمہ: ''الرحمن کا شمار شامی اور کوفی کے لیے وارد ہے، پھر دونوں مدنیان نے پہلے الانسان کے شمار کو رد کر دیا ہے۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾ (1) پر شامی اور کوفی دونوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آیت شمار کی ہے۔ جبکہ ان دونوں کے علاوہ علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجہ العد: یہ ایک مستقل کلام ہے، کیونکہ یہ سورۃ الفرقان میں وارد کفار کے سوال وما الرحمن کا جواب ہے۔ نیز سلف سے توقیفاً وسماعاً ثابت ہے۔

وجہ الترك: یہ مبتدا ہے اور اس کا مابعد اس کی خبر ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا الْإِنسَانَ جس کے بعد ﴿عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ آتا ہے، اس پر مدنی اول اور مدنی ثانی نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ ان کے علاوہ علماء عدد کے لیے معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے أول کی قید لگا کر دوسرے ﴿خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ﴾ سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق متروک ہے۔

وجہ العد: الْإِنسَانَ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: اس کی نظیر دوسرے الْإِنسَانَ کے عدم شمار پر اتفاق ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَسْقَطَ الْمَكِّيُّ لِلْأَنَامِ كَثَانِ نَارٍ لِلْعِرَاقِ الشَّامِيُّ
وَالْمُجْرِمُونَ ثَانِيًا لِلْكُلِّ إِلَّا لِبَصْرِيٍّ كَمَا فِي النَّقْلِ

ترجمہ: "مکی نے للأنام کو شمار کرنے سے ساقط کر دیا ہے، عراقی اور شامی کے لیے دوسرے نار کی مانند (یعنی عراقی اور شامی دوسرے نار کو شمار نہیں کرتے اور دوسرے المجرمون کو سوائے بصری کے تمام کے لیے شمار کیا گیا ہے جیسا کہ نقل سے ثابت ہے۔"

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو اشعار میں تین مقامات بیان کیے ہیں۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ﴾ پر مکی نے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر علماء عدد کے ہاں معدود ہے۔

وجہ العد: یہاں مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

④ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ﴾ (35) پر عراقی اور شامی نے آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شمار نہیں کی، جبکہ دیگر علماء عدد مدنیان اور مکی کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بالشان کی قید لگا کر پہلے من مارج من نار سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت ہے۔

② پہلے مقام کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ اتصال کلام ہے۔

5 مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرے الْمُجْرِمُوْنَ یعنی ﴿يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (43) پر بصری کے سوا تمام علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ثانیا کی قید لگا کر پہلے ﴿يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ﴾ (41) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاتفاق متروک ہے۔

وجه العد: یہاں مشاکلت ہے

وجه الترك: یہاں عدم موازنت اور عدم انقطاع کلام ہے۔

سورة الواقعه

یہ سورۃ مکی ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مدنی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اس میں سے ایک آیت ﴿وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ﴾ کو مستثنیٰ کیا ہے، کیونکہ یہ مدینہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے ہاں 96، بصری کے ہاں 97، اور حجازی وشامی کے ہاں 99 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد 15 ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

كُوفٍ وَحِمْصٍ أَوَّلَ الْمَيْمَنَةِ ... قَدْ أَسْقَطَا كَأَوَّلِ الْمَشْأَمَةِ

مَوْضُونَةٍ لِلْبَصْرِ وَالشَّامِيُّ ارْدُدِ ... لِلثَّانِ وَالْمَكِّيُّ أَبَارِيقِ اعْدُدِ

ترجمہ: ’’کوفی حمصی پہلے الـمیـمنة کو پہلے الـمشأمة کی مانند شمار کرنے سے ساقط کردیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موضونة کو بصری اور شامی کے لیے شمار کرنا رد کر دے، مدنی ثانی اور مکی کے لیے أباریق کو شمار کر۔"

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو شعروں میں چار مقامات بیان کیے ہیں۔

① پہلا الْمَيْمَنَةِ یعنی ﴿أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (8)

② پہلا الْمَشْئَمَةِ یعنی ﴿وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ﴾ (9)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ دونوں مقامات پر کوفی اور حمصی نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ ان کے علاوہ دیگر علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے دونوں مقامات پر أول کی قید لگا کر دوسرے مقامات یعنی ﴿مَآ أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ﴾ (8) اور ﴿مَآ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ﴾ (9) سے احتراز کر لیا ہے۔ یہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں بالاجماع معدود ہیں۔

وجہ العد: پہلے دونوں الْمَيْمَنَةِ، الْمَشْئَمَةِ پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

② کیونکہ دوسرے دونوں الْمَيْمَنَةِ، الْمَشْئَمَةِ کے شمار پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: دونوں کا اپنے مابعد کے ساتھ تعلق ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ﴾ (15) پر بصری اور شامی نے آیت شمار نہیں کی جبکہ دیگر علماء عدد کے ہاں معدود ہے۔

وجہ العد: نص اور سماع ہے۔

وجہ الترك: سورة کی دیگر آیات، یا ماقبل اور مابعد کی آیت کے ساتھ عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ﴾ (18) پر مدنی ثانی اور مکی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر علماء عدد نے شمار نہیں کی۔

وجہ العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② سورۃ الصافات میں اس کی نظیر کو شمار کرنے پر تمام کا اجماع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه الترك: یہاں عدم مساوات اور عدم کلام تام ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأَوَّلٌ وَالْكُوفِ عِـيـنٌ رَوَيَـا   تَأْثِيمًا أَوَّلٌ وَمَكٍّ نَفَيَـا

أُولَى الْيَمِينِ الْكُوفِ مَعْهُ الثَّانِ رَدْ   وَلَيْسَ إِنْشَآءً لِبَصْرِيٍّ يُعَدْ

أُولَى الشِّمَـالِ يُسْقِطُ الْكُوفِيُّ   أُولَىٰ حَمِيمٍ يَتْرُكُ الْمَكِّيُّ

ترجمہ: ''اور مدنی اول وکوفی نے عین کو شمار کرنا روایت کیا ہے، تاثیماً کے شمار کی مدنی اول اور مکی نے نفی کی ہے۔ پہلے الیمین کے شمار کا کوفی بمعہ مدنی ثانی نے رد کیا ہے، اور بصری کے لیے انشاء شمار نہیں کیا گیا، پہلے الشمال کے شمار کو کوفی ساقط کر دیتا ہے، پہلے حمیم کے شمار کو مکی ترک کر دیتا ہے۔''

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان تین اشعار میں چھ مقامات بیان کیے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَحُـورٌ عِـينٌ ﴾(22) پر مدنی اول اور کوفی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر علماء عدد کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: ① ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت اور عدم مساوات پائی جاتی ہے۔

② مابعد والی آیت چھوٹی رہ جاتی ہے۔

⑥ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا تَأْثِيمًا ﴾(25) پر مدنی اول اور مکی نے آیت شمار نہیں کی، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجہ العد: مابعد کے ساتھ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجہ الترك: ① مابعد کے ساتھ تعلق ہے، کیونکہ مابعد میں استثناء واقع ہو رہا ہے۔

② مابعد کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑦ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے الیمین یعنی ﴿وَاَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ﴾ (27) پر کوفی اور مدنی ثانی آیت شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اولی کی قید لگا کر دوسرے ﴿مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡيَمِيۡنِ﴾ (27) تیسرے ﴿لِّاَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ﴾ (38) چوتھے ﴿مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ﴾ (90) اور پانچویں ﴿مِنۡ اَصۡحٰبِ الۡيَمِيۡنِ﴾ (91) سے احتراز کرلیا ہے۔ مذکورہ چاروں مقامات کے شمار پر کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② دیگر مقامات کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: یہاں آیت شمار کرنے سے ماقبل والی آیت چھوٹی رہ جاتی ہے۔

⑧ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِنَّاۤ اَنۡشَاۡنٰهُنَّ اِنۡشَآءً﴾ (35) پر بصری آیت شمار نہیں کرتے۔ جبکہ غیر بصری کے لیے معدود ہے۔

وجه العد: ① قصر میں ماقبل اور مابعد کے ساتھ مساوات پائی جاتی ہے۔

② وزن اور بناوٹ میں ماقبل اور مابعد کے ساتھ مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: سورۃ کی معظم آیات، یا ماقبل اور مابعد کی آیت کے ساتھ عدم مشاکلت پائی جاتی ہے۔

⑨ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوفی پہلے الشِّمَالِ یعنی ﴿وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ﴾ (41) پر آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اولی کی قید لگا کر دوسرے ﴿مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ﴾ (41) سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ تمام کے ہاں بالاجماع معدود ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② دوسرے کے شمار پر تمام کا اجماع ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

⑩ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہی کہ پہلے حمیم یعنی ﴿فِىۡ سَمُوۡمٍ وَّحَمِيۡمٍ﴾ (42) پر مکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے أولـــی کی قید لگا کر دوسرے ﴿يَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ﴾ (54) اور تیسرے ﴿فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ﴾ (93) سے احتراز کرلیا ہے۔ مذکورہ دونوں مقامات کے شمار پر تمام کا اتفاق ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس کی نظیر دوسرے دو مقامات کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَاعْدُدْ يَقُولُونَ لِمَكٍّ حِمْصِيٍّ   وَالْأَوَّلُونَ عَـنْـهُ دَعْ بِالنَّصِّ
وَالْآخِرِينَ اعْدُدْهُ لِلْمَـــكِّيِّ   وَالْكُوفِ وَالْأَوَّلِ وَالْبَصْرِيِّ
عَدَّ لَمَجْمُوعُونَ ثَانٍ شَامِهِـمْ   وَعَنْ دِمَشْقِيٍّ وَرَيْحَانٌ وَسِمْ

ترجمہ: ''اور یقولون کو مکی اور حمصی کے لیے شمار کر، اور الاولون کو اس حمصی سے نص کے ساتھ شمار کرنا چھوڑ دے، اور الآخرین کو مکی، کوفی اور مدنی اول اور بصری کے لیے شمار کر۔ لمجموعون کو مدنی ثانی اور شامی نے شمار کیا ہے۔ اور وریحان پر دمشقی سے شمار کرنا مزد ہوا ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان تین اشعار میں اس سورۃ کے دیگر مقامات کو ذکر کیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

⑪ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَكَانُوا يَقُولُونَ﴾ (47) مکی اور حمصی کے نزدیک معدود ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② سورۃ الصافات میں اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات اور عدم انقطاع کلام ہے۔

⑫ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿أَوَ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ﴾ (48) حمصی کے لیے متروک ہے۔ جبکہ غیر حمصی کے لیے معدود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

⑬ مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ﴾ (49) پر مکی، کوفی، مدنی اول اور بصری نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر علما عدد (مدنی ثانی اور شامی) کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: ① الْآخِرِينَ پر آیت شمار کرنے کی ایک وجہ مشاکلت ہے۔

② اس سورۃ میں اس جیسے دو مقامات پر آیت شمار کرنے میں تمام کا اتفاق ہے۔

وجه الترك: ① یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

② ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

⑭ مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ﴾ (50) میں لفظ لَمَجْمُوعُونَ پر مدنی ثانی اور شامی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ یعنی جو الْآخِرِينَ پر آیت شمار کرتے ہیں، وہ یہاں لَمَجْمُوعُونَ پر نہیں کرتے، اور جو یہاں شمار کرتے ہیں وہ الْآخِرِينَ پر نہیں کرتے۔

وجه العد: لَمَجْمُوعُونَ کو آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: کیونکہ اس سے ایک کلمہ پر آیت ہونا لازم آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو یہاں آیت شمار کرتے ہیں وہ الْآخِرِينَ پر نہیں کرتے۔ اور آیت کا ایک کلمہ پر محیط ہونا سماع پر موقوف ہے۔

⑮ مصنف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ (89) کو شمار کرنے میں دمشقی منفرد ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② سورۃ الرحمٰن میں اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: ① ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

② یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الحديد و المجادلة

سورة الحديد

سورۃ الحدید بالاتفاق مدنی ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی، مکی اور شامی کے مطابق 28 جبکہ کوفی اور بصری کے مطابق 29 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ دونوں مقامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قِبَلِهِ الْعَذَابُ عَنْ كُوفِيِّهِمْ وَعَدَدُ الْإِنْجِيلَ عَنْ بَصْرِيِّهِمْ

ترجمہ: "قبله العذاب ان علماء عدد میں سے کوفی نے شمار کیا ہے، اور الانجیل کا شمار بصری سے ثابت ہے۔"

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ﴾ (13) پر کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ اور غیر کوفی کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: یہاں آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت پائی جاتی ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَآتَيْنَاهُ الْإِنْجِيلَ﴾ (27) پر بصری نے آیت شمار کی ہے جبکہ غیر بصری کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: یہاں آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة المجادلة:

سورۃ المجادلہ بالاتفاق مدنی ہے۔ جیسا کہ 'القول الوجیز' اور 'بیان ابن عبدالکافی' میں مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔صاحب ''الاتحاف'' فرماتے ہیں کہ ایک آیت ﴿مَا يَكُونُ مِنْ نَّجْوٰى﴾ مکی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلی دس آیات مدنی ہیں، باقی مکی ہیں۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مکی اور مدنی ثانی کے ہاں 21، جبکہ دیگر کے ہاں 22 ہے۔اس سورۃ میں اختلافی مقام ایک ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِي الْأَذَلِّيْنَ الْمَدِيْنِي الثَّانِيُ　　وَأَيْضًا الْمَكِّيُّ يُهْمِلَانِ

ترجمہ:''اورفی الأذلين کے شمار کو مدنی ثانی اور مکی بھی مہمل کر دیتے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿أُولَـٰئِكَ فِي الْأَذَلِّيْنَ﴾ (20) کو مکی اور مدنی ثانی نے مہمل کرتے ہوئے شمار نہیں کیا۔جبکہ دیگر علماء عدد کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: یہاں کلام منقطع ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة الحشر والممتحنه، والصف، والجمعة، والمنافقون، والتغابن

ان سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الطلاق والتحريم والملك

سورة الطلاق:

سورۃ الطلاق بالاتفاق مدنی ہے۔اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے ہاں 11، حجازی کوفی اور دمشقی کے ہاں 12 اور حمصی کے ہاں 13 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد چار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلِلدِّمَشْقِيِّ عَـدُّ الْآخِرِ جَـا وَالثَّانِ مَعَ مَلِكٍ وَكُوفٍ مَخْرَجَا
لَأَلْبَابِ فَاعْدُدْ لِلْمَدِينِي الْأَوَّلِ قَدِيرٌ..............................

ترجمہ:''اور دمشقی کے لیے الآخر کا شمار آیا ہے،اور مخرجا کو مدنی ثانی بمعہ مکی اور کوفی نے شمار کیا ہے۔الألباب کو مدنی اول کے لیے شمار کر۔قدیر حمصی سے شمار کرنا منقول ہے۔''

شرح: ① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ﴿مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾(2) پر دمشقی نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: یہاں کلام مکمل ہو جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں عدم مشاکلت ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ﴿يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا﴾(2) پر مدنی ثانی، مکی اور کوفی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے مابعد کا ماقبل پر عطف ہو رہا ہے۔

③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ﴾(10) پر مدنی اول نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم مشاکلت ہے۔نیز یہاں آیت شمار کرنے سے بعد والی آیت چھوٹی رہ جاتی ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ﴿لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾(12) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ دیگر کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ التحریم:

سورۃ التحریم بالاتفاق مدنی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد حمصی کے مطابق 13 اور غیر حمصی کے مطابق 12 ہے۔

اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام ہے۔ مصنف رحمہ اللہ اس ایک اختلافی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

.... اَلْأَنْهَارُ لِلْحِمْصِی انْقُلِ

ترجمہ: الانصار کے شمار کو حمصی کے لیے نقل کیا گیا ہے۔

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ﴾ (8) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے لیے متروک ہے۔

سورۃ الملک:

سورۃ الملک مکی ہے۔ اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد مکی اور مدنی ثانی کے مطابق 31 جبکہ دیگر تمام اعداد کے مطابق 30 ہے۔

سورۃ الملک میں علماء عدد کے ہاں ایک اختلافی مقام ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثَانِیْ نَذِیْرٌ لِلْحِجَازِیِّیْنَ قَدْ عُدَّ سِوٰی یَزِیْدِهِمْ فَمَا اعْتَمَدْ

ترجمہ: ''دوسرا نذیر تحقیق حجازیوں کے لیے شمار کیا گیا ہے۔ سوائے یزید رحمہ اللہ کے۔ اس نے شمار پر اعتماد نہیں کیا۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرا نَذِیْرٌ یعنی ﴿قَدْ جَآءَ نَا نَذِیْرٌ﴾ (9) حجازیوں کے ہاں معدود ہے۔ لیکن حجازیوں میں سے یزید بن قعقاع ابو جعفر رحمہ اللہ نے شمار نہیں کیا۔ گویا یہ مقام ابو جعفر، بصری، کوفی اور شامی کے ہاں متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فائدہ:

یہ مقام ان چھ مقامات میں سے ایک ہے جہاں امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور امام شیبۃ بن نصاح رحمہ اللہ نے باہمی طور پر اختلاف کیا ہے۔اس مقام کو امام شیبۃ بن نصاح رحمہ اللہ شمار کرتے ہیں جبکہ امام ابوجعفر رحمہ اللہ شمار نہیں کرتے۔مصنف نے ثانی کی قید لگا کر پہلے ﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ﴾ (8) اور تیسرے ﴿فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ﴾ (17) سے احتراز کرلیا ہے۔یہ دونوں مقام تمام علماء عدد کے ہاں بالاجماع معدود ہیں۔

وجه العد: اس کے نظائر کو شمار کیا گیا ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی۔

سورة القلم

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الحاقة والمعارج

سورة الحاقة

سورۃ الحاقۃ بالاتفاق مکی ہے۔اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور دمشقی کے ہاں 51، جبکہ دیگر کے ہاں 52 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَاقَّةُ الْأُولٰى رَوَى الْكُوفِيُّ ثُمَّ حُسُومًا عَدَّهُ الْحِمْصِيُّ

شِمَالِهِ عَدَّ حِجَازِيُّهُمْ ....

ترجمہ: ''پہلے الحاقة کے شمار کو کوفی نے روایت کیا ہے۔پھر حسوما کو حمصی نے شمار کیا ہے۔ شماله کو حجازیوں نے شمار کیا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے الحاقة کو کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے الاولیٰ کی قید لگا کر دوسرے اور تیسرے سے احتراز کرلیا ہے، یہ دونوں مقام تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہیں۔

وجه العد: ① یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

② اس کے نظائر دوسرے اور تیسرے مقام کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی، کیونکہ مابعد اس کی خبر ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہی کہ ﴿وَثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا﴾ (7) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہی کہ ﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ﴾ (25) کو حجازیوں یعنی عراقی اور شامی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر نے شمار نہیں کیا۔

وجه العد: یہاں مشاکلت پائی جاتی ہے۔

وجه الترك: یہاں کلام مکمل نہیں ہوتی، نیز اس کے قرین (ضد) بیمینه کے عدم شمار پر اجماع ہے۔

سورة المعارج

سورۃ المعارج بالاتفاق مکی ہے۔ اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد دمشقی کے ہاں 43 جبکہ دیگر کے ہاں 44 ہے۔

اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

.... وَسَنَةٍ غَيْرُ دِمَشْقِيِّهِمْ

ترجمہ: ''اور سَنَةٍ کو غیر دمشقی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ﴾ (4) پر غیر دمشقی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دمشقی کے نزدیک متروک ہے۔

وجه العد: ماقبل سے مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: مابعد سے عدم مشاکلت اور طرفین سے عدم مساوات ہے۔

سورة نوح علیہ السلام والجن

سورة نوح علیہ السلام

سورۃ نوح بالاتفاق مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی کے مطابق 28، بصری اور دمشقی کے مطابق 29 اور حجازی وحمصی کے مطابق 30 ہے۔

سورۃ نوح میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَنُورًا الْحِمْصِيُّ سُوَاعًا أُهْمِلَا ... لَهُ وَلِلْكُوفِي كَمَا قَدْ نُقِلَا

نَسْرًا لِثَانٍ حِمْصٍ الْكُوفِيّ ... كَثِيرًا الْأَوَّلُ مَعْ مَكِّيّ

ترجمہ: ''اور نورا کو حمصی نے شمار کیا ہے، سواعا کو اس حمصی کے لیے اور کوفی کے لیے مہمل کردے، جیسا کہ نقل کیا گیا ہے۔ نسراً مدنی ثانی، حمصی اور کوفی کے لیے معدود ہے۔ کثیرا کو مدنی اول کے ساتھ مکی نے شمار کیا ہے۔''

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو اشعار میں چار مقامات بیان کیے ہیں۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا﴾ (16) پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہی کہ ﴿وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا﴾ (23) کو حمصی اور کوفی نے مہمل کردیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: سواعا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ (23) پر مدنی ثانی، حمصی اور کوفی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ دیگر مدنی اول، مکی، بصری اور دمشقی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: نَسْرًا پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

④ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَقَدْ اَضَلُّوا كَثِيْرًا﴾ (24) پر مدنی اول اور مکی نے آیت شمار کی ہے، جبکہ باقیوں کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ پانچواں مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَنَارًا اعْدُدُهُ عَنِ الْبَصْرِيِّ وَلِلْحِجَازِيِّيْنَ وَالشَّامِيِّ

ترجمہ: ''اور نارا کو بصری، حجازیوں اور شامی سے شمار کر۔''

شرح: ⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فَاُدْخِلُوْا نَارًا پر بصری، حجازیوں اور شامی نے آیت شمار کی جبکہ تنہا کوفی کے لیے متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورة الجن:

سورۃ الجن بالاتفاق مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد 28 ہے۔ امام جعبری رحمۃ اللہ علیہ اور البناء الدمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے یہی ذکر کیا ہے۔ جبکہ امام بزی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک 27 ہے۔

سورۃ الجن میں اختلافی مقامات کی تعداد 2 ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ دونوں مقامات کو ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَاَحَدٌ ذُو الرَّفْعِ عُدَّهُ لَدَى مَكِّيِّهِمْ وَاتْرُكْ لَهُ مُلْتَحَدَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ''اور رفع کرنے والے أحد کو مکی کے نزدیک شمار کیا گیا ہے۔اور ملتحدا کو اس مکی کے لیے ترک کردے۔''

شرح: ① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ﴾(22) پر مکی نے آیت شمار کی ہے۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔مصنف رحمہ اللہ نے ذوالرفع مرفوع کی قید لگا کر اس سورۃ میں وارد منصوب احدا یعنی ﴿وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴾(2) سے احتراز کرلیا ہے۔یہ مقام بالا جماع معدود ہے۔

وجه العد: اَحَدًا کوشمار کرنے کی وجہ نص اور سماع ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم مشاکلت اور مابعد کا ماقبل پر عطف ہونا ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴾ (22) کو مکی کے لیے ترک کردے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔خلاصہ کلام ہے کہ مکی اَحَدًا کو شمار کرتے ہیں جبکہ مُلْتَحَدًا کو ترک کردیتے ہیں،جبکہ دیگر علماء عدد اَحَدًا کو ترک کرکے مُلْتَحَدًا کو شمار کرتے ہیں۔

وجه العد: ملتحدا کوشمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

سورة المزمل والمدثر

سورة المزمل:

سورۃ المزمل مکی ہے،سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آیت اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ ...... الی آخر السورة مدنی ہے۔یہ بھی کہا گیا کہ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُوْلُوْنَ سے لے کر قليلا تک دو آیات مدنی ہیں۔

سورۃ المزمل کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی ثانی کے مطابق 18،بصری،حمصی اور ایک قول کے مطابق مکی کے نزدیک 19 دوسرے قول کے مطابق مکی اور دیگر علماء عدد کے ہاں 20

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ پہلا اور دوسرا مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَقَبْلَ قُمْ كُوفٍ دِمَشْقٍ أَوَّلُ　　ثُمَّ جَحِيمًا غَيْرُ حِمْصٍ يَنْقُلُ

ترجمہ: ”اور ”قُمِ الَّيْلَ“ سے پہلے ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ (1) پر کوفی، دمشقی، اور مدنی اول نے آیت شمار کی ہے۔ پھر جحیما غیر حمصی سے منقول ہے۔“

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ (1) جو کہ ”قُمِ الَّيْلَ“ سے پہلے ہے، اس کو کوفی دمشقی اور مدنی اول نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام کو ”قُمِ الَّيْلَ“ سے قبل کے الفاظ کے ساتھ اس لیے بیان کیا تا کہ وزن شعر میں سقم پیدا نہ ہو۔

وجہ العد: الْمُزَّمِّلُ پر آیت شمار کرنے کی وجہ اس کی نظیر ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ﴾ کے شمار پر اجماع ہے۔

وجہ الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم مشاکلت ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا﴾ (12) پر غیر حمصی آیت شمار کرتے ہیں جبکہ حمصی کے نزدیک متروک ہے۔

وجہ العد: مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: عدم مساوات ہے۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ تیسرا اور چوتھا اور پانچواں مقام ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

رَسُولًا الْمَكِّي وَخُلْفُ الثَّانِي　　لَهُ وَشِيبًا كُلُّهُمْ لَا الثَّانِي

كَيَتَسَاءَلُونَ وَالْمَكِّيُّ رَدَّ　　الْمُجْرِمِينَ مَعْ دِمَشْقٍ فِي الْعَدَدْ

ترجمہ: ”رسولا کو مکی نے شمار کیا ہے، اور دوسرے رسولا میں خلف بھی اسی مکی کے لیے ہے، اور شیبا کو تمام شمار کرتے ہیں، سوائے مدنی ثانی کے، یتساء لون کی مانند، اور مکی نے دمشقی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھ مل کر المجرمین کے شمار کارد کیا ہے۔“

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان دو اشعار میں سورۃ المزمل کے تین اور سورۃ المدثر کے دو مقامات کا تذکرہ کیا ہے۔

③ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ﴾(15) مکی کے نزدیک معدود ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اول کے ساتھ تقیید اس لیے نہیں کی کیونکہ اگلی کلام وَخُلْفُ الثَّانِيْ لَهٗ سے یہ خود بخود سمجھ آ جاتا ہے۔ وَخُلْفُ الثَّانِيْ لَهٗ سے مراد یہ ہے کہ دوسرے لفظ رسولا کے شمار وعدم شمار میں مکی سے خلاف منقول ہے۔ بعض نے عدم شمار نقل کیا ہے تو بعض نے شمار کرنا نقل کیا ہے اور یہی دوسرا قول صحیح ہے۔ جیسا کہ امام دانی رحمۃ اللہ علیہ کی ”البیان“ میں موجود ہے۔

④ دوسرا رسولا یعنی ﴿كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴾(15) اس کا حکم اوپر گزر چکا ہے۔

وجه العد: پہلے رسولا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

وجه العد: دوسرے رسولا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: مابعد کا ماقبل پر عطف ہو رہا ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ﴾(17) کو مدنی ثانی کے علاوہ تمام علماء عدد شمار کرتے ہیں۔ مدنی ثانی کے نزدیک یہ متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم موازنت اور عدم انقطاع ہے۔

سورة المدثر:

سورۃ المدثر بالاتفاق مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد مکی، دمشقی اور مدنی ثانی کے مطابق 55 اور باقیوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مطابق 56 ہے۔

سورۃ المدثر میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔جن کو مصنف نے سابقہ دو اشعار میں سے کیتساء لون کہہ کر دوسرے شعر میں بیان فرمادیا ہے۔

① سورۃ المدثر کا پہلا اختلافی مقام ﴿فِیْ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَلُوْنَ﴾ (40) ہے۔اس کا حکم شیبا کے حکم کی مانند ہے۔یعنی جس طرح شیبا کو مدنی ثانی کے علاوہ تمام علماء عدد شمار کرتے ہیں اسی طرح یتساء ن کو مدنی ثانی کے علاوہ تمام علماء عدد شمار کرتے ہیں۔

② سورۃ المدثر کا دوسرا اختلافی مقام ﴿عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ﴾ (41) ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہاں المجرمین پر مکی اور دمشقی نے آیت شمار نہیں کی۔جبکہ دیگر علماء عدد یعنی مدنی اول، مدنی ثانی، بصری، حمصی اور کوفی کے ہاں معدود ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مدنی ثانی نے یَتَسَآءَلُوْنَ کو ترک کیا ہے اور الْمُجْرِمِیْنَ کو شمار کیا ہے۔مکی اور دمشقی پہلے کو شمار کرتے ہیں اور دوسرے کو ترک کر دیتے ہیں۔جبکہ باقی علماء عدد یعنی مدنی اول، بصری، حمصی اور کوفی دونوں جگہ ہی شمار کرتے ہیں۔

سورة القيامة والنبأ

سورة القيامة:

سورۃ القیامہ بالاتفاق مکی ہے۔اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی اور حمصی کے مطابق 40 جبکہ باقیوں کے مطابق 39 ہے۔

اس سورۃ میں ایک ہی اختلافی مقام ہے۔جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

لِلْكُوفِ تَعْجَلَ بِهِ مَعْ حِمْصِهِمْ ....

ترجمہ: ''تعجل به کوفی کے ساتھ حمصی کے لیے معدود ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ (16) پر کوفی اور حمصی نے آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شمار کی ہے، جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: عدم انقطاع کلام ہے۔

وجہ الترك: سورۃ کے دیگر فواصل کے ساتھ عدم موازنت ہے۔

سورة الإنسان والمرسلات

ان دونوں سورتوں میں علماء عدد کے نزدیک کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة النباء

سورۃ النباء بالاتفاق مکی ہے۔ اور اس کی آیات کی اجمالی تعداد مکی اور بصری کے علاوہ کے مطابق 40، جبکہ مکی اور بصری کے مطابق 41 ہے۔

اس سورۃ میں ایک ہی اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

.... قَرِيبًا الْبَصْرِي وَخُلْفُ مَكِّهِمْ

ترجمہ: ''قریبا کو بصری اور خلف کے ساتھ مکی شمار کرتے ہیں۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّا أَنذَرْنَكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا﴾ (40) پر بصری نے بلا خلف جبکہ مکی نے خلف کے ساتھ شمار کیا ہے۔ اور دیگر کے ہاں متروک ہے۔

فائدہ:

امام دانی رحمہ اللہ نے مکی کے خلف کے حوالے سے کوئی گفتگو نہیں کی۔ انہوں نے بصری کے لیے شمار اور دیگر کے لیے عدم شمار نقل کیا ہے۔ اور مکی کو بھی عدم شمار والوں میں شامل کیا ہے۔ جبکہ ابن عبد الکافی رحمہ اللہ اور امام متولی رحمہ اللہ نے اس بات کا جزم کیا ہے کہ یہ مقام مکی اور بصری دونوں کے لیے بلا خلاف معدود ہے۔

وجہ العد: مشاکلت اور کلام تام ہے۔

وجہ الترك: عدم موازنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورۃ النازعات و عبس

سورۃ النازعات مکی ہے۔اوراس کی آیات کی اجمالی تعداد غیر کوفی کے مطابق 45 جبکہ کوفی کے مطابق 46 ہے۔

سورۃ النازعات میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

أَنْعَامِكُمْ مَعًا لِشَامٍ بَصْرِي دَعْ وَالْحِجَازِيُّ مَنْ طَغَى لَا يُجْرِي

ترجمہ:''دونوں أنعامکم کو شامی اور بصری کے لیے چھوڑ دے،اور حجازی من طغی کے شمار کو جاری نہیں کرتے۔''

شرح: یہ شعر دونوں مقامات کے عدم شمار پر مشتمل ہے۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دونوں أنعامکم یعنی سورۃ النازعات میں ولأنعامکم (23) اور سورۃ عبس میں وَلِأَنْعَامِكُمْ (32) دونوں کو شامی اور بصری نے ترک کر دیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہیں۔

وجه العد: ''وَلِأَنْعَامِكُمْ'' کے شمار کی وجہ کلام تام ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم مشاکلت ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ شعر کے دوسرے حصے میں فرماتے ہیں کہ ﴿فَأَمَّا مَنْ طَغَى﴾ (37) کو حجازیوں نے ترک کر دیا ہے، جبکہ غیر حجازیوں یعنی بصری، کوفی اور شامی نے شمار کیا ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے طغی کے ساتھ من کی قید لگا کر ﴿اِذْهَبْ اِلَى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغَى﴾ (17) سے احتراز کر لیا ہے۔یہ مقام تمام کے ہاں بالاتفاق معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت اور اس کی نظیر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورۃ عبس

سورۃ عبس مکی ہے۔اوراس کی آیات کی اجمالی تعداد دمشقی کے مطابق 40، بصری حمصی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور ابوجعفر کے نزدیک 41 اور کوفی مکی اور شیبۃ بن نصاح کے نزدیک 42 ہے۔

سورۃ عبس میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے، جن میں سے ایک متاعا لکم ولأنعامکم سورۃ نازعات میں گذر چکا ہے۔ باقی دو کو بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

www.KitaboSunnat.com

طَعَامِهِ الْكُلُّ سِوٰى يَزِيْدِهِمُ وَالصَّآخَّةُ اعْدُدُ لِسِوٰى دِمَشْقِهِمُ

ترجمہ: ''طعامہ کو علماے عدد میں سے یزید کے سوا تمام نے شمار کیا ہے، اور الصآخۃ کو دمشقی کے سوا علماء عدد کے لیے شمار کر۔''

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس شعر میں دو مقام بیان کیے ہیں۔

① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ﴾(24) پر امام ابوجعفر یزید بن قعقاع رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ تمام علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں متروک ہے۔ یہ مقام ان چھ مقامات میں سے ہے جن میں امام ابوجعفر اور امام شیبہ بن نصاح رحمۃ اللہ علیہ نے اختلاف کیا ہے۔

وجہ العد: ماقبل کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: مابعد کے ساتھ عدم موازنت اور عدم مشاکلت ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ﴾(33) پر دمشقی کے علاوہ تمام علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دمشقی کے ہاں متروک ہے۔

وجہ العد: الصَّآخَّةُ کو شمار کرنے کی وجہ کلام تام ہے۔

وجہ الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام اور عدم مشاہت ہے۔

سورۃ التکویر والانشقاق والطارق

سورۃ التکویر:

سورۃ التکویر مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد امام ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

28 ہے جبکہ باقیوں کے نزدیک 29 ہے۔

سورة التکویر میں ایک اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَتَذْهَبُونَ عَنْ سِوَى يَزِيدِهِمُ ....

ترجمہ: ''اور تذھبون یزید کے سوا علماء عدد سے معدود ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَـأَيْـنَ تَـذْهَـبُـونَ﴾ (26) پر امام یزید بن قعقاع کے علاوہ تمام علماء عدد نے آیت شمار کی ہے۔ یہ مقام ان چھ مقامات میں سے ایک ہے۔ جن کے شمار میں امام شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام یزید رحمۃ اللہ علیہ نے باہم اختلاف کیا ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: طرفین کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

سورة الانفطار والمطففين

ان دونوں سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الانشقاق

سورۃ الانشقاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور دمشقی کے نزدیک 23، حمصی کے نزدیک 24 اور حجازی وکوفی کے نزدیک 25 ہے۔

سورۃ الانشقاق میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَكَادِحٌ كَدْحًا لَدَى حِمْصِيِّهِمُ ....

وَفَمُلَاقِيهِ لَهُ لَمْ يَسْـــرِ وَدَعْ يَـمِـيـنِهِ لِشَامٍ بَصْـرِي

كَذَاكَ ظَهْرِهِ ....

ترجمہ: ''اور کادح، کدحا دونوں مقام حمصی کے نزدیک معدود ہیں، اور فملاقیه کا شمار اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حمصی کے لیے جاری نہیں ہوا، اور بیمینہ کے شمار کو شامی اور بصری کے لیے چھوڑ دے، اسی طرح ظھرہ کو یعنی شامی اور بصری کے لیے چھوڑ دے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے اشعار میں پانچ مقامات بیان کیے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① ② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾(6) میں كَادِحٌ اور كَدْحًا دونوں مقامات پر حمصی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہیں۔

③ پھر فرماتے ہیں کہ ﴿كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ﴾(6) پر حمصی نے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ حمصی كَادِحٌ اور كَدْحًا پر آیت شمار کرتے ہیں اور فَمُلٰقِيْهِ پر نہیں کرتے، جبکہ دیگر فَمُلٰقِيْهِ پر شمار کرتے ہیں اور كَادِحٌ اور كَدْحًا پر نہیں کرتے۔

وجہ العد: فَمُلٰقِيْهِ پر آیت شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم مساوات ہے۔ نیز كَدْحًا کے شمار کے بعد پیچھے ایک آیت رہ جاتی ہے۔ اور ایک کلمہ پر مشتمل کوئی بھی آیت توقیف یا سماع کے بغیر ثابت نہیں ہوتی۔

④ ⑤ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ﴾(7) اور ﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ﴾(10) دونوں مقامات کو شامی اور بصری شمار نہیں کرتے جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہیں۔

وجہ العد: مشاکلت ہے۔

وجہ الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورة البروج

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الطلاق

سورۃ الطلاق بالاتفاق مکی ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اول کے نزدیک 16 جبکہ باقیوں کے ہاں 17 ہے۔

اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

.... وَعِندَ أَوَّلٍ كَيْدًا يَعُدُّ الْكُلُّ غَيْرَ الْأَوَّلِ

ترجمہ:''اور پہلے کیدا کو مدنی اول کے علاوہ تمام علماء عدد نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلے كَيْدًا یعنی ﴿إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا﴾ (15) کو مدنی اول کے علاوہ تمام علماء عدد نے شمار کیا ہے۔جبکہ مدنی اول نے ترک کردیا ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اول کی قید لگا کر دوسرے ﴿وَأَكِيدُ كَيْدًا﴾ (16) سے احتراز کرلیا ہے۔یہ تمام کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: كَيْدًا کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت اور دوسرے کے شمار پر اجماع ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورة الأعلىٰ والغاشية

مذکورہ دونوں سورتوں میں علماء عدد کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

سورة الفجر

سورۃ الفجر مکی ہے۔اسے مدنی بھی کہا گیا ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری کے ہاں 29 ہے،شامی اور کوفی کے ہاں 30 اور حجازی کے ہاں 32 ہے۔

سورۃ الفجر میں اختلافی مقامات کی تعداد پانچ ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

أُكْرَمَنِيْ لِلْحِمْصِ دَعْ وَنَعَّمَهُ   حِمْصٍ مَعَ الْحِجَازِ عَدًّا يَمَّمَهُ
حِجَازِ رِزْقَهُ وَيَتْلُوْهُ فِيْ   جَهَنَّمَ الشَّامِي عِبَادِي الْكُوفِيْ

ترجمہ: ''اکرمنی کو حمصی کے لیے چھوڑ دے، اور نعمہ کو حمصی نے حجازی کے ساتھ مل کر شمار کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ حجازی نے رِزْقَهُ کو شمار کیا ہے۔ اور جھنم کے شمار میں شامی نے اس حجازی کی پیروی کی ہے، عبادی کوفی کے لیے معدود ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ نے ان دو اشعار میں پانچ مقامات بیان کیے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

① مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ﴾(15) کو حمصی نے شمار نہیں کیا، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: انقطاع کلام ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات ہے۔

② مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ﴾(15) کو حمصی اور حجازی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

③ پھر فرماتے ہیں کہ ﴿فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ﴾(16) کو صرف حجازی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر نے شمار نہیں کیا۔ خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حجازی دونوں جگہ وَنَعَّمَهٗ اور رِزْقَهٗ پر آیت شمار کرتے ہیں۔ جبکہ حمصی پہلے مقام وَنَعَّمَهٗ کے شمار میں حجازی کی موافقت کرتے ہیں۔ اور باقی تمام علماء عدد دونوں مقامات پر ترک کرتے ہیں۔

وجه العد: وَنَعَّمَهٗ، رِزْقَهٗ دونوں کے شمار کی وجہ مابعد کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم کلام تام ہے۔

④ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۢ بِجَهَنَّمَ﴾(23) کے شمار میں شامی نے حجازی کی پیروی کی ہے۔ یعنی شامی اور حجازی دونوں شمار کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر یعنی کوفی اور بصری کے ہاں متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: کلام تام ہے۔

وجه الترك: ماقبل اور مابعد کے ساتھ عدم مشاکلت ہے۔

⑤ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي﴾ (29) پر کوفی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر نے نہیں کی۔

وجه العد: عِبٰدِي پر آیت شمار کرنے کی وجہ کلام تام اور مابعد کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: ماقبل کو شمار کرنے سے مابعد والی آیت چھوٹی رہ جاتی ہے، نیز مابعد کا ماقبل پر عطف ہو رہا ہے۔

سورة البلد

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الشمس والعلق والقدر

سورۃ الشمس بالاتفاق مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اور ایک قول کے مطابق مکی کے نزدیک 15 ہے۔ جبکہ باقیوں کے ہاں 16 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَعَقَرُوْهَا الْخُلْفُ لِلْمَكِّيِّ　　وَأَوَّلٍ وَاعْدُدْهُ لِلْحِمْصِيِّ

سِوَاهُ سَوّٰهَا..................　　..................

ترجمہ: ”فعقروها کو خلف کے ساتھ مکی اور مدنی اول کے لیے شمار کر، اور اس فعقروها کو حمصی کے لیے بلا خلف شمار کر، اس حمصی کے سوا علما عدد نے سواها کو شمار کیا ہے۔“

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا﴾ (14) کو مکی اور مدنی اول خلف کے ساتھ شمار کرتے ہیں۔ بعض ناقلین نے ان دونوں سے شمار اور بعض نے عدم شمار نقل کیا ہے۔ اور حمصی بلا خلف اس کو شمار کرتے ہیں۔ جبکہ باقیوں کے ہاں متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وجه العد: فَعَقَرُوْهَا کے شمار کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اس کے عدم شمار کی وجہ عدم انقطاع کلام ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا﴾ (14) کو غیر حمصی نے شمار کیا ہے، جبکہ حمصی کے ہاں متروک ہے۔ شعر میں سوّاہ کی ضمیر حمصی پر لوٹ رہی ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات ہے۔

سورة الليل والضحىٰ والشرح والتين

ان سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة العلق

سورۃ العلق بالاتفاق مکی ہے۔ اور سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد دمشقی کے نزدیک 18، عراقی اور حمصی کے نزدیک 19 اور حجازیوں کے ہاں 20 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

.... الَّذِیْ یَنْهٰی لَدَی   غَیْرِ الدِّمَشْقِیِّ رَوَاهُ عَدَدَا

لَمْ یَنْتَهِ اعُدُدْهُ لَدَی حِجَازِهِمْ   ....

ترجمہ: ''اَلَّذِیْ یَنْهٰی غیر دمشقی کے نزدیک بطور عدد شمار روایت کیا گیا ہے۔ لَمْ یَنْتَهِ کو حجازیوں کے نزدیک شمار کر۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰی﴾ (9) کو غیر دمشقی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دمشقی نے شمار نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

② پھر فرماتے ہیں کہ ﴿كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ﴾(15) کو حجازیوں نے شمار کیا ہے۔جبکہ دیگر نے شمار نہیں کیا۔

وجه العد: يَنْهٰى اور يَنْتَهِ دونوں کو شمار کرنے کی وجہ مابعد کے ساتھ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم کلام تام ہے۔

سورة القدر

سورة القدر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مدنی ہے۔جبکہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکی ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اور عراقی کے نزدیک 5، مکی اور شامی کے نزدیک 6 ہے۔اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں اختلافی مقام صرف ایک ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

.... وَثَالِثُ الْقَدْرِ لِمَكٍّ شَامِهِمْ

ترجمہ:''اور تیسرے اَلْقَدْرِ کو مکی اور شامی کے لیے شمار کیا گیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تیسرے اَلْقَدْرِ یعنی ﴿لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾(3) کو مکی اور شامی نے شمار کیا ہے جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ثالث 'تیسرے کی قید لگا کر پہلے فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور دوسرے مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ سے احتراز کرلیا ہے۔یہ دونوں مقامات تمام علماء عدد کے ہاں معدود ہیں۔

وجه العد: مشاکلت اور اس سورۃ میں اس کے نظائر کو شمار کرنا ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

سورة البينة والزلزلة

سورۃ البینۃ مدنی ہے۔حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مکی ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی اور کوفی کے ہاں 8 جبکہ دیگر کے ہاں 9 ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَالدِّينَ عَنْ بَصرٍ وَشَامٍ قَدْ وَقَعْ ....

ترجمہ: ''اور لفظ الدِّيْنَ کا شمار تحقیق بصری اور شامی سے واقع ہوا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾(5) پر بصری اور شامی نے آیت شمار کی ہے۔ جبکہ دیگر حجازیین اور کوفی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: اس کے نظائر کو شمار کرنے پر اجماع ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

سورۃ الزلزلۃ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مجاہد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ھمام رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق مدنی ہے۔ جبکہ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور معمر عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مکی ہے۔

اس کی آیات کی اجمالی تعداد کوفی اور مدنی اول کے نزدیک 8، جبکہ دیگر کے ہاں 9 ہے۔

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں ایک اختلافی مقام ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

.... لِلْكُوفِ أَشْتَاتًا مَعَ الْأَوَّلِ دَعْ

ترجمہ: ''کوفی کے لیے مدنی اول کے ساتھ اَشْتَاتًا کے شمار کو چھوڑ دے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا﴾(6) کو کوفی اور مدنی اول شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام اور مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة العاديات

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة القارعة

سورۃ القارعۃ مکی ہے۔ اس کی آیات کی اجمالی تعداد بصری اور شامی کے نزدیک 8، حجازی کے نزدیک 10 اور کوفی کے نزدیک 11 ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد تین ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

وَعَدَّ كُوفٍ عِنْدَ أُولَى الْقَارِعَةُ / كِلَا مَوَازِينُهُ حِجَازٍ تَبِعَهُ

ترجمہ: ''اور کوفی نے پہلے اَلْقَارِعَةُ کو شمار کیا ہے، دونوں مَوَازِیْنُهٗ کے شمار میں حجازی نے اس یعنی کوفی کی پیروی کی ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے ﴿اَلْـقَـارِعَةُ﴾(1) کو کوفی نے شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔ مصنف رحمہ اللہ نے أولــی پہلے کی قید لگا کر دوسرے اور تیسرے ماالقارعة دونوں سے احتراز کرلیا ہے۔ یہ دونوں مقامات بالاجماع معدود ہیں۔

② ③ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دونوں مَوَازِیْنُهٗ یعنی ﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ﴾ (6) اور ﴿وَاَمَّـا مَـنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ﴾ (8) کو کوفی کی اتباع میں حجازی نے بھی شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر یعنی بصری اور شامی کے ہاں متروک ہیں۔

وجه العد: اَلْقَارِعَةُ اور مَوَازِیْنُهٗ دونوں کے شمار کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم تمام کلام ہے۔

سورة التكاثر

اس سورۃ میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

من سورة العصر الى آخر القرآن الكريم

سورة العصر:

سورۃ العصر مکی ہے۔اس کی آیات کی اجمالی تعداد بالاتفاق تین ہے۔

اس سورۃ میں اختلافی مقامات کی تعداد دو ہے۔مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَالْعَصْرِ دَعْ لِلثَّانِ عَكْسُ الْحَقِّ ....

ترجمہ:''اور والعصر کو مدنی ثانی کے لیے چھوڑ دے۔اس کے برعکس حکم ہے الحق میں۔''

شرح: ① مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وَالْعَصْرِ کو مدنی ثانی آیت شمار نہیں کرتے،جبکہ دیگر کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: وَالْعَصْرِ کو شمار کرنے کی وجہ مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

② مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾(3) کا حکم وَالْعَصْرِ کے حکم کے برعکس ہے۔یعنی یہاں الحق پر مدنی ثانی آیت شمار کرتے ہیں۔جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔خلاصہ کلام یہ ہوا کہ جو والعصر پر آیت شمار کرتے ہیں وہ بِالْحَقِّ پر آیت شمار نہیں کرتے اور یہ مدنی ثانی کے علاوہ تمام علماء عدد ہیں اور جو وَالْعَصْرِ پر آیت شمار نہیں کرتے وہ بِالْحَقِّ کو شمار کرتے ہیں۔اور وہ اکیلے مدنی ثانی ہیں

وجه العد: بِالْحَقِّ پر آیت شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورۃ کی تین آیات ہونے پر اجماع ہو چکا ہے۔

وجه الترك: عدم مساوات ہے۔

سورة الهمزة والفيل

ان دونوں سورتوں میں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة القريش

سورۃ القریش مکی ہے۔ صاحب ''اتحاف'' فرماتے ہیں کہ جمہور کے نزدیک یہ سورۃ مکی ہے۔

اگر چہ اسے مدنی بھی کہا گیا ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد عراقی اور دمشقی کے ہاں 4 حجازی اور حمصی کے ہاں 5 ہے۔ اس سورۃ میں ایک ہی اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

جُوعٍ نَفَى الْعِرَاقِ وَالدِّمَشْقِيُّ ....

ترجمہ: ''جوع کے شمار کی عراقی اور دمشقی نے نفی کی ہے۔''

شرح: مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ﴿الَّذِیٓ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ﴾ (4) پر عراقی یعنی کوفی اور بصری اور دمشقی آیت شمار نہیں کرتے، جبکہ دیگر یعنی مدنیان، مکی اور حمصی کے ہاں معدود ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: عدم انقطاع کلام ہے۔

سورة الماعون

سورۃ الماعون مکی ہے۔ سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اور قتادہ رحمہ اللہ کے نزدیک مدنی ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک اس کا بعض حصہ مکی ہے۔ جو العاص بن وائل السہمی کے بارے میں نازل ہوا، اور بعض حصہ مدنی ہے جو منافقین کے بارے میں نازل ہوا۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد حجازی اور دمشقی کے نزدیک 6، عراقی اور حمصی کے نزدیک 7 ہے۔ اس سورۃ میں ایک اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهُمْ يُرَآءُوْنَ عِرَاقٍ حِمْصِهِمْ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ترجمہ: ''اور لفظ هُمْ يُرَآءُوْنَ کو عراقی اور ان میں سے حمصی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ﴾ (6) کو عراقی اور حمصی نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر یعنی حجازیین اور دمشقی کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

سورة الكوثر والكافرون والنصر و المسد

ان سورتوں میں علماء عدد کے ہاں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

سورة الاخلاص

سورة الاخلاص سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور ھمام عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مکی ہے۔ اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد عراق اور مدنی کے ہاں 4، اور مکی اور شامی کے ہاں 5 ہے۔ اس سورۃ میں ایک ہی اختلافی مقام ہے جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

يَلِدُ مَعَ الْوَسْوَاسِ مَلِّكْ شَامِهِمْ ....

ترجمہ: ''لفظ يَلِدْ اور اس کے ساتھ الْوَسْوَاسِ دونوں کو مکی اور شامی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿لَمْ يَلِدْ﴾ (3) کو مکی اور شامی نے آیت شمار کیا ہے۔ جبکہ دیگر کے ہاں متروک ہے۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: اتصال کلام ہے۔

سورة الفلق

اس سورہ میں کوئی اختلافی مقام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الناس

سورۃ الناس سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مدنی ہے۔ جبکہ بعض نے مکی بھی کہا ہے۔

اس سورۃ کی آیات کی اجمالی تعداد مدنی اور عراقی کے ہاں 6، اور مکی اور شامی کے ہاں 7 ہے۔ اس سورۃ میں ایک ہی اختلافی مقام ہے۔ جسے بیان کرتے ہوئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

.... يَلِدُ مَعَ الْوَسْوَاسِ مَلِّكْ شَامِهِمُ

ترجمہ: ''لفظ یَلِدُ کے ساتھ ساتھ الْوَسْوَاسِ دونوں کو مکی اور شامی نے شمار کیا ہے۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ﴾ (4) پر مکی اور شامی آیت شمار کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ الاخلاص میں لَمْ يَلِدْ پر آیت شمار کرتے ہیں۔ جبکہ دیگر کے ہاں یہ دونوں مقامات ہی متروک ہیں۔

وجه العد: مشاکلت ہے۔

وجه الترك: مابعد کے ساتھ عدم مساوات ہے۔

آخر میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِي الْخِتَامِ الْحَمْدُ مَعْ صَلَاتِيَ لِلْمُصْطَفَى وَآلِـهِ الْـهُدَاةِ

ترجمہ: ''اور اختتام میں، میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں، اس کے ساتھ ہی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی ہدایت یافتہ آل پر درود ہدیہ تبریک کرتا ہوں۔''

شرح: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح کتاب کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجتے ہوئے کیا تھا۔ اسی طرح اسے اختتام پذیر کر رہے ہیں۔ اور کتاب ختم کرتے ہوئے بھی اس کی زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام سے نغمہ ریز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ کی توفیق اور فضل وکرم سے اس کتاب کی ترتیب اور اختصار مکمل ہو چکا ہے۔ والحمدللہ علی ذالک۔

یہ کتاب بروز جمعۃ المبارک تیس(30) ذوالقعدہ 1427ھ مطابق 22 دسمبر 2006 کو مکمل ہوئی۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اسے شرف قبولیت سے نوازے، اور ہر زمانے اور ہر جگہ اہل قرآن کو اس سے نفع دے۔ اور اس کو اپنی رضا کے لیے خاص کر دے اور اسے روزِ قیامت میرے اعمال صالحہ میں شامل کر دے۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

خادم القرآن وقراءاتہ

ابومصعب محمد ابراہیم

میر محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

الفرائد الحسان فی عد آی القرآن

نظم: از الشیخ عبدالفتاح القاضی

شیخ معهد القراء ات بالأزهر الشریف

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

أَحْمَدُ رَبِّی وَ أُصَلِّی سَرْمَدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مِصْبَاحِ الْهُدَی
وَهَاكَ خُلْفَ عُلَمَآءِ الْعَدَدِ فِی الْآیِ مَنْظُوْمًا عَلَی الْمُعْتَمِدِ
سَمَّیْتُهُ الْفَرَآئِدَ الْحِسَانَا أَرْجُوْ بِهِ الْقَبُوْلَ وَالْإِحْسَانَا

سورۃ الفاتحه

وَالْكُوْفِ مَعْ مَكٍّ یَعُدُّ الْبَسْمَلَهْ سِوَاهُمَا أُوْلٰی عَلَیْهِمْ عُدَّلَهْ

سورۃ البقرہ

مَابَدْؤُهٗ حَرْفُ التَّهَجِّی الْكُوْفِ عَدْ لَاالْوِتْرِ مَعْ طٰس مَعْ ذِی الرَّا اعْتَمَدْ
وَأَوَّلَا الشُّوْرٰی لِحِمْصِیٍّ یُعَدْ مُوَافِقًا لِلْكُوْفِ فِیْمَا قَدْ وَرَدْ
وَعَدَّ شَامِیٌّ أَلِیْمٌ أَوَّلَا سِوَاهُ مُصْلِحُوْنَ عَنْهُ نُقِلَا
وَخَآئِفِیْنَ عُدَّ لِلْبَصْرِیِّ وَثَانِیَ الْأَلْبَابِ لِلشَّامِیِّ
كَالثَّانِ وَالْعِرَاقِ ثُمَّ ثَانِیْ خَلَاقِ اتْرُكَنَّهُ لِلثَّانِیْ
وَ یُنْفِقُوْنَ الثَّانِ عَدَّ الْمَكِّ وَأَوَّلٌ أَیْضًا بِدُوْنِ شَكِّ
وَتَتَفَكَّرُوْنَ فِی الْأُوْلٰی وَرَدْ لِلثَّانِیْ وَالشَّامِیْ وَكُوْفٍ فِی الْعَدَدْ
مَعْرُوْفًا الْبَصْرِیْ وَمَعْهُ قَدْوَلِیْ ثَانِ لَدَی الْقَیُّوْمِ مَعْ مَكٍّ جَلِیْ
عَدَّ إِلَی النُّوْرِ الْمَدِیْنِی الْأَوَّلُ وَخُلْفُ مَكٍّ فِیْ شَهِیْدٌ یُهْمَلُ

سورۃ آل عمران

وَغَیْرُ شَامٍ أَوَّلَ ا لْإِنْجِیْلِ عَدْ وَالثَّانِ لِلْكُوْفِیْ بِهٖ قَدِ انْفَرَدْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَغَيْــرُهُ الــفُــرْقَــانَ إِسْــرَائِيْلَا لِلْبَصْـرِ وَالْحِمْصِيِّ عِنْدَ الْأُوْلَى
مِـمَّــا تُــحِبُّــوْنَ لِـمَكِّ أُثْبِـتِ وَلِـلــدِّمَشْــقِــيِّ كَـذَا مَـعْ شَيْبَةِ
مَـقَــامُ إِبْـرَاهِيْـمَ لِلشَّـامِـيْ وَرَدْ كَـذَا أَبُـوْ جَـعْـفَـرٍ أَيْضًا فِي الْعَدَدْ

سورة النساء

لِـكُـوْفِ السَّبِيْـلَ وَالشَّــامِيْ يُعَدْ وَذَا أَلِيْـمًـــــا آخِـرًا بِهِ انْفَـــرَدْ

سورة المائدة

وَبِــالْــعُــقُـوْدِ عَـنْ كَثِيْـرٍ أُهْـمِلَا كُــوْفٍ وَغَــالِبُـوْنَ بَـصْـرٍ نَـقَلَا

سورة الأنعام والأعراف

قَــدْ عُـدَّ وَالـنُّـوْرَ لَـدٰى مَـكِّيِّهِـمْ وَالْـمَـدَنِـي الْأَوَّلِ وَالثَّــانِيْ وُسِمْ
وَبِــوَكِيْــلٍ أَوَّلًا كُــوْفٍ يَـرٰى وَغَيْــرُهُ فِــيْ مُسْتَــقِيْـمٍ آخِـرًا
كَـفَـيَـكُـوْنُ الـدِّيْـنَ شَـامٍ بَصْرِى ثُــمَّ تَـعُـوْدُوْنَ لِـكُـوْفٍ يَـجْـرِيْ
وَاعْـدُدْ مِـنَ الـنَّــارِ وَإِسْرَائِيْلَ فِيْ ثَــالِثِهَــا عَـنِ الْـحِجَـازِيِّ اقْتُفِـيْ

سورة الانفال و التوبة

فِيْ يُغْلَبُوْنَ الشَّامِ كَالْبَصْرِي اتَّبِعْ أَوَّلَ مَـفْـعُـوْلًا عَـنِ الْـكُـوْفِـيِّ دَعْ
بِالْمُؤْمِنِيْنَ الْكُلُّ لَا الْبَصْرِيُّ عَدْ وَالْـمُشْرِكِيْنَ الثَّانِيْ لِلْبَصْرِيْ وَرَدْ
وَالْـقَيِّـمُ الْـحِـمْـصِـيُّ عَـدًّا نَقَلَهْ وَلِـلــدِّمَـشْــقِــيِّ أَلِيْـمًــا أَوَّلَـهْ
ثَـمُـوْدَ عِـنْـدَ الْـمَـدَنِـيِّ الْأَوَّلِ عُـدَّ كَـذَا لِـلثَّـانِ وَالْـمَكِّيْ انْقُلِ

سورة یونس علیہ السلام

وَالشَّـامِ لَـفْـظَ الـدِّيْـنَ وَالصُّدُوْرِ عَدْ وَالشَّـــاكِرِيْنَ لِسِوَاهُ يُعْتَمَدْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة هود

لِلْكُوفِ وَالْحِمْصِيِّ تُشْرِكُونَ عُدْ * ثَانِي لُوطٍ عَنْهُ كَالْبَصْرِيِّ رُدْ

سِجِّيلٍ الْمَكِّي مَعَ الثَّانِي انْتَمٰى * وَعُدَّ مَنْضُودٍ لَدَى سِوَاهُمَا

وَمُؤْمِنِينَ الْحِمْصِ مَعْ حِجَازِهِمْ * مُخْتَلِفِينَ اعْدُدْهُ عَنْ شَامِيِّهِمْ

كَذَا الْعِرَاقِيُّ وَعَا مِلُونَا * هُمْ مَعَ الْأَوَّلِ نَاقِلُونَا

سورة الرعد

جَدِيدِ النُّورُ سِوَى الْكُوفِيِّ عَدْ * وَلِلدِّمَشْقِيِّ الْبَصِيرُ يُعْتَمَدْ

سُوْءُ الْحِسَابِ عَدَّ شَامٍ أَوَّلَا * وَقَبْلَهُ الْبَاطِلُ لِلْحِمْصِي انْجَلَا

مِنْ كُلِّ بَابٍ عَدَّهُ الْبَصْرِيُّ * وَأَيْضًا الشَّامِيُّ وَالْكُوفِيُّ

سورة ابراهيم عليه السلام

عَنِ الْعِرَاقِيِّ كِلَا النُّورِ امْنَعَا * ثَمُودَ بِصْرٍ مَعْ حِجَازِيٍّ وَعٰى

جَدِيدِ الْكُوفِي وَ شَامٍ نَقَلَا * مَعْ أَوَّلٍ وَفِي السَّمَآءِ أَوَّلَا

دَعْ عَنْهُ وَالنَّهَارَ غَيْرُ الْبَصْرِي * وَالظَّالِمُونَ عِنْدَ شَامٍ يَسْرِي

سورة الاسراء والكهف

سُجَّدًا الْكُوفِي هُدًى لِلشَّامِ دَعْ * قَلِيلٌ الثَّانِي غَدًا لَهُ امْتَنَعْ

زَرْعًا نَفَى الْأَوَّلُ مَعْ مَكِّيِّهِمْ * كَأَبَدًا بَعْدُ لِثَانٍ شَامِهِمْ

سَبَبًا الْأُولٰى كَزَرْعًا فِي الْعَدَدْ * وَعَدَّ بَا قِيهَا الْعِرَاقِيُّ اعْتَمَدْ

وَقَوْمًا أُولَى الْكُوفِ مَعْ ثَانٍ فَقَدْ * أَعْمَالًا الشَّامِيُّ مَعَ الْعِرَاقِ عَدْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة مريم علیہا السلام

أَوَّلُ إِبْــرَاهِيــمَ لِــلْــمَــكِّــيِّ مَعُ ثَــانٍ وَأُولَــى مَــدًا الْـكُــوفِــي مَــنَــعْ

سورة طه علیہ السلام

مَـعًــا كَثِيــرًا عِــنْـدَ بَـصْـرٍ أُهْمِلَا مِـنِّــيْ دِمَشْـقِـيٌّ حِـجَـازِيٌّ تَلَا
فِيْ الْيَمِّ حِمْصٍ تَحْزَنْ إِسْرَائِيلَ مَعُ مَـدْيَـنَ مُـوسَـى أَنْ لِشَـامِيٍّ تَقَعُ
فُتُـونًـا الْبَـصْـرِي وَشَـامٍ أَتْبَعَـا كُـوفٍ لِـنَـفْسِيْ مَعَهُ شَامِيٌّ وَعَى
غَشِيَهُـمْ فِـيْ الثَّـانِ كوفٍ أسِفًـا لِـلْـمَـدَنِـي الْأَوَّلِ وَالْـمَكِّيِّ اعْرِفَا
لِلثَّـانِ أَلْـقَـى السَّـامِرِيُّ فَـارْدُدَا وَحَسَــنًــا قَـوْلًا وَلَا لَـهُ اعْـدُدَا
إِلٰــهُ مُــوسَــى عِـنْـدَمَكِّ رُوِيَــا مَـعْ أَوَّلٍ وَلَهُـمَــا اتْـرُكْ نَسِيَــا
رَأَيْتَهُــمْ ضَـلُّـوا لِـكُـوفٍ اعْـدُدَا وَصَـفْـصَـفًا عَنِ الْحِجَازِيِّ ارْدُدَا
مِنِّــيْ هُـدًى وَثَـانِـيَ الدُّنْيَـا يَـرُدْ كُوفٍ وَحِمْصِيٌّ وَضَنْكًا عَنهُ عُدْ

سورة الانبياء و الحج

يَـضُـرُّكُـمْ كُـوفٍ مَـعَ الْحَمِيمُ مَعُ مَـــا بَعْدَهُ ثَمُودُ لِلشَّـــامِيِّ دَعُ
لُـوطٍ لِشَــامِـيٍّ مَـعَ الْبَـصْرِي اتْرُكْ وَالْـمُسْلِمِينَ الْخُلْفُ لِلْمَكِّيْ حُكِيْ

سورة المومنين والنور

هَـارُوْنَ لِـلْكُوفِيِّ وَالْحِمْصِيُّ يُرَدْ وَالشَّـامِ كَـا الْعِرَاقِ وَالْآصَالِ عَدْ
وَاعْـدُدْ لِهٰـؤُلَآءِ بِـالْأَبْـصَـــــارِ وَدَعْ لِـحِـمْـصٍ لِأُولِى الْأَبْصَـارِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الشعراء

أَوَّلَ تَعْلَمُونَ كُوفٍ أَهْمَلَهُ ثَالِثَ تَعْبُدُونَ بَصْـــرٍ حَظَلَهُ
بِهِ الشَّيَاطِيْنُ اعْدُدَنْ لِكُلِّهِمْ لَا الْمَدَنِي الْأَخِيرِ مَعْ مَكِّيِّهِمْ

سورة النمل والقصص

وَلِـلْـحِـجَـازِيِّ شَـدِيْـدٍ اعْـدُدَا وَعِـنْـدَ كُـوفِـيٍّ قَـوَارِيْـرَ أُرْدُدَا
لِـلْـكُـوفِ يَسْقُوْنَ اتْرُكَا وَالطِّيْنِ لِـلْـحِـمْـصِ عُـدَّ عَكْسُ يَقْتُلُوْنِ

سورة العنكبوت

وَأَوَّلَ السَّبِيْلَ لِلْحِمْـــصِيِّ مَعَ الْحِجَازِى الدِّيْنَ لِلْبَصْرِيِّ
كَذَا الدِّمَشْقِيُّ وَيُؤْمِنُوْنَ قَدْ عُدَّ لِحِمْصٍ آخِرًا كَمَـا وَرَدْ

سورة الروم

الـرُّوْمُ لِلثَّـانِيْ وَلِـلْمَكِّيْ يُرَدُّ وَخُـلْـفُـهُ فِي يُغْلَبُوْنَ لَا يُـعَـدُ
سِنِيْـنَ لِلْأَوَّلِ وَالْـكُـوْفِ اهْمِلِ وَالْـمُـجْـرِمُـوْنَ الثَّـانِ عَـدُّ الْأَوَّلِ

سورة لقمان و السجدة

والدِّيْنَ لِلشَّامِيِّ وَالْبَصْرِيِّ جَدِيْدٍ الْحِجَازِ مَعْ شَامِيِّ

سورة سبا و فاطر

شَـــامٍ شِـمَـــالٍ وَشَـدِيْـدٌ أَوَّلَا وَمَــعُــهُ بَـصْـرِيٌّ شَـدِيْـدٌ نَـقَلَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وَتَشْكُرُوْنَ عِنْدَ حِمْصٍ لَا يُعَدْ نَذِيْرٌ الأَوَّلُ عَنْهُ مَا وَرَدْ
وَالْحِمْصِ وَالْبَصْرِى جَدِيْدٍ أُهْمَلَا وَفِى الْبَصِيْرُ النُّوْرُ بَصْرٍ حَظَلَا
مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِلدِّمَشْقِيِّ امْتَنَعْ وَأَنْ تَزُوْلَا عِنْدَ بَصْرِيِّ وَقَعْ
تَبْدِيْلًا اعْدُدْهُ لَدَى الْبَصْرِيِّ وَالْمَدَنِى الْأَخِيْرِ وَالشَّامِيِّ

سورة الصافات و ص

وَغَيْرُ حِمْصٍ جَانِبٍ وَالْعَكْسُ لَهُ فِى التِّلْوِ يَعْبُدُوْنَ بَصْرٍ أَهْمَلَهُ
ثَانِيْ يَقُوْلُوْنَ يَزِيْدُ أُهْمَلَا وَالْكُوْفِ ذِى الذِّكْرِ لَهُ قَدْ نُقِلَا
غَوَّاصٍ اعْدُدَنْ لِغَيْرِ الْبَصْرِىُ وَغَيْرِ حِمْصِيِّ عَظِيْمٌ يُجْرِى
أَقُوْلُ لِلْكُوْفِيِّ وَالْحِمْصِى اثْبِتَا وَالْخَلْفُ لِلْبَصْرِيِّ فِيْهِ قَدْأَتَى

www.KitaboSunnat.com

سورة الزمر

يَخْتَلِفُوْنَ أَوَّلًا لَا الْكُوْفِ عَدْ مَعْهُ الدِّمَشْقِىُ ثَانِىَ الدِّيْنِ اعْتَمَدْ
كُوْفٍ لَهُ دِيْنِى وَهَادٍ ثَانِيَا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ عَنْهُ رُوِيَا
بَشِّرْ عِبَادِىْ عِنْدَ مَكِّ ارْدُدَا مَعَ أَوَّلٍ لَأَنْهَارُ عَنْهُمَا اعْدُدَا

سورة غافر و فصلت والشورىٰ

يَوْمَ التَّلَاقِ لِلدِّمَشْقِيِّ احْظُلَا وَعَكْسُ ذَا فِى بَارِزُوْنَ نُقِلَا
وَدَعْ لِكُوْفٍ كَاظِمِيْنَ وَاتْرُكِ لِلثَّانِ وَالْبَصْرِى الْكِتَابَ قَدْ حُكِى
ثَانِ دِمَشْقِيٍّ وَالْبَصِيْرُ عَنْهُمَا وَيُسْحَبُوْنَ الْكُوْفِ عَدَّ مَعْهُمَا
وَفِى الْحَمِيْمِ أَوَّلٌ مَكِّىٌّ وَتُشْرِكُوْنَ الْكُوْفِ وَالشَّامِىُّ
ثَمُوْدَ إِذْ لِلْبَصْرِ دَعْ وَالشَّامِى وَالْكُوْفِ وَالْحِمْصِىُّ كَالْأَعْلَامِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة الزخرف والدخان

مَهِينٌ الْحِجَازِ مَعْ بَصْرِيِّهِمْ وَلَيَقُولُنَّ عَنْ كُوفِيِّهِمْ
شَجَرَةَ الزَّقُّومِ لِلْمَكِّيِّ دَعْ كَالثَّانِ وَالْحِمْصِيْ كَمَا عَنْهُمْ وَقَعْ
وَفِي الْبُطُوْنِ أَوَّلٌ قَدْ أُهْمِلَا مَعْهُ الدِّمَشْقِيُّ كَمَا قَدِ انْجَلَا

سورة القتال

ضَرْبَ الرِّقَابِ وَالْوَثَاقَ اعْدُدْهُمَا كَذَاكَ مِنْهُمْ لِحِمْصٍ انْتَمَى
أَوْزَارَهَا يُسْقِطُهَا الْكُوفِيُّ ثَانِيَ بَالَهُمْ نَفَى الْحِمْصِيُّ
وَمِثْلُهُ أَقْدَامَكُمْ وَالْبَصْرِيْ لِلشَّارِبِيْنَ مَعَ حِمْصٍ يُجْرِيْ

سورة الطور و النجم

وَالطُّوْرِ فِي عَدِّ الْحِجَازِيْ أُهْمِلَا وَالشَّامِ دَعًّا مَعَ كُوفٍ نَقَلَا
عَمَّنْ تَوَلَّى الشَّامِ شَيْئًا آخِرَا كُوفٍ وَدُنْيَا لِلدِّمَشْقِيِّ احْظُرَا

سورة الرحمن

لِشَامِ الرَّحْمٰنُ مَعَ كُوفٍ وَرَدْ ثُمَّ الْمَدِيْنِيْ أَوَّلَ الْإِنْسَانَ رَدْ
وَأَسْقَطَ الْمَكِّيُّ لِلْأَنَامِ كَتَانِ نَارٍ لِلْعِرَاقِ الشَّامِيْ
وَالْمُجْرِمُوْنَ ثَانِيًا لِلْكُلِّ إِلَّا لِبَصْرِيٍّ كَمَا فِي النَّقْلِ

سورة الواقعه

كُوفٍ وَحِمْصٍ أَوَّلَ الْمَيْمَنَةِ قَدْ أَسْقَطَا كَأَوَّلِ الْمَشْأَمَةِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مَـوْضُـوْنَةٍ لِـلْبَـصْرِ وَالشَّامِيْ ارْدُدِ ‏ ‏ ‏ ‏ لِـلثَّـانِ وَالْـمَـكِّـيْ أَبَـارِيْقِ اعْدُدِ
وَأَوَّلَ وَالْـكُـوْفِ عِـــيْنٌ رَوَيَـــا ‏ ‏ ‏ ‏ تَـأْثِيْـمًــا أَوَّلَ وَمَلِكٍ نَـفْيَــــا
أُوْلَى الْيَمِيْنِ الْكُوْفِ مَعَهُ الثَّانِ رَدْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَلَيْـــسَ إِنْشَـآءً لِبَـصْـرِيِّ يُـعَـدْ
أُوْلَـى الشِّـمَــالِ يُسْقِطُ الْكُوْفِيُّ ‏ ‏ ‏ ‏ أُوْلَـى حَـمِيْـمٍ يَتْـرُكُ الْـمَـكِّـيُّ
وَاعْـدُدْ يَـقُـوْلُوْنَ لِمَلِكٍ حِمْصِيْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَالْأَوَّلُـوْنَ عَـــــنْهُ دَعْ بِالنَّصِّ
وَالْآخِـرِيْـنَ اعْـدُدْهُ لِـلْمَــــكِّيِّ ‏ ‏ ‏ ‏ وَالْـكُـوْفِ وَالْأَوَّلِ وَالْبَـصْـرِيِّ
عَـدَّ لَـمَـجْـمُوْعُوْنَ ثَانِ شَامِهِـمْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَعَـنْ دِمَشْـقِـيِّ وَرَيْـحَـانٌ وَسِمْ

سورة الحديد و المجادلة

قَبْـلِـهِ الْـعَـذَابُ عَـنْ كُـوْفِيِّهِـمْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَعَـدَدُ الْإِنْـجِيْلَ عَـنْ بَـصْـرِيِّهِمْ
وَفِـي الْأَذَلِّيْـنَ الْـمَـدِيْنِـي الثَّـانِيُ ‏ ‏ ‏ ‏ وَأَيْـضًــا الْـمَـكِّـيُّ يُهْـمِلَانِ

سورة الطلاق والتحريم والملك

وَلِـلـدِّمَشْـقِيِّ عَـدَدُ الْآخِـرِ جَـا ‏ ‏ ‏ ‏ وَالثَّـانِ مَـعَ مَلِكٍ وَكُوْفِ مَخْرَجَا
لِأَلْبَـابِ فَـاعْـدُدْ لِـلْمَدِيْنِي الْأَوَّلِ ‏ ‏ ‏ ‏ قَـدِيْـرٌ الْأَنْـهَـارُ لِـلْـحِـمْصِي انْقُلِ
ثَـانِـيْ نَـذِيْـرٌ لِـلْـحِجَـازِيِّيْنَ قَدْ ‏ ‏ ‏ ‏ عُـدَّ سِـوْى يَـزِيْـدِهِـمْ فَمَا اعْتَمَدْ

سورة الحاقة والمعارج

الْـحَـاقَّةُ الْأُوْلَـى رَوَى الْكُوْفِيُّ ‏ ‏ ‏ ‏ ثُـمَّ حُسُـوْمًـا عَـدَّهُ الْـحِـمْصِيُّ
شِـمَـــــالِـهِ عَدَّ حِجَــازِيُّهُـمْ ‏ ‏ ‏ ‏ وَسَـــنَةٍ غَـيْـــرُ دِمَشْـــقِيِّهِـمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سورة نوح علیہ السلام والجن

وَنُورًا الْحِمْصِيْ سُوَاعًا أَهْمِلَا | لَهُ وَلِلْكُوفِيْ كَمَا قَدْ نُقِلَا
نَسْرًا لِثَانٍ حِمْصٍ الْكُوفِيِّ | كَثِيرًا الْأَوَّلُ مَعَ مَكِّيِّ
وَنَارًا اعْدُدْهُ عَنِ الْبَصْرِيكَشْ | وَلِلْحِجَازِيِّينَ وَالشَّامِيِّ
وَأَحَدٌ ذُو الرَّفْعِ عُدَّهُ لَدَى | مَكِّيِّهِمْ وَاتْرُكْ لَهُ مُلْتَحَدَا

سورة المزمل والمدثر

وَقَبْلَ قُمْ كُوفٍ دِمَشْقٍ أَوَّلُ | ثُمَّ جَحِيمًا غَيْرُ حِمْصٍ يَنْقُلُ
رَسُولًا الْمَكِّي وَخُلْفُ الثَّانِي | لَهُ وَشِيبًا كُلُّهُمْ لَا الثَّانِي
كَيَتَسَاءَلُونَ وَالْمَكِّيُّ رَدْ | الْمُجْرِمِينَ مَعْ دِمَشْقٍ فِي الْعَدَدْ

سورة القيامة والنبأ

لِلْكُوفِ تَعْجَلَ بِهِ مَعْ حِمْصِهِمْ | قَرِيبًا الْبَصْرِي وَخُلْفُ مَكِّهِمْ

سورة النازعات و عبس

أَنْعَامِكُمْ مَعًا لِشَامٍ بَصْرِي | دَعْ وَالْحِجَازِيْ مَنْ طَغَى لَا يُجْرِي
طَعَامِهِ الْكُلُّ سِوَى يَزِيدِهِمْ | وَالصَّآخَّةُ اعْدُدْ لِسِوَى دِمَشْقِهِمْ

سورة التكوير والانشقاق والطارق

وَتَذْهَبُونَ عَنْ سِوَى يَزِيدِهِمْ | وَكَادِحٌ كَدْحًا لَدَى حِمْصِيِّهِمْ
وَفَمُلَاقِيهِ لَهُ لَمْ يَسْرِ | وَدَعْ يَمِينِهِ لِشَامٍ بَصْرِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كَــذَاكَ ظَهْــرِهِ وَعِــنْــدَ أَوَّلِ ‏ كَيْدًا يَـعُـدُّ الْـكُـلُّ غَيْـرَ الْأَوَّلِ

سورة الفجر

أَكْرَمَنِي لِلْحِمْصِ دَعْ وَنَعَّمَهُ ‏ حِمْصٍ مَعَ الْحِجَازِ عَدًّا يَمَّمَهُ
حِــجَازِ رِزْقَــهُ وَيَتْــلُوهُ فِي ‏ جَهَنَّمَ الشَّامِي عِبَادِي الْكُوفِي

سورة الشمس والعلق والقدر

فَـعَـقَــرُوهَــا الْـخُـلْـفُ لِلْمَكِّيِّ ‏ وَأَوَّلِ وَاعْــدُدْهُ لِـلْــحِـمْـصِــيِّ
سِـوَاهُ سَـوَّاهَـا الَّـذِي يَنْهَى لَدَى ‏ غَيْــرِ الــدِّمَشْـقِـيِّ رَوَاهُ عَـدَدَا
لَـمْ يَنْتَهِ اعْدُدْهُ لَـدَى حِجَــازِهِمْ ‏ وَثَـالِـثُ الْـقَـدْرِ لِـمَكِّ شَـامِهِمْ

سورة البينة والزلزلة

وَالدِّينَ عَنْ بَصْرٍ وَشَامٍ قَدْ وَقَعْ ‏ لِلْكُوفِ أَشْتَاتًا مَعَ الْأَوَّلِ دَعْ

سورة القارعة

وَعَـدَّ كُـوفٍ عِـنْـدَ أُولَى الْقَارِعَةْ ‏ كِـلَا مَـوَازِيْـنُـهُ حِـجَـازٍ تَبِـعَـهُ

من سورة العصر الى آخر القرآن الكريم

وَالْـعَـصْـرِ دَعْ لِلثَّانِ عَكْسُ الْحَقِّ ‏ جُـوْعٍ نَـفَـى الْـعِرَاقِ وَالدِّمَشْقِي
وَهُـمْ يُـرَآءُونَ عِـرَاقِ حِـمْصِهِمْ ‏ يَـلِـدْ مَـعَ الْـوَسْوَاسِ مَكِّ شَامِهِمْ
وَفِـي الْـخِـتَـامِ الْحَمْدُ مَعْ صَلَاتِي ‏ لِـلْـمُـصْـطَـفَـى وَآلِــهِ الْــهُـدَاةِ

(تمّ والحمد لله)

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

كلية القرآن الكريم والتربية الاسلامية

کے اغراض ومقاصد

حاملین قرآن وسنت کی ایسی جماعت تیار کی جائے جو:

1. جہاں علوم شرعیت سے اپنے دلوں کو جلا بخشے وہاں اپنے کردار و گفتار سے عملی ثبوت دے۔
2. ایسے بھولے بھٹکے لوگوں کے لئے مشعل راہ بنے جو مستشرقین کے من گھڑت نظریات کے زیر اثر احادیث رسول اللہ ﷺ سے بدظنی کے باعث لہجات قرآنی (قراءات سبعہ وعشرہ) کے معجزنما تنوع کے منکر ہیں۔
3. برصغیر پاک وہند میں رائج درس نظامی کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءات کی مکمل تعلیم وتدریس کا انتظام کیا جائے تاکہ عالم غیر قاری اور قاری غیر عالم کے تصور کو ختم کر کے دونوں حقیقتوں کو یکجا کیا جائے جس سے ایک تو علماء وقراء کا وقار واحترام بڑھے اور دوسرا دین حنیف کی اصل روح نکھر کر سامنے آئے۔
4. ایسی تحقیقاتی کمیٹی (Research Council) کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جو تجوید وقراءات وعلوم قرآن ومعجزات قرآنی میں تحقیق وتدقیق وتمحیص کے بعد آسان وعام فہم لٹریچر اور کتب اور ان کی (Websites) کو فعال کر سکے اور منکرین قرآن وحدیث کے اعتراضات کا مثبت انداز میں دلائل وبراہین سے مسکت جواب دے سکے۔
5. قرآن مجید کے متنوع لہجات وقراءات کو جہاں کتابی اور لیکچرز کی شکل میں محفوظ کریں وہاں ان کی ادائیگی کو بہتر کرنے کیلئے ریکارڈنگ کریں تاکہ معجزہ قرآنی کو کتابۃً وتلاوۃً واداءً پوری دنیا میں جدید تقاضوں کے مطابق پہنچایا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ